اشاعت کا ۴۷ واں سال

روزنامہ آفاق سرینگر

Daily Afaaq Srinagar

بانی: مرحوم پیرزادہ محمد یوسف قادری

Visit us at: www.dailyafaaq.com

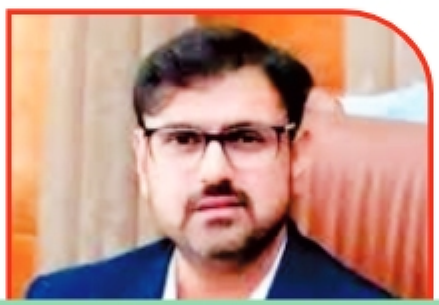

8 غنڈہ گردی اور دھونس کی سیاست بند ہونی چاہیئے

7 سڈنی ٹیسٹ : جوروٹ کی شاندار سنچری، جواب میں آسٹریلیا کا مضبوط آغاز

2 نوجوان دیانتداری، رحم اور بے غرض خدمت کے اقدار کو اپنی روزمرہ زندگی میں شامل کریں


afaaqkashmir.yahoo.com dailyafaaq

Ph:- 0194-2452028, 2475279 Fax:- 0194-2475279

RNI NO: 43732/85 Tuesday 06 January 2026

ESTABLISHED IN 1985

06 جنوری 2026، بمطابق 16 رجب 1447ھ منگوار، جلد نمبر 47، شمارہ نمبر 05، صفحات 8، قیمت 3 روپے


# پرگتی بڑے ترقیاتی پروجیکٹوں کی مؤثر عمل آوری میں اہم رول اَدا کر رہا ہے، چیف سیکرٹری

## فعال گورننس اور بروقت نفاذ بہتر فیصلہ سازی، جوابدھی، اور ہموار تعاون کا راستہ

## 4.12 لاکھ کروڑ روپے کے لاگت والے پروجیکٹ زیرنگرانی، 59 میں سے 57 معاملات کو کامیابی سے نمٹایا گیا

جموں/۵جنوری / (ڈی آئی پی آر/ایجنسیز) چیف سیکرٹری اٹل ڈولو نے آج پرگتی (پروایکٹیو گورننس اور بروقت عمل آوری) پلیٹ فارم کے جموں و کشمیر میں اہم ترقیاتی پروجیکٹوں کی تیز رفتاری میں تبدیلی لانے والے اثرات کو اُجاگر کرتے ہوئے کہا کہ یہ طویل عرصے سے زیر التوا معاملات کے حل اور بڑے منصوبوں کی بروقت عمل آوری کو یقینی بنانے کا ایک مؤثر ذریعہ بن کر اُبھرا ہے۔ چیف سیکرٹری نے ایک پریس بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئے پرگتی@50 کی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ٹیکنالوجی پر مبنی حکومتی نظام متعدد ایسے منصوبوں کو کامیابی کے ساتھ آگے بڑھا چکا ہے جو دہائیوں تک بین الاسبابی رُکاوٹوں اور عملی تاخیر کی وجہ سے رُکے ہوئے تھے۔ اس پریس کانفرنس میں کمشنر سیکرٹری اطلاعات ایم راجو، ڈائریکٹر اطلاعات نتیش راجورا، ڈائریکٹر پی آئی بی جموں نیہا جلالی، جوائنٹ ڈائریکٹر اطلاعات ہیڈکوارٹر ظہور احمد رینہ، جوائنٹ ڈائریکٹر اطلاعات جموں دیپک دوبے اور محکمہ اطلاعات وتعلقات عامہ (ڈی آئی پی آر) کے دیگر سینئر افسران نے شرکت کی۔ چیف سیکرٹری اٹل ڈولو نے ادھمپور۔سری نگر۔بارہمولہ ریل رابطہ (یو ایس بی آر ایل) منصوبے کو بطور ایک عمدہ مثال پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ یہ منصوبہ 1995 میں شروع کیا گیا تھا لیکن تقریباً 25 برس تک اس میں بہت کم پیش رفت ہوئی۔ تاہم، جب اسے قریبی نگرانی کے لئے پرگتی (پی آر اے جی اے ٹی آئی) کے تحت لینے (بقیہ ۶ پر)

### عمر عبداللہ کی شری گرو گوبند جی کے یوم پیدائش پر لوگوں ک مبارکباد

سری نگر/۵جنوری (یو این آئی) جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے شری گرو گوبند سنگھ جی کے یوم پیدائش پر سکھ برادری کو مبارکباد پیش کی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ یہ موقع پر معاشرے کے تمام طبقات کے درمیان اتحاد اور بھائی چارے کو مزید مضبوط کرے گا۔ واضح رہے کہ شری گرو گوبند سنگھ جی سکھ مذہب کے دسویں گرو ہیں۔ آپ 5 جنوری 1666 پٹنہ بہار میں پیدا ہوئے۔ عمر عبداللہ نے ان کے یوم پیدائش کے موقع پر سکھ برادری کو مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے حق، جرات، قربانی اور خدمت انسانیت پر مبنی عظیم گرو کی زندگی اور تعلیمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔ وزیر اعلیٰ نے جموں وکشمیر میں امن، خوشحالی اور ہم آہنگی کی دعا کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ یہ موقع پر ماعشرے کے تمام طبقات کے درمیان اتحاد اور بھائی چارے کو مزید مضبوط کرے گا۔

### دہلی دھماکہ کیس: این آئی اے عدالت نے ملزم یاسر احمد ڈار کو پوچھ گچھ کے بعد عدالتی تحویل میں بھیج دیا

سری نگر/۵جنوری (کے این ایس) پٹیالہ ہاؤس میں واقع این آئی اے کی خصوصی عدالت نے پیر کو یاسر احمد ڈار کو 16 جنوری تک عدالتی حراست میں بھیج دیا۔ این آئی اے کی حراست کی مدت ختم ہونے کے بعد انہیں عدالت میں پیش کیا گیا۔ اسے گزشتہ ماہ این آئی اے نے گرفتار کیا تھا۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق پرنسپل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج (اسپیشل این آئی اے جج) انجو بجاج چندانہ نے ایجنسی کے وکیل کی عرضیوں کو سننے کے بعد ڈار کو عدالتی تحویل میں بھیج دیا۔ عدالت نے بند کمرے میں سماعت کی۔ 10 نومبر کی شام 7 بجے کے قریب دہلی دھماکے میں کل 15 افراد ہلاک اور دو درجن سے زیادہ زخمی ہوئے تھے جو چلتی ہوئی ہنڈائی i20 کار میں ایک مبینہ خودکش بمبار عمر ان نبی کے ذریعے چلائی گئی تھی۔ این آئی اے نے فرانزک طور پر گاڑی سے پیدا ہونے والے آئی ای ڈی کے متوفی ڈرائیور کی شناخت عمران نبی (بقیہ ۶ پر)

# ”ہم کھیلوں کی طاقت کے ذریعے نوجوانوں کو بااختیار بنانے کے لیے پرعزم ہیں“، لیفٹننٹ گورنر

## کھلاڑی ’ایک بھارت شریشٹھ بھارت‘ کے برانڈ ایمبیسیڈر کے طور پر کام کریں

جموں/جنوری/(آفاق نیوز ڈیسک) لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا نے پیر کو دیو کے مشہور بلیو فلیگ سرٹیفائیڈ گھوگھلا بیچ پر کھیلو انڈیا بیچ گیمز کے دوسرے ایڈیشن کی شاندار افتتاحی تقریب میں شرکت کی۔ تقریب میں شری پرفل پٹیل، ایڈمنسٹریٹر، دادرا اور نگر حویلی اور دمن اور دیو کے پوٹیم نے بھی شرکت کی۔ تقریب کے دوران، وزیر اعظم جناب نریندر مودی کا ایک خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا گیا، جس میں شرکت کرنے والے کھلاڑیوں اور منتظمین کو ان کی دلی مبارکباد پیش کی گئی۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے لیفٹننٹ گورنر نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں ہندوستان کھیلوں میں ایک نئے انقلاب کا مشاہدہ کر رہا ہے۔ "ہم کھیلوں کی طاقت کے ذریعے نوجوانوں کو بااختیار بنانے کے لیے پرعزم ہیں۔ کشمیر سے کنیا کماری تک، ہندوستان کے نوجوان کھیلوں کی عمدگی کی نئی تعریف کر رہے ہیں اور کھیل کے میدانوں سے لے کر پوڈیم تک ایک نئی تاریخ رقم کر رہے ہیں۔ نوجوان کھلاڑی صرف روایتی کھیلوں تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ وہ پسینے، خوابوں اور فتح سے نئے میدانوں کو فتح کر رہے ہیں،" لیفٹننٹ گورنر نے کہا۔ لیفٹننٹ گورنر نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ کھیلو انڈیا بیچ گیمز کا شاندار ایونٹ ایک مضبوط کھیلوں کی ثقافت کو فروغ دینے اور ساحلی کھیلوں میں ہندوستان کے نوجوانوں کے اضافے کے لیے حکومت ہند کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ جموں وکشمیر کو اس قومی کھیلوں کی تحریک میں فعال حصہ لینے پر فخر ہے۔ یہ کھیل اعتماد اور (بقیہ ۶ پر)

# مرکزی وزیرِ بجلی نے جموں وکشمیر میں پن بجلی پروجیکٹس کا جائزہ لیا

## بجلی منصوبے پٹری پر، تمام مسائل حل ہو گئے

### تمام پروجیکٹوں کو بغیر کسی تاخیر کے مقررہ شیڈول کے اندر مکمل کیا جائیگا

### پاکستان کے بیانات کا کوئی مطلب نہیں، خون اور پانی ایک ساتھ نہیں بہہ سکتا، مرکزی وزیر بجلی

سرینگر/۵جنوری/(ایجنسیز) مرکزی وزیر بجلی منوہر لال نے جموں وکشمیر کے کشتواڑ ضلع میں جاری 1000 میگاواٹ پکل ڈول اور 390 میگاواٹ ڈل ہستی پن بجلی منصوبوں کی پیش رفت کا تفصیلی جائزہ لیا۔ افسران کے مطابق وزیر نے اپنے دوروزہ دورہ جموں وکشمیر کا آغاز ضلع ریاسی میں 690 میگاواٹ سلال پن بجلی منصوبے کا معائنہ کرکے کیا اور این ایچ پی سی کو سلال جھیل سے ریت و ملبہ ہٹانے کے کاموں میں تیزی لانے کی ہدایت دی۔ سلال پاور اسٹیشن جو دریائے چناب پر قائم ہے، گزشتہ برس انڈس واٹر ٹریٹی معاہدہ کی منسوخی کے بعد بڑے پیمانے پر ریت اور ملبہ صاف کرنے کے مرحلے سے گزر رہا ہے تاکہ آبی وسائل کے بہتر استعمال کو یقینی بنایا جاسکے۔ کشتواڑ روانگی کے دوران وزیر نے ہیلی کاپٹر کے ذریعے 1856 میگاواٹ ساولکوٹ پن بجلی منصوبے کا فضائی معائنہ بھی کیا۔ (بقیہ ۶ پر)

# آپریشن سندور ملک کی خودمختاری کیلئے مسلح افواج کے غیر متزلزل عزم کی علامت

## حکومت نے آپریشن سندور کے ذریعے دنیا کو صحیح پیغام بھیج دیا

### ہماری مسلح افواج نے ملک کا سر فخر سے بلند کیا / نائب صدر

سرینگر/۵جنوری/(ایجنسیز) حکومت نے آپریشن سندور کے ذریعے دنیا کو صحیح پیغام بھیج دیا کی بات کرتے ہوئے ملک کے نائب صدر سی پی رادھا کرشنن نے کہا کہ مسلح افواج نے آپریشن سندور کے ذریعے ہندوستان کو فخر سے بلند کیا، کیونکہ انہوں نے فوجی کارروائی کو کامیابی سے انجام دیتے ہوئے دنیا کے سامنے ملک کے عزم کا مظاہرہ کیا۔ نائب صدر جمہوریہ ہند سی پی رادھا کرشنن نے کہا کہ مسلح افواج نے گزشتہ سال آپریشن سندور کے ذریعے ہندوستان کو فخر سے بلند کیا، کیونکہ انہوں نے فوجی کارروائی کو کامیابی سے انجام دیتے ہوئے دنیا کے سامنے ملک کے عزم کا مظاہرہ کیا۔ دہلی چھاؤنی میں نیشنل کیڈٹ کور کے یوم جمہوریہ کیمپ 2026 میں اپنے خطاب میں انہوں نے آپریشن کے دوران این سی سی کی قابل ستائش شراکت کی بھی تعریف کی۔ انہوں نے کہا ”این سی سی نے آپریشن سندور کے دوران ایک قابل ستائش شراکت کی جب تقریباً 72,000 این سی سی کیڈٹس شہری دفاع کے اقدامات کے لیے رضاکارانہ خدمات کے (بقیہ ۶ پر)

# اُساتذہ ایک ترقی پسند اور باشعور معاشرے کی تعمیر کے حقیقی معمار ہیں۔ سکینہ ایتو

## مسلسل پیشہ ورانہ ترقی اور اقدار پر مبنی تعلیم وقت کے تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ رہنے کے لئے ضروری

اودھمپور/۵جنوری/(ڈی آئی پی آر) وزیر برائے تعلیم، سماجی بہبود، صحت وطبی تعلیم سکینہ ایتو نے آج یہاں اساتذہ کے ایک روزہ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے ایک ترقی پسند اور روشن خیال معاشرے کی تشکیل میں اُساتذہ کے اہم کردار کو اُجاگر کیا۔ اس موقعہ پر ڈائریکٹر سکول تعلیم جموں نسیم جاوید چودھری، اے سی آر اودھمپور، جوائنٹ ڈائریکٹر سکولی تعلیم اودھمپور اور ریاسی، ڈی ایس ڈبلیو او اُودھمپور، سی ایم او اُودھمپور، سی ای او اُودھمپور، (بقیہ ۶ پر)

# 86 فیصد بارشوں کی شدید کمی کے بعد چلہ کلان کے 16 دن بھی عمومی طور پر خشک

## منفی 8.8 ڈگری کیساتھ گلمرگ میں ٹھٹھرتی ٹھنڈ،

### 20 جنوری تک موسم مجموعی طور پر خشک رہنے کا امکان

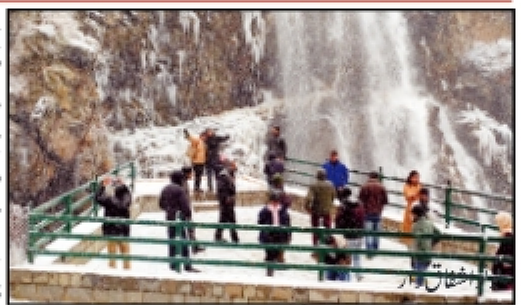

سری نگر/۵جنوری/(ایجنسیز) کشمیر وادی میں موسم سرما کے شروع میں یکم نومبر سے 9 دسمبر 2025 کے دوران 86 فیصد بارشوں کی شدید کمی کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ عمومی طور پر اس دوران 43.1 ملی میٹر کے مقابلے میں صرف 6.1 ملی میٹر بارش ہوئی، جسکے نتیجے میں چشموں اور ندیوں جیسے پانی کے ذخائر خشک ہوگئے، جنگلات میں آگ لگنے کے خطرات بڑھ گئے، اور اب 40 روزہ (بقیہ ۶ پر)

# ”کسی نے سرحدوں کی طرف آنکھ اٹھانے کی ہمت کی تو انہیں نہیں چھوڑیں گے“ راجناتھ سنگھ

## بھارت نے دشمنوں کے ذہنوں میں خوف پیدا کیا ہے

### ہندوستان آج امن اور استحکام کے اصولوں سے رہنمائی کرتے ہوئے عالمی سطح پر مضبوطی سے کھڑا

سرینگر/۵جنوری/ایس این این/ہندوستان آج امن، استحکام اور ماحولیاتی ذمہ داری کے اصولوں سے رہنمائی کرتے ہوئے عالمی سطح پر مضبوطی سے کھڑا ہے کا اعلان کرتے ہوئے وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے کہا کہ دشمنوں کے ذہنوں میں ایسا خوف پیدا کیا کہ اگر کسی نے سرحدوں کی طرف آنکھ اٹھانے کی جرت کی تو وہ انہیں نہیں چھوڑیں گے۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ ہندوستانی کوسٹ گارڈ (آئی سی جی) نے ملک کی ساحلی پٹی کو اپنے دشمنوں کے لیے اچھوت بنا دیا ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ کوسٹ گارڈ نے دشمنوں کے ذہنوں میں ایسا خوف پیدا کیا کہ اگر کسی نے سرحدوں کی طرف آنکھ اٹھانے کی جرت کی تو وہ انہیں نہیں چھوڑیں گے۔ آئی سی جی کے پہلے آلودگی پر قابو پانے والے جہاز سمندر پرتاپ کی کمیشننگ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سنگھ نے کہا ”ہمارے کوسٹ گارڈ نے ہمارے دشمنوں کے ذہنوں میں ایسا خوف پیدا کر دیا ہے (بقیہ ۶ پر)

# یوم جمہوریہ کی تقریبات کے پیش نظر احکامات کی خلاف ورزی پر مقدمے درج

## رہائشی عمارتوں میں لازمی پولیس تصدیق کے بغیر کرایہ دار رکھے تھے

جموں/۵جنوری (یو این آئی) یوم جمہوریہ کی تقریبات اور سخت سکیورٹی انتظامات کے پیش نظر جموں پولیس نے ضلع مجسٹریٹ کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے پر مکان مالکان کے خلاف بی این ایس کی دفعہ 223 کے تحت دو مقدمے درج کئے ہیں۔ ایک پولیس ترجمان نے بتایا کہ پولیس اسٹیشن باہو فورٹ نے ضلع مجسٹریٹ جموں کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے پر مکان مالکان کے خلاف بی این ایس کی دفعہ 223 کے تحت دو مقدمے درج کئے ہیں۔۔ انہوں نے کہا کہ یہ کارروائی ان مکان مالکان کے خلاف کی گئی جنہوں نے اپنی رہائشی عمارتوں میں لازمی پولیس تصدیق کے بغیر کرایہ دار رکھے تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ مقدمے شکیلہ زوجہ پرتم چند ساکن راجیونگر نروال اور روہت کمار ولد دھرمیال ساکن نروال کے خلاف بی این ایس کے متعلقہ دفعات کے تحت بالترتیب زیر ایف آئی آر نمبر 9/2026 اور 11/2026 درج کئے گئے۔ پولیس ترجمان نے بتایا کہ یہ مقدمات معمول کی تصدیقی اور نفاذی مہم کے تحت درج کئے گئے تاکہ خاص طور پر یوم جمہوریہ کی تقریبات کے پیش نظر کرایہ داروں کے تصدیق سے متعلق اصولوں پر سختی سے عمل درآمد کو یقینی بنایا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ جموں پولیس ایک بار پھر تمام مکان مالکان سے اپیل کرتی ہے کہ وہ (بقیہ ۶ پر)

### ہندوستانی شہری ایران کے غیرضروری سفر سے گریز کریں: وزارت خارجہ

نئی دہلی/۵جنوری (یو این آئی) ہندوستانی وزارت خارجہ نے ہندوستانی شہریوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ایران کے غیرضروری سفر سے گریز کریں کیونکہ وہاں پچھلے کچھ دنوں سے بڑے پیمانے پر احتجاج ہو رہا ہے۔ وزارت خارجہ نے پیر کو ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ حالیہ پیش رفت کے پیش نظر ہندوستانی شہریوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اگلے نوٹس تک ایران کے غیرضروری سفر سے گریز کریں۔ وزارت نے کہا کہ ایران میں موجود ہندوستانی شہریوں اور ہندوستانی نژاد لوگوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ احتیاط برتیں، مظاہروں کے علاقوں سے گریز کریں اور خبروں کے ساتھ ساتھ تہران میں ہندوستانی سفارت (بقیہ ۶ پر)

# سیکورٹی خدشات کے پیش نظر سرینگر میں بھی وی پی این پر پابندی عائد

## پابندی کا اطلاق سرکاری محکموں کے مجازوی پی این استعمال پر نہیں: حکام

سری نگر/۵جنوری/جے کے این ایس/ضلع مجسٹریٹ سری نگر نے بھارتی شہری تحفظ سنہتا کی دفعہ 163 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ضلع سری نگر کے علاقائی دائرہ اختیار میں تمام ورچوئل پرائیویٹ نیٹ ورک سروسز کو 2 ماہ کے لیے فوری طور پر معطل کرنے کا حکم دیا ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق جاری حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ سری نگر کے سینئر سپرانٹنڈنٹ آف پولیس نے ذاتی مفادات کے ذریعہ ورچیول پرائیویٹ نیٹ ورک خدمات کے غلط استعمال کے بارے میں خدشات کی اطلاع دی تھی جس کے ضلع میں امن عامہ اور سایبر سیکورٹی پر منفی اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔ ضلع مجسٹریٹ سری نگر کی جانب سے جاری آرڈر کے مطابق، وی پی این سروسز، انکرپٹڈ ڈیٹا یعنی لکھے ہوئے مواد کی ترسیل اور پوائنٹ ٹو پوائنٹ ٹنل بنا کر، صارفین کو آئی پی ایڈریس چھپانے اور ویب سائٹ کی پابندیوں اور فائر والز کو نظرانداز کرنے کے قابل بناتی ہیں۔ انتظامیہ نے مشاہدہ کیا کہ اس طرح کی خصوصیات غیر قانونی اور ملک مخالف سرگرمیوں کے لئے استعمال ہونے کی صلاحیت، بشمول بدامنی کو بھڑکانا، اشتعال انگیز مواد پھیلانا، اور امن وامان کی بحالی کے لیے نقصاندہ سرگرمیوں میں ہم آہنگی رکھتی ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نوٹ کیا کہ (بقیہ ۶ پر)

# یوٹی میں منتخب حکومت کو کام کرنا آسان نہیں: سکینہ ایتو

## حکومت صحت اور تعلیم کے شعبوں کی بہتری کے لیے پوری طرح پُرعزم

سری نگر/۵جنوری (کے این ایس) جموں وکشمیر کی وزیر صحت وطبی تعلیم، سکینہ ایتو کی کہنا ہے کہ یونین ٹیریٹری انتظامیہ کے تحت کام کرنے اور ایک منتخب حکومت میں کام کرنے کا طریقہ کافی مختلف ہے۔ ایتو کے مطابق: ”یوٹی نظام میں کئی آئینی اور انتظامی حدود ہوتے ہیں، جبکہ منتخب حکومت کے پاس عوامی مسائل کو براہ راست حل کرنے اور عوام دوست پالیسیوں کو موثر انداز میں نافذ کرنے کی زیادہ گنجائش ہوتی ہے۔“ انہوں نے بتایا کہ میں نے جب سے سیاست میں قدم رکھا مختلف عہدوں پر منسٹر کے ساتھ ساتھ فائز رہی لیکن اس طرح کام کرنا اتنا مشکل نہیں تھا۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق ان باتوں کا اظہار صوبہ جموں کے اودھم پور ضلع کے دورے کے دوران میڈیا نمائندوں کے ساتھ بات چیت کے دوران کیا۔ ہر انتظامی ماڈل اپنے ساتھ الگ مشکلات لاتا ہے۔“ انہوں نے مثال دی کہ ”کچھ ریاستوں میں کام کا ماحول اور سرکاری طریقہ کار جموں وکشمیر کے مقابلے میں زیادہ سخت اور پیچیدہ ہے، جس سے فیصلوں اور منصوبوں پر عمل درآمد بھی متاثر ہوتا ہے۔“ سکینہ ایتو نے زور دے کر کہا کہ ”چیلنجز کے باوجود جموں وکشمیر حکومت صحت اور تعلیم کے شعبوں کی بہتری کے لیے پوری طرح پُرعزم ہے۔ اور حکومت طبی ڈھانچے کو مضبوط، سہولیات (بقیہ ۶ پر)

# گورو گوبند سنگھ کا یوم پیدائش مذہبی جوش وجذبے کے ساتھ منایا گیا

## وادی بھر میں تقریبات کا انعقاد، گوردواروں میں خصوصی تقاریب منعقد

سری نگر/۵جنوری (کے این ایس) سکھوں کے دسویں گرو گرو گوبند سنگھ کے یوم پیدائش کے حوالے پوری وادی کے سکھ آبادی والے علاقوں میں تقریبات کا انعقاد ہوا ہے جہاں سکھ فرادی کے لوگ صبح سویرے سے ہی گردواروں میں موجود پوجا پاٹ اور کیرتن میں محو رہے۔ اس دوران شہر سرینگر کے ساتھ ساتھ کشمیر کے رہائشی سکھ آبادی والے علاقوں جن میں (بقیہ ۶ پر)

## ستیش شرما نے شری گرو گوبند سنگھ جی کے پرکاش پرب کی تقریبات میں شرکت کی

### ان کی خدمات اور دور اندیش کردار کو اجاگر کیا

جموں/۵ جنوری/(ڈی آئی پی آر)وزیر برائے فوڈ، سول سپلائیز اینڈ کنزیومر افیئرز، ٹرانسپورٹ، انفارمیشن ٹیکنالوجی، یوتھ سروسز اینڈ سپورٹس اور سائنس اینڈ ٹیکنالوجی مسٹر ستیش شرما نے آج شری گرو گوبند سنگھ جی کے پرکاش پرب کی یاد میں منائی جانے والی تقریبات میں شرکت کی جس میں چاند بیوی کور گوردوارہ میں مرکزی تقریب میں شرکت کے علاوہ شہر کے کئی دیگر گوردواروں میں حاضری دی۔ اس مقدس موقع پر وزیر موصوف نے اپنی دعائیں پیش کیں اور دسویں سکھ گرو کو شاندار خراج عقیدت پیش کیا، ان کی غیر معمولی زندگی کو یاد کرتے ہوئے جو سچائی، (بقیہ ۶ پر)

## لیہہ میں برفباری سے ہوائی آپریشن معطل، انڈگو نے ایڈوائزری جاری کردی

سرینگر/۵ جنوری (یو پی آئی) لداخ کے لیہہ میں شدید برفباری کے باعث ہوائی ٹریفک بری طرح متاثر ہوگئی ہے، جس کے بعد انڈگو ایئرلائنز نے اپنے مسافروں کے لیے خصوصی ٹریول ایڈوائزری جاری کی ہے۔ بھاری برفباری کے نتیجے میں لیہ ایئرپورٹ پر تمام ٹیک آف اور لینڈنگ عارضی طور پر روک دی گئی ہیں۔ ایئرلائن نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ خراب موسم کے باعث پروازوں کی روانگی و آمد میں تاخیر متوقع ہے اور مسافروں کو ہوائی جہاز کے اندر یا ایئرپورٹ پر طویل انتظار کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ صورتحال کو دیکھتے ہوئے انڈگو نے کہا کہ جیسے ہی موسم بہتر ہوگا، روانگی میں تاخیر نہ ہو، اس کے لیے متاثرہ پروازوں کی بورڈنگ پہلے ہی مکمل کی جاسکتی ہیں۔ انڈگو ایئرلائنز نے اپنے بیان میں کہا، "ہم سمجھتے ہیں کہ تاخیر تکلیف دہ ہوسکتی ہے، تاہم ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہماری ٹیم آپ کے انتظار کو ممکن حد تک آرام دہ بنانے کی پوری کوشش کر رہی ہے۔" ایئرلائن موسم پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے اور یقین دہانی کرائی ہے کہ حالات بہتر ہوتے ہی پروازیں بحال کردی جائیں گی۔ مسافروں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ ایئرپورٹ روانہ ہونے سے قبل اپنی پروازوں کی تازہ ترین معلومات انڈگو کی ویب سائٹ یا موبائل ایپ پر ضرور چیک کریں۔ سفر کے شیڈول میں تبدیلی سے متاثرہ مسافروں کے لیے انڈگو نے ری شیڈولنگ یا ریفنڈ کے اختیارات بھی فراہم کیے ہیں۔ موسم کی صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد آج دن میں بعد میں ایک اور اپ ڈیٹ جاری کیے جانے کا امکان ہے۔

## شوپیاں پولیس نے جعلساز کو گرفتار کرلیا

### حراست سے رہائی کا جھوٹا وعدہ کرکے 5.40 لاکھ ہڑپنے کا الزام

سری نگر/۵ جنوری (آفاق نیوز) شوپیاں پولیس نے ایک ایسی جعلسازی کا پردہ فاش کیا ہے جس میں ایک شخص نے خود کو سرکاری ملازم ظاہر کرکے ایک شہری سے اس کے بھائی کی رہائی کا جھوٹا وعدہ کرکے بھاری رقم ہتھیالی۔ پولیس نے ملزم کی گرفتاری عمل میں لاکر اس کے قبضے سے نقدی برآمد کی ہے۔ پولیس کے مطابق 4 جنوری کو آصف احمد پرہ ساکن ہمو نازنین پورہ کی جانب سے واٹس ایپ کے ذریعے شکایت درج کرائی گئی جس میں الزام تھا کہ سجاد احمد بٹ ساکن منڈورا ترال نے خود کو بااثر سرکاری ملازم ظاہر کرکے اس کے بھائی کی پولیس حراست سے رہائی دلانے کی یقین دہانی پر 5 لاکھ 40 ہزار روپے دھوکے سے وصول (بقیہ ۶ پر)

## وادی کشمیر میں آگ لگنے کے بڑھتے واقعات

### 24 گھنٹوں میں 11 مقامات پر آتشزدگیاں، متعدد رہائشی مکانات کو نقصان

سرینگر/۵ جنوری/ ایس این این/ وادی کشمیر میں آگ لگنے کے واقعات میں اضافہ جاری ہے جس کے چلتے گزشتہ 24 گھنٹوں میں 11 مقامات پر آتشزدگیاں رونما ہونے سے متعدد ڈھانچوں کو نقصان پہنچ گیا۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق وادی کشمیر میں سردیوں کے ایام میں آگ لگنے کے واقعات میں اضافہ ہوگیا ہے۔ محکمہ فائر اینڈ ایمرجنسی سروس کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران وادی کشمیر میں 11 مقامات پر آگ لگنے کا واقعہ پیش آیا۔ محکمہ نے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ ابوبکر کالونی، حبک سرینگر میں آگ لگنے سے ذخیرہ شدہ لکڑی اور ایک پی وی سی واٹر ٹینک شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسی طرح سے آگ ملک محلہ کپواڑہ میں نمودار ہوئی جس دوران ایک رہائشی مکان کو نقصان پہنچ گیا جبکہ زیندار محلہ، حبہ کدل سرینگر میں کریانہ کی ایک دکان میں آگ لگنے سے وہاں موجود ساز و سامان جل کر خاکستر ہوگیا۔ محکمہ کے مطابق اسی طرح سے آگ کی ایک اور واردات میں گنڈ چیک، بی کے پورہ، سرینگر میں آگ لگنے سے دو گھاس کے ڈھیر کو نقصان پہنچا۔ جبکہ چیرپورہ، تیلوانی، اننت ناگ میں آگ سے گھاس کا ڈھیر خاکستر ہوئی۔ محکمہ کے مطابق ایک اور واقعہ میں ملگام، کنزر، سوپور میں آگ لگنے کے واقعے میں دو گھاس کے ڈھیر کو نقصان پہنچا۔ جبکہ ہڈو، شوپیان میں ایک دو منزلہ رہائشی مکان آگ کی لپیٹ میں آیا جس کے نتیجے میں اس کو نقصان پہنچ (بقیہ ۶ پر)

## شکارگاہ ترال بریڈنگ سینٹر میں ہانگل کی تعداد میں اضافہ،

### 2008 میں کل تعداد 127، 2023 میں 289،

### مارچ 2025 میں کل تعداد 323 تک پہنچ گئی: حکام

سری نگر/۵ جنوری/ جے کے این ایس/ محکمہ جنگلی حیات کی کوششوں، بہتر طریقہ کار، سخت نگرانی اور غیر قانونی شکار پر سخت پابندیاں عائد کئے جانے کے باعث کشمیری ہانگلوں (ہرن) کی تعداد میں حالیہ کچھ برسوں سے اضافے کا حوصلہ افزاء رُجحان سامنے آیا ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق کشمیر وادی میں سال 2008 میں کشمیری ہانگلوں (ہرن) کی کل تعداد 127 تھی 2023 میں 289 تھی، اور مارچ 2025 میں کشمیری ہانگلوں (ہرن) کی کل تعداد 323 تک پہنچ گئی۔ حکام نے بتایا کہ مارچ 2025 میں ہونے والی تازہ ترین مردم شماری میں وادی میں خطرے سے دوچار کشمیری ہرن (ہانگول) کی آبادی 323 ریکارڈ کی گئی۔ یہ اعداد و شمار 2023 میں پچھلی مردم شماری میں ریکارڈ کیے گئے اعداد و شمار 289 سے مثبت اضافے کی عکاسی کرتا ہے۔ محکمہ جنگلی حیات کی جانب سے تحفظ کی مسلسل کوششوں، بہتر طریقہ کار، سخت نگرانی اور غیر قانونی شکار پر سخت پابندیاں عائد کئے جانے کی وجہ سے کشمیری ہانگلوں (ہرن) کی آبادی میں مسلسل اضافہ کا رجحان ظاہر ہوا ہے، جو کہ 2008 میں کم سے کم 127 تھا۔ کشمیری ہانگلوں (ہرن) کی آبادی کے بارے میں اہم تفصیلات: پرجاتیوں کا نام: کشمیر (بقیہ ۶ پر)

## ٹنگمرگ۔ گلمرگ روڈ پر گاڑیوں کے لیے سخت حفاظتی ہدایات

سری نگر/۵ جنوری (سی این ایس) بلند علاقوں میں بار بار خراب موسم کے پیش نظر حکام نے ٹنگمرگ سے گلمرگ تک روڈ پر گاڑیوں کی آمد و رفت کے لیے لازمی حفاظتی ہدایات دوہرائیں اور عوام کی حفاظت کے لیے سخت پابندیوں پر عمل درآمد کو ضروری قرار دیا۔ حکام نے کہا کہ ٹنگمارگ سے گلمارج جانے والی ہر گاڑی کے لیے اینٹی اسکیڈ چینز لازمی ہیں۔ یہ پابندی تمام گاڑیوں پر لاگو ہوگی، بشمول فور وہیل ڈرائیو اور 4x4 گاڑیاں، جو برفباری، برفیلی سڑک یا کسی بھی خراب موسمی صورتحال میں اینٹی اسکیڈ چینز استعمال کریں گی۔ غیر تجربہ کار ڈرائیورز کو خاص طور پر خراب موسم میں اس راستے سے سفر کرنے سے گریز کرنے کی ہدایت کی گئی۔ حکام نے خبردار کیا کہ برف سے ڈھکی یا پہاڑی سڑکوں پر غیر تجربہ کار ڈرائیور کے لیے پھسلنے، حادثات اور ٹریفک رکاوٹوں کا خطرہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ مشورہ دیا گیا ہے کہ ہیچ بیک اور سیڈان گاڑیوں کو احتیاطاً اس راستے پر استعمال نہ کیا جائے کیونکہ ان کی زمین سے کم اونچائی اور برف پر محدود گرفت ہے۔ دو پہیہ، تین پہیہ اور 10 سے زائد مسافروں والی بھاری گاڑیوں کی آمد و رفت مکمل طور پر ممنوع قرار دی گئی ہے۔ حکام نے عوام، سیاحوں اور ٹرانسپورٹ آپریٹرز سے تعاون کی اپیل کی ہے، تاکہ زندگی اور مال کی حفاظت یقینی بنائی جاسکے۔

## درخشاں اندرابی نے کابہ مرگ درگاہ میں ترقیاتی کاموں کا افتتاح کیا

### درگاہ شریف کعبہ مرگ میں جاری کام کاج کا جائزہ لیا

سری نگر/۵ جنوری ((ایجنسیز) جموں و کشمیر وقف بورڈ کی چیئرپرسن ڈاکٹر سید درخشاں اندرابی نے جنوبی کشمیر کے ضلع اننت ناگ کی معروف زیارت گاہ درگاہ شریف کابہ مرگ میں پیر کے روز کئی اہم ترقیاتی کاموں کا افتتاح کیا۔ انہوں نے اے سی پی ڈوم، ایڈمنسٹریٹر بلاک اور مسجد شریف کے تزئین و آرائش شدہ اندرونی حصے رسمی طور افتتاح کیا۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق انہوں نے اس موقع پر کہا کہ بورڈ کی جانب سے یہ اقدامات مذہبی و ثقافتی ورثے کے تحفظ اور ترقی کی سمت اہم پیش رفت کے طور پر دیکھے جارہے ہیں۔ افتتاحی تقریب کے بعد میڈیا نمائندوں کے ساتھ بات کرتے ہوئے اندرابی نے کہا: "مذہبی اداروں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ زائرین اور عقیدتمندوں کو بہتر سہولیات فراہم کرنا وقف بورڈ کی اولین ترجیح ہے۔" اندرابی نے اس بات پر زور دیا کہ مقدس مقامات کی ترقی سے نہ صرف روحانی فضا مستحکم ہوتی ہے بلکہ سماجی ہم آہنگی کو بھی فروغ ملتا ہے۔ اس موقع پر ڈاکٹر اندرابی نے درگاہ شریف میں خصوصی دعائیں بھی مانگیں اور جموں و کشمیر کے عوام کے لیے امن، بھائی چارے اور خوشحالی کی دعا کی۔ افتتاحی تقریب میں مقامی انتظامیہ کے افسران، مذہبی علماء اور عام لوگوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔

## وزیر اعظم کی کوششوں کے باعث جموں و کشمیر میں امن، تعمیر و ترقی کا آغاز ہوا ہے

### نیشنل کانفرنس، پی ڈی پی کے لیڈران ملک مخالف بیانات دینے سے گریز نہیں کرتے/ رجنی سیٹھی

سرینگر ۵ جنوری اے پی آئی/ پی ڈی پی، نیشنل کانفرنس کے بیانات کو ناقابل قبول اور جموں و کشمیر کو تقسیم کرنے سے تعبیر کرتے ہوئے بی جے پی کی ترجمان نے کہا کہ وزیر اعظم پچھلے 11 برسوں سے جموں و کشمیر کو ترقی کی منزلوں پر لے جانے، تعمیر و ترقی کے کاموں کو یقینی بنانے کیلئے اقدامات اٹھا رہے ہیں تاہم پی ڈی پی، بی جے پی کی جانب سے ایسے بیانات دیئے جارہے ہیں جن سے جموں و کشمیر کو تقسیم کرنے کی بو آرہی ہے۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق بھارتیہ جنتا پارٹی کی ترجمان راجنی سیٹھی نے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ اور محبوبہ مفتی کی جانب سے دیئے جانے والے بیانات کو ناقابل قبول، ملک دشمن قرار دیتے ہوئے کہا کہ 2014 سے وزیر اعظم نریندر مودی جموں و کشمیر کی تعمیر و ترقی کیلئے اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں اور اس دوران انہوں نے ہندو اور مسلمانوں کو الگ الگ نہیں کیا بلکہ جموں و کشمیر کی مجموعی ترقی کیلئے اپنی خدمات انجام دیں۔ ترجمان نے کہا کہ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ اور محبوبہ مفتی نے مختلف مواقوں پر جو بیانات دیئے ہیں ان میں پاکستان کے خاکوں میں رنگ بھرنے اور ملک کے ساتھ برابری کی بو آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں لیڈران نے وقت وقت پر جموں و کشمیر کو کے عوام کو گمراہ کیا، حال ہی میں وزیر اعلیٰ نے جموں کے طلاب کے بارے میں بیان دیا کہ وہ صلاحیتوں سے مالا مال نہیں، کیا عمر عبداللہ صرف مسلمانوں کے وزیر اعلیٰ ہیں ہندوؤں کے نہیں، انہوں نے کہا کہ پی ڈی پی اور نیشنل کانفرنس کے لیڈروں کی جانب سے دیئے (بقیہ ۶ پر)

## یم ایل اے اوڑی نے سب ڈویژن اوڑی میں جونیئر بونیار برانچ کا افتتاح کیا

### گیارہویں اور بارہویں جماعت کے لیے 10 مفت داخلوں کی پیشکش

اوڑی/۵ جنوری/(آفاق نیوز ڈیسک) اوڑی سب ڈویژن کے تعلیمی شعبے کے لیے ایک اہم پیش رفت کے طور پر آج ایم ایل اے اوڑی ڈاکٹر سجاد شفیع اوڑی نے اسکے جونیئر بونیار برانچ کا افتتاح کیا۔ یہ افتتاح ایک تاریخی لمحہ ہے کیونکہ پہلی بار کسی قومی سطح کے کوچنگ ادارے نے اوڑی سب ڈویژن میں اپنی برانچ قائم کی ہے، جس سے مقامی طلبہ کو معیاری تعلیم اور مسابقتی امتحانات کی تیاری کے بہتر مواقع میسر آئیں گے۔ افتتاحی تقریب میں اسکے کے چیئرمین ڈاکٹر صدام بھی بطور مہمان (بقیہ ۶ پر)

## جموں میں منشیات فروش گرفتار، نشہ آور مواد اور ایک تیز دھار والا ہتھیار برآمد: پولیس

جموں/۵ جنوری (یو این آئی) منشیات اسمگلنگ اور جرائم کے خلاف مہم کو تواتر کے ساتھ جاری رکھتے ہوئے جموں پولیس نے ایک شخص کو گرفتار کرکے اس کی تحویل سے نشہ آور مواد اور ایک تیز دھار والا ہتھیار برآمد کیا ہے۔ ایک پولیس ترجمان نے بتایا کہ پولیس اسٹیشن ستواری کی ایک ٹیم نے معمول کی گشت کے دوران ایم بی ایس کالج کے نزدیک دیمشن نگر پارک میں ایک شخص کو گرفتار کرکے اس کی تحویل سے نشہ آور مواد اور ایک تیز دھار والا ہتھیار برآمد کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ برآمد شدہ مواد میں الپرازولام آئی پی 0.5 ملی گرام کی 975 گولیاں، ڈائیسائکلومین، ٹراماڈول ایچ سی ایل اور ایسیٹامینوفین کے 264 کیپسول، ایک تیز دھار والا ہتھیار اور 2 ہزار 6 سو 30 روپے نقدی شامل ہیں۔ ملزم کی (بقیہ ۶ پر)

## پونچھ کے منکوٹ سیکٹر میں زنگ آلود مارٹر شیل برآمد

جموں/۵ جنوری (یو این آئی) جموں و کشمیر کے پونچھ ضلع میں لائن آف کنٹرول کے نزدیک گاؤں میں پیر کے روز ایک زنگ آلود مارٹر شیل برآمد ہوا۔ سرکاری ذرائع نے بتایا کہ یہ مارٹر شیل منکوٹ سیکٹر کے بالاکی غنی گاؤں کے ایک کھلے کھیت میں مقامی لوگوں کو صبح تقریباً 11 بج کر 15 منٹ پر نظر آیا۔ مقامی لوگوں نے فوراً پولیس کو اطلاع دی، جس کے بعد ایک پولیس ٹیم موقع پر پہنچی اور علاقے کو گھیرے میں لے کر لوگوں کی آمد و رفت پر پابندی لگادی تاکہ کسی بھی ممکنہ حادثے سے بچا جاسکے۔ ذرائع کے مطابق بعد ازاں فوج کے بم ڈسپوزل ماہرین موقع پر پہنچے اور تمام حفاظتی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے مارٹر شیل کو کنٹرولڈ دھماکے کے ذریعے ناکارہ بنادیا۔ حکام نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ اگر کسی مشکوک چیز یا پرانے اسلحے سے متعلق کوئی بھی نشان نظر آئے تو (بقیہ ۶ پر)

## 19 آر آر کیمپ لارکی پورہ میں تعینات فوجی جوان کی دوران ڈیوٹی موت

اننت ناگ/۵ جنوری/ جے کے این ایس/ جنوبی کشمیر کے ضلع اننت ناگ میں ڈیوٹی کے دوران ایک فوجی جوان کی اچانک موت واقع ہوگئی ہے جس کی شناخت نائیک پرگت سنگھ کے طور پر ہوئی ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق فوجی جوان کی اچانک موت پر بھارتی فوج کی چنار کور نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ تفصیلات مطابق جموں و کشمیر کے اننت ناگ ضلع کے ایک کیمپ میں اتوار کو فوج کی چنار کور کے سپاہی نائیک پرگت سنگھ کی دل کا دورہ پڑنے سے موت ہو گئی۔ حکام نے بتایا کہ پرگت سنگھ کی موت اننت ناگ ضلع کے لارکی پورہ میں 19 راشٹر (بقیہ ۶ پر)

## ضلعی عدلیہ میں کلاس فورتھ کے عہدوں کیلئے بھرتی شرط

### محض رہائش تقرری کیلئے مانع نہیں

### ST امیدوار کا از سر نو انٹرویو لینے کی متعلقہ حکام کو ہدایت

سری نگر/۵ جنوری/ جے کے این ایس/ ہائی کورٹ آف جموں کشمیر اور لداخ نے ضلعی عدلیہ میں کلاس فورتھ کے عہدوں کیلئے متنازع بھرتی شرط کو غیر آئینی قرار دیا ہے۔ کورٹ نے فیصلہ سنایا کہ سرکاری عہدے کیلئے امیدوار کو صرف ضلعی رہائش کی بنیاد پر اہلیت سے محروم کرنا آئین کی مخالف ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق ہائی کورٹ آف جموں کشمیر اور لداخ کے جسٹس سن جیف کمار اور جسٹس سن جے پریہار پر مشتمل ڈویژن بینچ نے 42 سالہ شیڈولڈ کاسٹ (SC) امیدوار، بلویندر کمار، کی رٹ درخواست منظور کی جو سانبہ ضلع کے ایک گاؤں گڈوال وجے پور سے تعلق رکھتا تھا اور اُس کو شمالی کشمیر کے ضلع میں آرڈرلی کے عہدے کے انٹرویو سے روک دیا گیا تھا حالانکہ وہ شارٹ لسٹ بھی ہوچکے تھے۔ عدالت نے ایڈورٹیزمنٹ نوٹیفکیشن نمبر 01 آف 2019 کی شق (a) (1) (i) کو رہائش کی بنیاد پر امتیازی سلوک قرار دیتے ہوئے بھارتی آئین کے آرٹیکل (1) 16 اور (2) 16 کی خلاف ورزی قرار دیا۔ بینچ نے کہا یہ واضح امتیازی سلوک ہے جو امیدوار کو بارہمولہ ضلع کے عہدے کی بھرتی سے صرف رہائش کی وجہ سے روکتا ہے۔ 10 جنوری 2019 کے ایک اشتہار میں جموں و کشمیر ضلعی عدلیہ میں مختلف کلاس فورتھ عہدوں، بشمول بارہمولہ میں 9 آرڈرلی پوسٹوں (جن میں سے ایک شیڈولڈ کاسٹ کے لیے ریزرو تھی) کے لیے درخواستیں طلب کی گئیں۔ مطلوبہ میٹرک تک تعلیم یافتہ بلویندر کمار نے شیڈولڈ کاسٹ پوسٹ کے لیے آن لائن درخواست دی (بقیہ ۶ پر)

## گاندربل میں غیر مجازوی پی این استعمال

### کرنے والے 11 افراد کے خلاف کارروائی

سری نگر/۵ جنوری (ایجنسیز) گاندربل پولیس نے سائبر سکیورٹی اور امن عامہ کو مضبوط بنانے کی غرض سے بڑی کارروائی کرتے ہوئے غیر مجاز طور پر وی پی این استعمال کرنے والے 11 افراد کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی ہے۔ پولیس کے مطابق یہ کارروائی ضلع مجسٹریٹ گاندربل کے جاری کردہ احکامات کی خلاف ورزی پر کی گئی۔ پولیس کے مطابق پولیس اسٹیشن گاندربل اور کنگن کے علاقوں میں تو تیشی کارروائی کے دوران متعدد افراد کو وی پی این سروسز غیر قانونی طور پر استعمال کرتے ہوئے پایا گیا۔ اس کے بعد بی این ایس ایس کی دفعات 126 اور 170 کے تحت استغاثہ متعلقہ مجسٹریٹس کے سامنے پیش کیا گیا اور تمام 11 افراد کو سیکشن 126 کے تحت نیک چلنی کی ضمانت پر پابند کیا گیا۔ گاندربل پولیس کا کہنا ہے کہ ضلعی انتظامیہ کے قانونی احکامات کی خلاف ورزی کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی اور آئندہ بھی ایسی کسی بھی خلاف ورزی پر سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ پولیس نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ تعاون کریں تاکہ ضلع میں امن اور سائبر سکیورٹی کا محفوظ ماحول برقرار رکھا جاسکے۔

## پلوامہ میں غیر قانونی ایندھن کی اسمگلنگ ناکام

سری نگر/۵ جنوری (یو این آئی) پلوامہ پولیس نے عوامی تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے ایک بروقت کارروائی کے دوران لتر علاقے میں ایک لوڈ کیریئر گاڑی کو روک کر اُس سے چھ بیرل ممنوعہ اور آتش گیر مواد برآمد کیا، جو بظاہر پٹرول یا ڈیزل تھا اور بغیر کسی اجازت نامے کے غیر قانونی طور پر منتقل کیا جارہا تھا۔ پولیس کے مطابق آتش گیر ایندھن کی اس بھاری مقدار کی غیر قانونی نقل و حمل نہ صرف قانون کی سنگین خلاف ورزی تھی بلکہ یہ عوامی جان و مال کے لئے ایک بڑا خطرہ بھی بن سکتی تھی۔ صورتحال کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے پولیس نے فوری طور پر گاڑی سمیت تمام بیرل ضبط کرلیے۔ پولیس نے بتایا کہ معاملے کی تفتیش شروع کردی گئی ہے تاکہ ایندھن کے اصل ماخذ، اس کی منزل اور ممکنہ طور پر اس غیر قانونی سرگرمی میں ملوث دیگر افراد کا سراغ لگایا جاسکے۔ پلوامہ پولیس نے کہا کہ وہ عوامی سلامتی کو یقینی بنانے اور ایسے عناصر کے خلاف سخت کارروائی کرنے کے لئے ہمہ وقت مستعد ہے جو جان و مال کو خطرے میں ڈالنے والی سرگرمیوں میں ملوث ہوں۔ اس کے علاوہ عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ کسی بھی مشکوک یا غیر قانونی سرگرمی کی اطلاع فوری طور پر قریبی پولیس اسٹیشن کو دیں تاکہ بڑے حادثات کو بروقت روکا جاسکے۔

## جموں و کشمیر سیریکلچر وفد کی بنگلورو میں قومی ڈائریکٹرز کانفرنس میں شرکت

بنگلورو/۵ جنوری/ شاہین امین/ سیریکلچر ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ جموں و کشمیر کے سینئر افسران پر مشتمل ایک اعلیٰ سطحی وفد جس کی قیادت ڈائریکٹر جنرل سیریکلچر جموں و کشمیر جناب اعجاز احمد بٹ (آئی اے ایس) نے کی، بنگلورو میں منعقدہ سیریکلچر سے وابستہ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی دو روزہ قومی ڈائریکٹرز کانفرنس میں شرکت کی۔ نمائندے شاہین امین کے مطابق کانفرنس میں وزارت ٹیکسٹائل، سنٹرل سلک بورڈ اور مختلف ریاستی حکومتوں کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ کانفرنس کی صدارت محترمہ نیلم شامی راؤ، سیکریٹری (ٹیکسٹائل) حکومتِ ہند نے کی۔ اجلاس میں ریشم کے شعبے کی پائیدار، جامع اور مارکیٹ پر مبنی ترقی کے لیے حکمت عملیوں پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔ سیشنز میں ٹیکنالوجی سے چلنے والی پالیسیاں، ویلیو چین کی مضبوطی، معیار کی یقین دہانی، اختراع اور کسانوں کی آمدنی میں اضافے پر خصوصی توجہ دی گئی، خصوصاً حاشیے پر موجود کسانوں (بقیہ ۶ پر)

## چلہ کلان کے ایام میں پینے کے صاف پانی کی عدم دستیابی

### کھاگ بڈگام میں مقامی آبادی صدائے احتجاج، سڑک پر بھی دیا دھرنا

سرینگر/۵ جنوری/ ایس این این/ چلہ کلان کے ایام میں پینے کے صاف پانی کی عدم دستیابی کے خلاف کھاگ بڈگام کے ناصر پورہ چیک میں مقامی آبادی نے صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے اہراہ پر دھرنا دیا اور ٹریفک روک دی۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کو نمائندے نے بڈگام سے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ کھاگ بڈگام میں ناصر پورہ چیک محلہ کے لوگوں نے پینے کے پانی کی طویل قلت کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا اور محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ پر سخت سردی کے موسم میں بنیادی پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے میں ناکام ہونے کا الزام لگایا۔ نمائندے کے مطابق مظاہرین نے کھاگ ماگام روڈ پر دھرنا دیا جس سے گاڑیوں کی آمد و رفت میں خلل پڑا اور تقریباً ایک گھنٹے تک جاری رہا، جس کے دوران مکینوں نے اپنے غصے اور مایوسی کا اظہار کرنے کیلئے محکمہ کے خلاف نعرے لگائے، "پی ایچ ای ہائے ہائے" کے نعرے لگائے۔ مقامی لوگوں کے مطابق شدید سردی کے باوجود علاقہ کئی دنوں سے پینے کے پانی سے محروم ہے جس سے مکینوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ قلت نے روزمرہ کی زندگی کو بری طرح متاثر کیا ہے، اور خاندانوں کو پانی کی کم سے کم ضروریات کے لیے بھی جدوجہد کرنے پر مجبور کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین اس بحران کا شکار ہیں کیونکہ وہ قریبی ندی سے پانی لانے کیلئے تقریباً ایک کلومیٹر پیدل چلنے پر مجبور ہیں۔ لوگوں نے الزام لگایا کہ ندی کا پانی آلودہ اور استعمال کے لیے غیر محفوظ ہے، احتجاجی مظاہرین نے اس موقعہ (بقیہ ۶ پر)

## جشن مولود کعبہ، احساس فاؤنڈیشن کے اہتمام سے روح پرور محفل

### مقررین نے حضرت علی علیہم السلام کے روحانی مقام و مرتبے پر ڈالی مفصل روشنی

سرینگر ۵ جنوری/ رشافعیہ گلفام/ احساس فاؤنڈیشن کی جانب سے ولادتِ مولائے کائنات، امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب کے پُرمسرت موقع پر 21 مائلز کیفے، اقبال پارک میں ایک روح پرور محفل مولود کعبہ کا انعقاد کیا گیا، جس میں علماء کرام، سماجی کارکنان، صحافیوں، شعراء اور عقیدت مندوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ محفل کی نظامت مصدق عالم نے انجام دی۔ محفل کے مہمانِ خصوصی معروف قلمکار، ڈرامہ نویس، شاعر اور اداکار بشیر دادا تھے، جبکہ بی بی سی سے وابستہ سینئر صحافی ریاض مسرور اور مولانا حمید اسیمی نے مہمانانِ ذی وقار کی حیثیت سے تقریب میں موجود رہے۔ محفل کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا جسکی سعادت محمد حافظ کو حاصل ہوئی، جس کے (بقیہ ۶ پر)

## پلوامہ میں بڑی مقدار میں غیر قانونی پیٹرول اور ڈیزل ضبط

سرینگر/۵ جنوری (آفاق نیوز) پلوامہ پولیس نے ایک اہم کارروائی انجام دیتے ہوئے لیتر علاقے میں غیر قانونی طور پر لایا جارہا انتہائی آتش گیر مادے کا بڑا ذخیرہ ضبط کرکے عوامی تحفظ سے متعلق ممکنہ خطرے کو بروقت ٹال دیا۔ تفصیلات کے مطابق پولیس نے معمول کی چیکنگ کے دوران شبہے کی بنیاد پر ایک لوڈ کیریئر گاڑی کو روکا۔ تلاشی کے دوران گاڑی میں چھ بیرل آتش گیر مادہ، بظاہر پٹرول یا ڈیزل، برآمد ہوا جو بغیر کسی اجازت نامے یا قانونی دستاویز کے منتقل کیا جارہا تھا۔ مادے کی انتہائی خطرناک نوعیت اور عوامی سلامتی کو لاحق ممکنہ خطرے کو دیکھتے ہوئے پولیس نے گاڑی سمیت تمام بیرل موقع پر ہی ضبط کرلیے۔ واقعے کے سلسلے میں پولیس اسٹیشن لیتر میں ایف آئی آر نمبر 2026/02 درج کیا گیا ہے جسے بھارتیہ نیایہ سنہیتا کی دفعات (2)303 (بقیہ ۶ پر)

## عوامی خدمت ہمارا مشن، ہم تمام وسائل بروئے کار لارہے ہیں: ایڈوکیٹ شوکت میر

سری نگر/۵ جنوری (ایجنسیز) نیشنل کانفرنس کے ریاستی صدر ایڈوکیٹ شوکت احمد میر نے کہا ہے کہ پارٹی صدر عمر عبداللہ کی سربراہی میں عوامی حکومت جموں و کشمیر کے عوام کی راحت رسانی اور فلاح و بہبود کے لئے ہر ممکن وسائل استعمال میں لارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوٹی طرز انتظام کے باوجود گزشتہ ایک سال کے دوران عوامی خدمت میں کوئی کمی نہیں آنے دی گئی۔ شوکت میر نے یہ بات آج پارٹی ہیڈکوارٹر سرینگر میں مختلف عوامی وفود، پارٹی عہدیداران اور کارکنوں سے ملاقات کے دوران کہی۔ ملاقات کے دوران انہوں نے لوگوں کے مسائل نہ صرف توجہ سے سُنے بلکہ ان کے فوری حل کے لئے موقعے پر ہی متعلقہ حکام سے رابطہ بھی قائم کیا۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس نے ہمیشہ (بقیہ ۶ پر)

## منڈی پونچھ میں خاتون کی نعش پراسرار طور پر برآمد

سرینگر/۵ جنوری/ ایس این این/ پونچھ کی تحصیل منڈی میں ایک خاتون کی پُراسرار طور پر نعش ملنے کے بعد تحقیقات شروع کردی گئی ہے۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق جموں کے پونچھ ضلع کی تحصیل منڈی میں ایک خاتون پراسرار حالات میں مردہ پائی گئی۔ سرکاری ذرائع نے بتایا کہ خاتون کی شناخت 25 سالہ آسیہ کوثر اہلیہ محمد جہانگیر کے بطور ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کی موت کے وجہ مشکوک سمجھے جاتے ہیں۔ پولیس کے ایک سنیئر عہدیدار نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ مقدمہ درج کرکے تفتیش شروع کردی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پولیس موت کی وجہ اور حالات کا تعین کرنے کیلئے تفتیش کررہی ہے۔

## جنرل دویدی نے یو اے ای کے آرمی کمانڈر سے ملاقات کی، دفاعی تعاون پر تبادلہ خیال کیا

نئی دہلی، 5 جنوری (یو این آئی) آرمی چیف جنرل اپیندر دویدی، جو متحدہ عرب امارات کے دورے پر ہیں، نے پیر کو متحدہ عرب امارات کے آرمی کمانڈر، میجر جنرل اسٹاف یوسف میوف سعید الحلامی سے ملاقات کی۔ فوج نے میٹنگ کی تفصیل دیتے ہوئے ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا کہ دونوں فوجی افسران کے درمیان ہونے والی بات چیت میں مثبت فوجی مشغولیت کو مزید مضبوط بنانے، تربیتی تعاون کو بڑھانے اور ہندوستان اور متحدہ عرب امارات کے درمیان دوطرفہ دفاعی تعاون کو آگے بڑھانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ جنرل چوہان نے متحدہ عرب امارات کے آرمی میوزیم کا بھی دورہ کیا، جہاں انہوں نے متحدہ عرب امارات کی فوج کی بھرپور تاریخ، روایات اور فوجی ورثے کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اس سے قبل جنرل دویدی نے متحدہ عرب امارات میں

ہندوستان کے سفیر دیپک متل سے بھی ملاقات کی۔ آرمی چیف 8 جنوری تک متحدہ عرب امارات اور سری لنکا کے دورے پر ہیں۔ یہ دورہ ہندوستان کے دوست ممالک کے ساتھ دفاعی تعاون اور ملٹری ٹو ملٹری تعلقات کو مضبوط بنانے کے مسلسل عزم کا حصہ ہے۔ دورے کے دوران آرمی چیف اہم فوجی اداروں کا دورہ کریں گے اور افسران اور سپاہیوں کے ساتھ بات چیت کریں گے، جس سے ہندوستان اور متحدہ عرب امارات کے درمیان بڑھتی ہوئی دفاعی شراکت داری کو مزید تقویت ملے گی۔ اس میں نیشنل ڈیفنس کالج کا دورہ بھی شامل ہوگا، جہاں آرمی چیف تمام افسران سے خطاب کریں گے۔ یہ بات چیت دوطرفہ دفاعی تعاون کو مزید گہرا کرنے، پیشہ ورانہ فوجی تبادلوں اور دونوں مسلح افواج کے درمیان اسٹریٹجک افہام و تفہیم کے ساتھ منعقد کی جا رہی ہے۔

## دہلی فسادات کیس: سپریم کورٹ نے عمر خالد، شرجیل امام کی ضمانت کی درخواستیں مسترد کر دیں، پانچ دیگر کی منظور

نئی دہلی، 5 جنوری (یو این آئی) سپریم کورٹ نے پیر کو عمر خالد اور شرجیل امام کو فروری 2020 کے دہلی فسادات کے پیچھے مبینہ بڑی سازش سے متعلق غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام ایکٹ (یو اے پی اے) کے تحت درج مقدمے میں ضمانت دینے سے انکار کر دیا۔ جسٹس اروند کمار اور این وی انجاریا کی بنچ نے دونوں کارکنوں کے خلاف الزامات کی سنگینی کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس معاملے کے دیگر ملزمین کے مقابلے معیار کے لحاظ سے مختلف پوزیشن میں ہیں۔ تاہم، عدالت نے پانچ دیگر شریک ملزمان۔ گلفشاں فاطمہ، میران حیدر، شفاء الرحمان، محمد سلیم خان اور شاداب احمد کے اس تشدد میں مبینہ کردار کو مختلف بتاتے ہوئے ضمانت دے دی۔ یہ فیصلہ ملزمان کی طرف سے دائر کی گئی علیحدہ خصوصی عرضی کی درخواستوں پر آیا ہے۔ اس میں دہلی ہائی کورٹ کے 2 ستمبر کے اس حکم کو چیلنج کیا گیا تھا، جس میں ان کی ضمانت منظور کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ جج نے کہا کہ چونکہ حکم طویل تھا، اس لیے جج صرف چند اقتباسات پڑھے گی۔ عدالت نے زور دے کر کہا اس کیس میں فوری سماعت ضروری ہے۔ دفاع نے الزام لگایا تھا کہ تحقیقات اور سماعت میں تاخیر کے لیے استغاثہ ذمہ دار ہے۔ عدالت کے حکم میں کہا گیا ہے کہ تاخیر کی وجہ مکمل عدالتی انکوائری ہو سکتی ہے۔ آئین میں آرٹیکل 21 مرکزی حیثیت رکھتا ہے اور سماعت سے پہلے جیل میں رہنے کو سزا کے طور پر نہیں مانا جا سکتا۔ آزادی سے محرومی من مانی نہیں ہونی چاہیے۔ سپریم کورٹ نے یہ بھی کہا کہ عمر خالد اور شرجیل امام دیگر ملزمان کے مقابلے میں معیار کے لحاظ سے مختلف پوزیشن میں ہیں، اور شعوری طور پر اجتماعی یا مربوط نقطہ نظر سے گریز کیا گیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ وہ مطمئن ہے کہ استغاثہ کا مواد اپیل کنندگان، عمر خالد اور شرجیل امام کے خلاف ابتدائی الزامات کو ظاہر کرتا ہے۔

## "نیشنل انوائرمنٹل اسٹینڈرڈ لیباریٹری" ہندوستان کے لیے ماحولیاتی حکمرانی کی سمت میں ایک بڑی چھلانگ ہے: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

سرینگر ۵ جنوری / (پی آئی بی) سائنس اور ٹیکنالوجی، ارتھ سائنسز، پی ایم او، محکمہ خلا اور ایٹمی توانائی کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج سی ایس آئی آر۔نیشنل فزیکل لیباریٹری (این پی ایل) میں دنیا کی دوسری "نیشنل انوائرمنٹل اسٹینڈرڈ لیباریٹری" اور دنیا کی پانچویں "نیشنل پرائمری اسٹینڈرڈ فیسلیٹی فار سولر سیل کیلیبریشن" کا افتتاح کیا۔ یہاں سی ایس آئی آر۔این پی ایل کے 80 ویں یوم تاسیس کی تقریبات سے خطاب کرتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا، جب کہ "نیشنل انوائرمنٹل اسٹینڈرڈ لیباریٹری" ہندوستان کے لیے ماحولیاتی حکمرانی میں ایک بڑی چھلانگ ہے۔ "نیشنل پرائمری اسٹینڈرڈ فیسلیٹی" ہندوستان کو سولر میٹرولوجی میں ایلیٹ گلوبل لیگ کا رکن بناتی ہے۔ ہندوستان کے ممتاز

سائنسی اداروں کو "20 ویں اور 21 ویں صدی کے ہندوستان کی یادگاریں" قرار دیتے ہوئے ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ سی ایس آئی آر۔نیشنل فزیکل لیباریٹری جیسی لیباریٹریاں آزادی سے پہلے کی بنیادوں سے لے کر عالمی تکنیکی قیادت تک ہندوستان کے سائنسی سفر کو مجسم کرتی ہیں۔ وزیر موصوف نے کہا کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی اصلاحات ہندوستان کے سماجی و اقتصادی مستقبل کی تشکیل کرنے والی کلیدی محرک ہوں۔ سی ایس آئی آر۔این پی ایل کی منفرد میراث کو یاد کرتے ہوئے ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ لیباریٹری آزادی سے پہلے ہی کام کر رہی تھی اور بعد میں ہندوستان کے آزادی کے بعد کے سائنسی فن تعمیر کا ایک لازمی ستون بن گئی۔ انہوں نے کہا کہ سی ایس آئی آر خود آزاد ہندوستان سے بھی پرانا ہے۔

## این سی سی میں تربیت یافتہ پراعتماد کیڈٹس ترقی یافتہ ہندوستان کی طرف ہندوستان کے سفر میں ریڑھ کی ہڈی: نائب صدر

نئی دہلی، 5 جنوری (یو این آئی) نائب صدر سی پی رادھا کرشنن نے قوم کی تعمیر اور نوجوانوں کی ترقی میں نیشنل کیڈٹ کور (این سی سی) کے تعاون کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ این سی سی میں تربیت یافتہ خود اعتمادی اور اقدار پر یقین رکھنے والے کیڈٹس ترقی یافتہ ہندوستان کی طرف ہندوستان کے سفر میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مسٹر رادھا کرشنن نے پیر کو یہاں این سی سی یوم جمہوریہ کیمپ میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی اور ملک کی تعمیر اور نوجوانوں کی ترقی میں تنظیم کے مسلسل تعاون کی ستائش کی۔ کیڈٹس کو نئے سال کی مبارکباد دیتے ہوئے نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ اپنے وجود کے 78 ویں سال میں این سی سی دنیا کی سب سے بڑی یونیفارمڈ یوتھ آرگنائزیشن بن گئی ہے اور ڈسپلن، ذمہ دار اور محب وطن شہریوں کی تعمیر کے اپنے بنیادی مقصد کو ثابت قدمی سے پورا کر رہی ہے۔ انہوں نے یوم جمہوریہ کیمپ کو ہندوستان کے نوجوانوں میں اعتماد اور ایک مضبوط اور متحد قوم کی تعمیر کے اجتماعی عزم کی ایک طاقتور علامت قرار دیا۔ "اتحاد اور نظم و ضبط" کے این سی سی کے نصب العین کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ تنظیم خود اعتمادی اور اقدار پر مبنی نوجوانوں کو فروغ دے رہی ہے، جو ترقی یافتہ ہندوستان 2047 کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی دور اندیش قیادت کا حوالہ دیتے ہوئے نائب صدر نے کہا کہ ترقی یافتہ

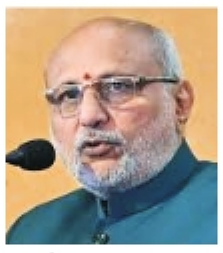

ہندوستان کی طرف سفر خود انحصاری، ہنر مند نوجوانوں اور ہنر مند نوجوانوں کی تعمیر پر مبنی ہے۔ اور اس سمت میں این سی سی کا کردار اہم ہے۔ آپریشن سندور کے دوران این سی سی کیڈٹس کی مثالی شراکت کا حوالہ دیتے ہوئے نائب صدر نے کہا کہ تقریباً 72,000 کیڈٹس نے سول سیکورٹی آپریشنز کے لیے رضاکارانہ طور پر کام کیا، اپنے عزم، ہمت اور بحران کے وقت قوم کی خدمت کرنے کے لیے تیاری کا مظاہرہ کیا۔ یوم جمہوریہ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا کہ این سی سی یوم جمہوریہ کیمپ انصاف، آزادی، مساوات اور بھائی چارے کی آئینی اقدار کی عکاسی کرتا ہے۔

## راج ناتھ سنگھ نے پہلا دیسی آلودگی کنٹرول جہاز "سمندر پرتاپ" قوم کو وقف کیا

نئی دہلی، 5 جنوری (یو این آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے پیر کو گوا میں آلودگی پر قابو پانے کے پہلے مقامی جہاز "سمندر پرتاپ" کو قوم کے نام وقف کیا، جس سے جہاز سازی اور سمندری صلاحیتوں میں خود انحصاری کی طرف ملک کی ایک بڑی کامیابی ہے۔ ہندوستانی کوسٹ گارڈ کا یہ جہاز گوا شپ یارڈ لمیٹڈ نے بنایا تھا۔ 60 فیصد سے زیادہ مقامی مواد کے ساتھ تیار "سمندر پرتاپ" ہندوستان کا پہلا مقامی طور پر ڈیزائن کیا گیا آلودگی کنٹرول کرنے والا جہاز ہے اور کوسٹ گارڈ کے بیڑے میں سب سے بڑا جہاز ہے۔ "سمندر پرتاپ" کو شامل کرنے سے آلودگی پر قابو پانے، فائر فائٹنگ، میری ٹائم سیکورٹی اور ماحولیاتی تحفظ میں ہندوستانی کوسٹ گارڈ کی آپریشنل صلاحیتوں میں نمایاں اضافہ ہوگا۔ یہ ہندوستان کے وسیع سمندری ڈومین میں طویل مدتی نگرانی اور تیز رفتار جوابی کارروائیوں کو بھی مضبوط کرے گا۔ وزیر دفاع نے اس جہاز کو ہندوستان کے پختہ دفاعی صنعتی ماحولیاتی نظام کی علامت قرار دیا، جو پیچیدہ مینوفیکچرنگ چیلنجوں سے مؤثر طریقے سے نمٹنے کے قابل ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاز کی تعمیر میں دیسی مواد کو 90 فیصد تک بڑھانے کے لیے مسلسل کوششیں جاری ہیں۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ سمندر پرتاپ کو خاص طور پر آلودگی پر قابو پانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے، لیکن اس کا کردار صرف اس تک محدود نہیں ہے۔ ایک پلیٹ فارم پر متعدد صلاحیتوں کو یکجا کرنے سے یہ جہاز ساحلی گشت میں بھی مؤثر ثابت ہوگا اور میری ٹائم سیکورٹی کو مزید مضبوط بنائے گا۔ وزیر دفاع نے سمندری آلودگی پر قابو پانے سے لے کر ساحلی صفائی، تلاش اور بچاؤ کی کارروائیوں اور سمندری قانون کے نفاذ تک ہندوستانی کوسٹ گارڈ کے کثیر جہتی کردار کی تعریف کی۔

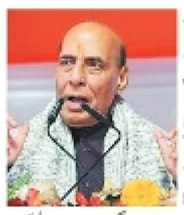

## سی پی آئی (ایم) نے وینزویلا کے خلاف امریکی کارروائی پر ہندوستان کی خاموشی پر مرکزی حکومت پر تنقید کی

نئی دہلی، 5 جنوری (یو این آئی) کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ) (سی پی آئی (ایم)) نے پیر کو وینزویلا کی پیش رفت پر وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت والی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت کے موقف پر تنقید کرتے ہوئے اسے شرمناک "اور امریکہ نواز" قرار دیا۔ قابل ذکر ہے کہ امریکہ نے وینزویلا کے صدر نکولس مادورو اور ان کی اہلیہ کو یرغمال بنا رکھا ہے اور امریکی فوجی انہیں امریکہ لے گئے ہیں۔ سی پی آئی (ایم) نے مرکزی حکومت پر الزام لگایا ہے کہ وہ قومی خود مختاری اور بین الاقوامی قانون کے تئیں ہندوستان کی دیرینہ وابستگی کو ترک کر رہی ہے۔ پیر کو سی پی آئی (ایم) پولیٹ بیورو کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ وزارت خارجہ کا ردعمل (جس نے محض گہری تشویش "کا اظہار کیا اور بات چیت کا مطالبہ کیا) ہندوستان کی روایتی خارجہ پالیسی کے اصولوں سے بہت کم ہے۔ پارٹی نے کہا کہ اقوام متحدہ کے چارٹر اور بین الاقوامی قانون کی سنگین خلاف ورزی کے حوالے سے مذمت کا ایک لفظ بھی نہیں بولا گیا ہے۔ "سی پی آئی (ایم) نے کہا کہ امریکہ کے کچھ یورپی اتحادیوں نے بھی کھل کر امریکی اقدام پر تنقید کی ہے۔ امریکی کارروائی کو کھلا حملہ" قرار دیتے ہوئے بائیں بازو کی پارٹی نے مرکزی حکومت پر ایک ایسا موقف اپنانے کا الزام لگایا جو بزدلانہ اور اقوام کی آزادی اور خود مختاری کے دفاع کے ہندوستان کے دیرینہ موقف کے خلاف ہے۔ "بیان میں کہا گیا ہے کہ مسٹر مودی کی قیادت والی بی جے پی حکومت کا ردعمل ہندوستان کے برکس شراکت داروں جیسے برازیل اور جنوبی افریقہ کے موقف کے بالکل برعکس ہے، جنہوں نے امریکی جارحیت کی واضح اور سخت مذمت کی ہے اور صدر مادورو اور ان کی اہلیہ کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔

## امریکہ نے بین الاقوامی اصولوں کے خلاف کام کیا ہے: کانگریس

نئی دہلی، 5 جنوری (یو این آئی) وینزویلا کے حوالے سے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اقدامات نے عالمی سیاست میں ہلچل مچا دی ہے۔ کانگریس نے مسٹر ٹرمپ کے اقدامات کی مذمت کی ہے۔ وینزویلا کے صدر نکولس مادورو کی گرفتاری کے بعد اب امریکہ ملک کی تعمیر نو کی ذمہ داری لینے کی بات کر رہا ہے۔ وینزویلا کے اس اقدام پر کانگریس نے سخت اعتراض کیا ہے۔ کانگریس کے ترجمان گرودیپ سنگھ سپل نے کہا کہ امریکہ نے وینزویلا کے صدر اور ان کی اہلیہ کو جس طرح سے اغوا کیا وہ بالکل غلط ہے۔ وینزویلا ایک خود مختار ملک ہے۔ امریکہ کے ایسے اقدامات بین الاقوامی اصولوں کے خلاف ہیں۔ مرکزی حکومت کو مشورہ دیتے ہوئے مسٹر سپل نے کہا کہ گزشتہ 75 سالوں میں ہندوستان نے جب بھی کوئی ایسا واقعہ پیش آیا ہے جس سے اخلاقی اصولوں کی خلاف ورزی ہوتی ہے، جرات مندانہ موقف اختیار کیا ہے۔ مودی سرکار، خوف یا جبر سے، ایسے مسائل پر نہیں بولتی جیسا کہ ہندوستان جیسے بڑے ملک کے وزیر اعظم اور حکومت کو کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی دوسرے ممالک کے معاملات میں امریکی مداخلت پر آواز اٹھاتی رہی ہے۔ وزارت خارجہ نے تاہم ایک بیان میں کہا کہ ہندوستان وینزویلا کے لوگوں کی حفاظت اور بہبود کے لیے اپنی حمایت کا اعادہ کرتا ہے۔ ہم تمام متعلقہ فریقوں سے بات چیت اور پر امن طریقوں سے مسائل حل کرنے کی اپیل کرتے ہیں، تاکہ خطے میں امن و استحکام برقرار رہے۔ "

## دہلی میں دھند، فضائی آلودگی کا معیار خراب برقرار، آئی جی آئی ایئرپورٹ پر پروازیں متاثر

نئی دہلی، 5 جنوری (یو این آئی) پیر کی صبح دہلی میں شدید دھند کی دبیز چادر چھائی رہی، جبکہ قومی دارالحکومت میں فضائی آلودگی کا معیار خراب سے انتہائی خراب کی سطح پر برقرار رہا، جس کے باعث اندرا گاندھی انٹرنیشنل (آئی جی آئی) ایئرپورٹ پر پروازوں کی آمد و رفت متاثر ہوئی۔ سنٹرل پولیوشن کنٹرول بورڈ (سی پی سی بی) کے مطابق صبح 8 بجے تک دہلی کا مجموعی ایئر کوالٹی انڈیکس (اے کیو آئی) 260 سے 262 کے درمیان ریکارڈ کیا گیا، جو مسلسل دوسرے دن 'خراب' زمرے میں رہا۔ کئی علاقوں میں آلودگی کی سطح تشویشناک رہی۔ اکشر دھام میں اے کیو آئی 294 جبکہ آئی ٹی او میں 253 سے 256 ریکارڈ کیا گیا، جو دونوں 'خراب' زمرے میں آتے ہیں۔ آنند وہار میں صورت حال خراب رہی جہاں اے کیو آئی 320 ریکارڈ ہوا اور یہ علاقہ 'انتہائی خراب' درجے میں شامل ہو گیا۔ چاندنی چوک سب سے زیادہ متاثرہ علاقوں میں شامل رہا، جہاں اے کیو آئی 337 تک پہنچ گیا۔ دیگر مقامات جیسے علی پور (275)، براڑی (216)، دوارکا سیکٹر 8 (288) اور منڈکا (281) بھی 'خراب' زمرے میں رہے۔ تاہم آیا نگر (178)، باوانا (195)، آئی جی آئی ایئرپورٹ (153)، آئی آئی ٹی دہلی (192)، لودھی روڈ (182) اور این ایس آئی ٹی دوارکا (171) میں فضائی معیار 'درمیانہ' درج کیا گیا۔

## ہندوستانی فوج کے انجینئروں نے سری لنکا کے طوفان دتوا میں دو اہم پل تعمیر کیے

نئی دہلی، 5 جنوری (یو این آئی) ہندوستانی فوج کے انجینئر سری لنکا میں سمندری طوفان دتوا سے بری طرح متاثر ہونے والی سڑکوں کو دوبارہ کھولنے کے لیے کام کر رہے ہیں، آپریشن ساگر بندھو کے تحت "پڑوسی سب سے پہلے" کی پالیسی اور واسودھائیوا کٹمبکم "(دنیا ایک خاندان ہے) کے جذبے کو مدنظر رکھتے ہوئے اور بیلی میں 100 فٹ سے زیادہ طویل دو پل تعمیر کیے ہیں۔ فوج کے مطابق اس کے انجینئر سری لنکا کو مسلسل انسانی امداد فراہم کر رہے ہیں۔ آپریشن ساگر بندھو کے تحت ہندوستانی فوج کے انجینئر سری لنکا کی فوج اور روڈ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (آر ڈی اے) کے ساتھ مل کر منقطع مواصلاتی راستوں کو دوبارہ کھولنے میں اہم مدد فراہم کر رہے ہیں۔ جافنا کے علاقے میں A-35 ہائی وے پر 120 فٹ لمبے ڈبل کیریج وے بیلی پل کی کامیاب تعمیر کے بعد انڈین آرمی انجینئر ٹاسک فورس نے اب B-492 ہائی وے پر 100 فٹ لمبا بیلی پل تعمیر کیا ہے، جو وسطی صوبے اور صوبہ (یو کے) کے درمیان ایک اہم روڈ لنک قائم کر رہا ہے۔

## کرناہ میں پہاڑی زبان کے عظیم رہنما نور احمد قریشی کی 13 ویں برسی منائی گئی،

پیرزادہ سعید

کرناہ // کرناہ میں آج پہاڑی زبان، موسیقی اور ثقافت کے عظیم رہنما نور احمد قریشی کی 13 ویں برسی عقیدت و احترام کے ساتھ منائی گئی۔ اس موقع پر انہیں پہاڑی تحریک کے بانی اور پہاڑی تہذیب کے درخشاں ستون کے طور پر یاد کیا گیا۔ نور احمد قریشی اپنی پرسوز آواز، اعلیٰ شعری صلاحیت اور پہاڑی لوک موسیقی خصوصاً بینجو پر غیر معمولی دسترس کے لیے جانے جاتے تھے۔ کرناہ سے لے کر دور دراز علاقوں تک، مرحوم نے اپنی پوری زندگی پہاڑی شناخت، ثقافت اور اقدار کے تحفظ و فروغ کے لیے وقف کر دی۔ اپنے فنی سفر کے

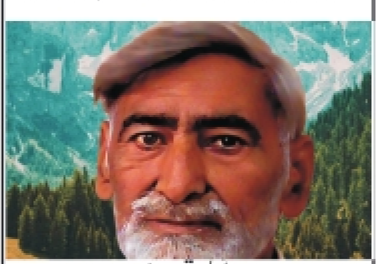

ساتھ ساتھ وہ پہاڑی نسلی قبیلے کے حقوق اور شناخت کے لیے ایک مضبوط اور مستقل آواز بھی رہے، جن کی جدوجہد اور تخلیقی خدمات نے نسلوں کو متاثر کیا۔ اس موقع پر ایم ایل اے کرناہ جاوید احمد مرچال، سینئر صحافی پیرزادہ سعید، ڈاکٹر اشفاق لون حاجی تسلیم میر اور سول سوسائٹی کے دیگر معزز افراد نے مرحوم کو شاندار خراج عقیدت پیش کیا اور ان کی مغفرت کے لیے دعائیں کیں۔ مقررین نے نور احمد قریشی کو محض ایک فنکار نہیں بلکہ پہاڑی شعور، خودداری اور فخر کی علامت قرار دیا۔ اگرچہ نور احمد قریشی آج ہمارے درمیان موجود نہیں، مگر ان کے گیت، شاعری اور پیغام آج بھی پہاڑی لوک موسیقی کی ہر دھن اور زبان کو آگے بڑھانے والی ہر آواز میں زندہ ہیں۔ اس موقع پر اہل خانہ، دوستوں اور عقیدت مندوں نے مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی اور اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ان کے مشن کو آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ بنائے۔

## خطبات مودی: لال قلعہ کی فصیل سے 'قومی کونسل کی اشاعتی سیریز کی ایک اہم کڑی: دھرمیندر پردھان

نئی دہلی، 5 جنوری (یو این آئی) مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی قومی تعلیمی پالیسی 2020 اور وکست بھارت 2047 کے تناظر میں جاری اسکیموں اور سرگرمیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ حالیہ دنوں میں کونسل نے اردو بولنے والی آبادی کو وکست بھارت کے وژن سے واقف کرانے اور پورے ملک میں وزیر اعظم نریندر مودی جی کی ترقی سے متعلق اسکیموں کو عام کرنے کے لیے دہلی میں عالمی اردو کانفرنس اور پٹنہ میں قومی سیمینار کا انعقاد کیا ہے۔ یہ بات انہوں نے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی سے شائع ہونے والی اہم کتاب خطبات مودی: لال قلعہ کی فصیل سے ' کا اجرا کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ کونسل نے قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے الگ الگ پہلوؤں پر مختلف سمپوزیم اور پینل ڈسکشن کا بھی اہتمام کیا ہے۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کتاب کلچر کو مقبول عام بنانے میں بھی نہایت فعال کردار ادا کر رہی ہے، اسی ضمن میں اس نے اگست 2025 میں سرینگر اور نومبر 2025 میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں نہایت کامیاب کتاب میلوں کا انعقاد کیا ہے۔ "انہوں نے 'خطبات مودی' کی اشاعت کو قومی کونسل کی اشاعتی سیریز کی ایک اہم کڑی قرار دیتے ہوئے کہا کہ عزت مآب وزیر اعظم نے سب کا ساتھ سب کا وکاس اور سب کا وشواس" کے جس منتر کے ساتھ حکومتی فرائض کو انجام دیا ہے، اس کا ڈاکیومنٹیشن ہمیں ان کے خطبات میں ملتا ہے۔ میک ان انڈیا، ڈیجیٹل انڈیا، اجولا اسکیم، جن اوسدھی یوجنا، آیوش مان

بھارت یوجنا، سوچھ بھارت مشن اور سکنیہ یوجنا سے لے کر آتم نربھر اور وکست بھارت تک کی سبھی اسکیموں کا خاکہ اگر ہم سمجھنا چاہیں تو عزت مآب وزیر اعظم کے ان خطبات سے بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ عزت مآب وزیر اعظم شری نریندر مودی جی کے یہ خطبات ہمیں ہندوستانی شہری کے طور پر اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلاتے ہیں اور ملک کی تعمیر میں اپنے فرائض کو انجام دینے کی ترغیب دیتے ہیں۔"

## ٹاٹا میموریل اسپتال میں بم کی دھمکی سے ہلچل، کوئی مشتبہ شے برآمد نہیں

ممبئی، 5 جنوری (یو این آئی) مہاراشٹر کے ممبئی میں پریل واقع ٹاٹا میموریل کینسر اسپتال کو پیر کی صبح بم رکھے جانے کی دھمکی موصول ہونے کے بعد سیکیورٹی ایجنسیوں میں کھلبلی مچ گئی۔ یہ دھمکی اسپتال کے ای میل پر بھیجی گئی جس کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور بم ڈسپوزل اسکواڈ فوری طور پر موقع پر پہنچ گئے۔ پولیس ذرائع کے مطابق دھمکی آمیز ای میل موصول ہوتے ہی اسپتال کی مکمل تلاشی کا عمل شروع کر دیا گیا۔ خبر لکھے جانے تک اسپتال کے مختلف حصوں میں باریک بینی سے جانچ جاری تھی، تاہم اب تک کسی بھی قسم کا دھماکہ خیز مادہ یا کوئی مشتبہ شے برآمد نہیں ہوئی ہے۔ ممبئی پولیس کے ایک افسر نے بتایا کہ آج صبح ٹاٹا میموریل اسپتال میں بم رکھے جانے سے متعلق ای میل بھیجی گئی تھی، جس کی اطلاع اسپتال انتظامیہ نے فوراً پولیس کو دی۔ اطلاع ملتے ہی پولیس اور بم ڈسپوزل اسکواڈ نے موقع پر پہنچ کر تلاشی مہم شروع کی جو تا حال جاری ہے۔ پولیس کے مطابق دھمکی آمیز ای میل بھیجنے والے کی شناخت اور اس کے پس منظر کا پتہ لگانے کے لیے سائبر پولیس کی ٹیم بھی مستعدی سے معاملے کی ہر زاویے سے جانچ کی جا رہی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ٹاٹا میموریل اسپتال ملک کے قدیم اور معتبر کینسر اسپتالوں میں شمار ہوتا ہے، جہاں ملک بھر سے کینسر کے مریض علاج کے لیے آتے ہیں۔ اسپتال کو بم کی دھمکی کے پس پردہ مقصد کی بھی پولیس تفصیل سے چھان بین کر رہی ہے۔

## عمر خالد اور شرجیل امام کی ضمانت نامنظور ہونے پر بی جے پی کا کانگریس پر طنز

نئی دہلی، 5 جنوری (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے سپریم کورٹ کی طرف سے عمر خالد اور شرجیل امام کی ضمانت مسترد کیے جانے پر پیر کو کانگریس پر تنقید کی۔ پارٹی ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بی جے پی کے ترجمان شہزاد پونا والا نے کہا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد ملک کے ٹکڑے ٹکڑے گینگ میں غم کا ماحول ہے۔ مسٹر پونا والا نے کہا کہ آج سپریم کورٹ نے ایک فیصلہ جاری کیا ہے جس سے ملک کے ٹکڑے۔ٹکڑے گینگ" کو بے حد غم اور تکلیف محسوس ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عمر خالد اور شرجیل امام کے لیے نہ صرف کانگریس اور اس کے ماحولیاتی نظام سے بلکہ بیرون ملک سے بھی بے شمار خطوط اور ہمدردیاں ظاہر ہو رہی تھیں۔ آج سپریم کورٹ نے دونوں ملزمان کو ضمانت دینے سے انکار کرتے ہوئے انہیں کوئی راحت دینے سے انکار کر دیا۔ مسٹر پونا والا نے کہا کہ سپریم کورٹ نے یہ بھی کہا کہ جس نوعیت کا جرم انہوں نے کیا ہے، دہشت گردی اور دہلی کو جلانے کے جو بھی الزامات ان پر لگائے گئے ہیں، وہ پہلی نظر میں درست ثابت ہوئے ہیں۔ یہ کوئی عام جرم نہیں ہے بلکہ ملک کو تقسیم کرنے والا انتہائی سنگین جرم ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح سے دونوں ملزمان نے یہ حرکتیں کیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دہلی میں فسادات مکمل طور پر منظم اور سسٹمیٹک تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کوئی اتفاقی واقعہ نہیں ہے، بلکہ ایک سوچی سمجھی اور ہندو مخالف اور ووٹ بینک فیکٹر کا سب سے بڑی سازش تھی۔

## ہندوستان کا اگلی نسل کا راکٹ سوریہ 'دوبارہ استعمال کے قابل اور بھاری وزن اٹھانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے: سومناتھ

چنئی، 05 جنوری (یو این آئی) خلائی تحقیق کی ہندوستانی تنظیم (اسرو) کے سابق چیئرمین اور محکمہ خلا کے سکریٹری ایس سومناتھ نے بتایا کہ ہندوستان کے اگلے سلسلے کے لانچ وہیکل (این جی ایل وی)، جسے غیر سرکاری طور پر 'سوریہ' کا نام دیا گیا ہے، ایک ایسا راکٹ ہے جو دوبارہ استعمال کے قابل ہونے کے ساتھ ساتھ ماڈیولر ڈیزائن پر مبنی ہوگا اور اس میں پے لوڈ لے جانے کی صلاحیت پہلے سے کہیں زیادہ ہوگی۔ مسٹر سومناتھ کے مطابق، این جی ایل وی کو ٹھوس موٹروں کے بجائے مکمل طور پر مائع پروپلشن سسٹم کے طور پر تیار کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا، "اس کا انجن بڑا، جدید اور رفتار کو کم یا زیادہ کرنے کی صلاحیت کا حامل ہونا چاہیے۔ اس وجہ سے، ہم موجودہ وینڈرز کے سیٹ اپ کو استعمال نہیں کر سکے۔" یہ راکٹ تین مراحل پر مشتمل ہوگا۔ پہلے دو مراحل میں کلسٹرڈ ایل او ایکس۔میتھین انجن استعمال ہوں گے، جبکہ تیسرا مرحلہ کرائیوجینک ٹیکنالوجی پر مبنی ہوگا۔ اپنی مکمل شکل میں، اس راکٹ کا وزن اڑان بھرتے وقت تقریباً 1,000 ٹن ہوگا اور یہ کرۂ ارض کے نچلے مدار میں 30 ٹن تک وزن پہنچانے کی صلاحیت کا حامل ہوگا۔ این جی ایل وی پروگرام تقریباً 8,240 کروڑ روپے (تقریباً 915 ملین امریکی ڈالر) کی تخمینہ لاگت سے تیار کیا جا رہا ہے۔ اس لاگت میں تحقیق و ترقی، تین تجرباتی پروازیں، ضروری بنیادی ڈھانچے کی تعمیر، پروگرام مینجمنٹ اور لانچ مہمات شامل ہیں۔ راکٹ کے دیو ہیکل سائز کی وجہ سے، اس کے بڑے پرزے اور اسٹیجز سری ہری کوٹا میں لانچ سائٹ کے قریب ہی تیار کرنے ہوں گے، کیونکہ اسرو کے موجودہ راکٹوں کے برعکس، انہیں سڑک کے ذریعے وہاں لانا ممکن نہیں ہوگا۔ اس حوالے سے جاری کیے گئے کئی ٹینڈرز میں یہ شرط رکھی گئی ہے کہ سامان کی ترسیل براہ راست سری ہری کوٹا میں ہی کی جائے۔ اسرو نے صنعتی شراکت داری کا ماڈل اپنایا ہے، جس کے تحت شراکت دار کمپنیاں طویل مدتی معاہدوں کے تحت پیداواری سہولیات قائم کریں گی۔ انہوں نے (ایس سومناتھ) بتایا کہ ایسے درست شراکت داروں کا انتخاب انتہائی اہم ہے جو سرمایہ کاری کرنے اور خطرہ مول لینے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔

## ای ڈی کے یوٹیوبر کے خلاف نو مقامات پر چھاپے کئی مجرمانہ دستاویزات اور دو مہنگی کاریں ضبط

نئی دہلی، 5 جنوری (یو این آئی) انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے کہا کہ اس کے کولکتہ کے علاقائی دفتر نے منی لانڈرنگ کی تحقیقات کے سلسلے میں سوشل میڈیا پر اثر انداز کرنے والے اور یوٹیوبر انوراگ دویدی اور دیگر سے جڑے مختلف مقامات سے کئی مجرمانہ دستاویزات، ڈیجیٹل آلات اور دو مہنگی کاریں ضبط کی ہیں۔ ایجنسی نے، جو جرائم سے حاصل ہونے والی رقم کو منی لانڈرنگ سے متعلق معاملات کی تحقیقات کرتی ہے، پیر کو کہا کہ 31 دسمبر 2025 سے یکم جنوری 2026 کے درمیان دویدی کی رہائش گاہ اور دہلی، ممبئی، سورت، لکھنؤ اور وارانسی میں نو دیگر مقامات پر تلاشی لی گئی۔ تلاشی کے دوران دو مہنگی گاڑیاں جن میں ایک لینڈ روور ڈیفنڈر اور دوسری بی ایم ڈبلیو زیڈ 4 کار ہے۔ ایجنسی غیر قانونی آن لائن جوئے سے یوٹیوبر کی کمائی کی چھان بین کر رہی ہے۔ ایجنسی نے منی لانڈرنگ کی روک تھام ایکٹ 2002 کے تحت ان کے خلاف تلاشی لی۔

## ریزرو بینک نے 50,000 کروڑ روپے کی سرکاری سیکیورٹیز خریدی

ممبئی، 5 جنوری (یو این آئی) ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) نے پیر کو اوپن مارکیٹ سے 50,000 کروڑ روپے کی سرکاری سیکیورٹیز خریدیں۔ مرکزی بینک نے یہ خریداری کمرشل بینکوں کو لیکویڈیٹی کی دستیابی کو بڑھانے کے اقدامات کے حصے کے طور پر کی ہے۔ یہ چار مساوی قسطوں میں 2 لاکھ کروڑ روپے کی سرکاری سیکیورٹیز کی خریداری کی دوسری قسط ہے۔ ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) نے ایک پریس ریلیز میں کہا کہ اس نے 2029 سے 2054 تک کی میچورٹیز کے ساتھ سات قسم کی سیکیورٹیز خریدی ہیں۔ ان میں تین سال، چھ سال، آٹھ سال، نو سال، 10 سال، 14 سال، اور 28 سال کی میچورٹیز شامل ہیں۔ یہ سیکیورٹیز 7.09 فیصد سے 8.30 فیصد تک شرح سود رکھتی ہیں۔ 50,000 کروڑ روپے کی سرکاری سیکیورٹیز کی پہلی قسط 29 جنوری کو خریدی گئی تھی۔

# امریکہ میں ہندوستانی خاتون قتل، سابق بوائے فرینڈ ہندوستان فرار

واشنگٹن، 5 جنوری (یو این آئی) امریکی ریاست میری لینڈ میں ایک 27 سالہ ہندوستانی خاتون کو چاقو کے وار کرکے قتل کردیا گیا، جبکہ پولیس کو شبہ ہے کہ یہ قتل

خاتون کے سابق بوائے فرینڈ نے کیا اور واردات کے بعد وہ ہندوستان فرار ہوگیا۔ ہاورڈ کاؤنٹی پولیس کے مطابق مقتولہ کی شناخت نکیتھا گوڈیشالا کے نام سے ہوئی، جو ایلی کاٹ سٹی میں مقیم تھیں اور بطور ڈیٹا اینڈ اسٹریٹجی اینالسٹ کام کر رہی تھیں۔ نکیتھا کو نئے سال کی شب سے لاپتہ قرار دیا گیا تھا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ مقتولہ کی لاش ارجن شرما نامی شخص کے اپارٹمنٹ سے برآمد ہوئی، جو ان کا سابق بوائے فرینڈ تھا۔ 26 سالہ ارجن شرما کے خلاف فرسٹ اور سیکنڈ ڈگری قتل کے الزامات کے تحت وارنٹِ گرفتاری جاری کر دیے گئے ہیں۔ تحقیقات کے مطابق ارجن شرما نے 2 جنوری کو پولیس کو اطلاع دی تھی کہ نکیتھا لاپتہ ہیں اور دعویٰ کیا تھا کہ اس نے انہیں آخری بار 31 دسمبر کو اپنے اپارٹمنٹ میں دیکھا تھا۔ تاہم پولیس نے 3 جنوری کو اسی اپارٹمنٹ پر سرچ وارنٹ پر کارروائی کی، جہاں سے نکیتھا کی لاش چاقو کے گہرے زخموں کے ساتھ برآمد ہوئی۔ پولیس کے مطابق ارجن شرما جس دن نکیتھا کی گمشدگی کی رپورٹ جمع کروائی اسی دن وہ ہندوستان جانے والی پرواز کے ذریعے امریکہ سے روانہ ہو گئے۔ تفتیش کاروں کا خیال ہے کہ قتل 31 دسمبر کی شام تقریباً 7 بجے کے قریب کیا گیا۔ تاحال قتل کی وجہ سامنے نہیں آ سکی، جبکہ پولیس کا کہنا ہے کہ تحقیقات جاری ہیں، ہاورڈ کاؤنٹی پولیس اب وفاقی قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ مل کر ملزم کی گرفتاری کے لیے کام کر رہی ہے۔ دوسری جانب ہندوستانی سفارتخانے نے بھی واقعے کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا ہے کہ وہ مقتولہ کے اہلِ خانہ سے رابطے میں ہے اور ہر ممکن قونصلر معاونت فراہم کی جا رہی ہے۔

# برطانیہ میں دن کے اوقات میں آن لائن اور ٹی وی پر جنک فوڈ کے اشتہارات دکھانے پر پابندی

لندن، 5 جنوری (یو این آئی) برطانیہ میں دن کے اوقات میں ٹیلی وژن اور آن لائن پلیٹ فارمز پر جنک فوڈ کے اشتہارات پر پابندی عائد کردی گئی، حکومت نے اسے بچوں میں موٹاپے سے نمٹنے کے لیے دنیا میں اپنی نوعیت کا نمایاں اقدام قرار دیا ہے۔ اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق یہ پابندی ان مصنوعات کے اشتہارات پر لاگو ہوگی جن میں چکنائی، نمک یا چینی کی مقدار زیادہ ہو، وزارتِ صحت کے مطابق اس اقدام سے بچوں کی خوراک سے سالانہ تقریباً 7.2 ارب کیلوریز کم ہوسکیں گی۔ یہ پابندی رات 9 بجے سے پہلے نشر ہونے والے ٹی وی اشتہارات اور ہر وقت آن لائن اشتہارات پر لاگو ہوگی، جس کے نتیجے میں بچوں میں موٹاپے کا شکار افراد کی تعداد میں 20 ہزار تک کی آئے گی اور صحت کے شعبے میں تقریباً دو ارب ڈالر کے فوائد حاصل ہوں گے۔ یہ نیا اقدام دسمبر 2024 میں کیے گئے اقدامات کا تسلسل ہے جن میں ملک شیکس، ریڈی ٹو ڈرنک کافی اور میٹھے دہی والے مشروبات جیسی پیک شدہ اشیا پر شوگر ٹیکس میں توسیع کی گئی تھی۔ تازہ اقدام میں مقامی انتظامیہ کو یہ اختیار بھی دیا گیا ہے کہ وہ اسکولوں کے باہر فاسٹ فوڈ دکانیں قائم ہونے سے روک سکے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اعداد و شمار سے ثابت ہوتا ہے کہ اشتہارات بچوں کی خوراک کے انتخاب اور کھانے کے اوقات پر اثر انداز ہوتے ہیں، جس سے کم عمری میں ذوق بنتا ہے اور موٹاپے اور اس سے جڑی

بیماریوں کا خطرہ بڑھتا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق انگلینڈ میں پرائمری اسکول میں داخل ہونے والے تقریباً 22 فیصد بچے زائد وزن یا موٹاپے کا شکار ہوتے ہیں، جبکہ سیکنڈری اسکول کی عمر تک پہنچتے پہنچتے یہ شرح ایک تہائی سے بھی زیادہ ہوجاتی ہے۔ حکام کے مطابق دانتوں کی خرابی کم عمر بچوں میں اسپتال داخلے کی سب سے بڑی وجہ بن چکی ہے۔ وزیر صحت ایشلے ڈالٹن نے کہا کہ رات 9 بجے سے پہلے جنک فوڈ کے اشتہارات محدود کرنے اور آن لائن اشتہارات پر پابندی سے غیر صحت مند خوراک کی غیر ضروری تشہیر میں نمایاں کمی آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ اقدام نیشنل ہیلتھ سروس کو صرف علاج تک محدود رکھنے کے بجائے بیماریوں کی روک تھام پر بھی توجہ دینے کی حکمت عملی کا حصہ ہے۔ اوبیسٹی ہیلتھ الائنس کی ایگزیکٹو ڈائریکٹر کیتھرین جینر نے اس فیصلے کو بچوں کو غیر صحت مند خوراک اور مشروبات کے اشتہارات سے بہتر تحفظ فراہم کرنے کی جانب خوش آئند اور طویل عرصے سے منتظر قدم قرار دیا۔

# امریکہ اب تک کتنے سربراہان مملکت کو گرفتار کرچکا ہے

واشنگٹن، 5 جنوری (یو این آئی) امریکہ نے دو روز قبل وینزویلا پر حملہ کرکے صدر نکولس کو اہلیہ سمیت گرفتار کیا مگر وہ یہ دیگر ممالک میں پہلے بھی کرچکا۔ امریکہ نے دو روز قبل وینزویلا پر حملہ کرکے وہاں کے صدر نکولس مادورو اور ان کی اہلیہ سیلیا فلورس کو گرفتار کرکے نیویارک منتقل کر دیا، جن پر اب مقدمہ چلایا جائے گا۔ تاہم دنیا کی واحد سپر پاور طاقت امریکہ اس سے قبل بھی کئی ممالک میں مداخلت کرکے سربراہان مملکت کو گرفتار کر چکا ہے۔ ان میں اکثر گرفتاریوں میں وہی طریقہ اختیار کیا گیا، جو حال ہی میں وینزویلا میں اپنایا گیا ہے۔ 1۔ صدر پانامہ مینوئل نوریگا: امریکہ کی فوج نے پانامہ کے صدر مینوئل نوریگا کو 1989 میں ان کے ملک پر حملے کے دوران گرفتار کیا اور امریکی سرزمین منتقل کرکے ان کے خلاف منشیات کی اسمگلنگ اور منی لانڈرنگ سے متعلق مقدمات چلائے گئے۔ 2۔ سربیا (سابق یوگوسلاویہ) کے صدر سلوبودان میلوسوچ: امریکہ نے 2001 میں انہیں براہ راست امریکی سیاسی اور مالی دباؤ کے تحت گرفتار کرکے دی ہیگ میں بین الاقوامی فوجداری عدالت کے حوالے کیا گیا۔ 3۔ عراق کے صدر صدام حسین: امریکا کی دوسرے ملک میں مداخلت اور سربراہ مملکت کی گرفتاری کا سب سے بڑا اور نمایاں واقعہ 2003 میں رونما ہوا، جب امریکہ نے عراق پر حملے کے بعد صدر صدام حسین کو عہدے سے معزول کرکے گرفتار کیا۔ بعد ازاں صدام حسین کو عراقی حکام کے حوالے کیا گیا، جنہوں نے سابق صدر کے خلاف مقدمہ چلایا اور 2006 میں انہیں عدالتی حکم پر پھانسی دے دی گئی۔ 4۔ چارلس ٹیلر، صدر لائبیریا: چارلس ٹیلر کو 2006 میں امریکہ کی براہ راست مدد سے گرفتار کیا گیا اور سیرا لیون کی خصوصی عدالت کے حوالے کردیا گیا۔ بعد ازاں انہیں دی ہیگ منتقل کرکے بین الاقوامی فوجداری عدالت کے حوالے کیا گیا، جس نے انہیں طویل قید کی سزا سنائی۔ 5۔ خوان اورلینڈو ہرنینڈز صدر ہونڈوراس: ہرنینڈز کو خود ان کے ملک کے حکام نے 2022 میں گرفتار کرکے امریکہ کے حوالے کیا۔ واشنگٹن نے ان پر امریکہ میں کوکین اسمگل کرنے کی سازش اور مجرمانہ تنظیموں کے ساتھ لین دین کا الزام لگایا تھا۔

# وینزویلا پر حملہ: پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں پر اثرات

سنگاپور، 5 جنوری (یو این آئی) عالمی منڈی میں پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں معمولی اضافے کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے، جس کی وجہ وینزویلا کی تازہ سیاسی صورتحال اور امریکی پابندیاں ہیں۔ خام تیل کے سب سے بڑے ذخائر رکھنے والے وینزویلا پر حملے کے بعد امریکہ باضابطہ طور پر اس کا کنٹرول سنبھالے گا جس کا واضح اشارہ صدر ٹرمپ اپنے بیان میں دے چکے ہیں۔ اس حوالے سے غیر ملکی خبر رساں ادارے کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ وینزویلا پر امریکی حملے وال اسٹریٹ پر بڑے ردعمل کو متحرک کر سکتے ہیں، جب جیو پولیٹیکل تناؤ بڑھتا ہے تو سرمایہ کار ہمیشہ سونے جیسے محفوظ اثاثوں میں سرمایہ کاری بڑھاتے ہیں۔ نئے سال کے آغاز میں جغرافیائی سیاسی کشیدگی ایک بار پھر زور پکڑ رہی ہے، امریکہ نے وینزویلا پر زمینی حملہ کرکے صدر نکولس مادورو اور ان کی اہلیہ کو گرفتار کرلیا ہے جس کے نتیجے میں وینزویلا اور اس کے وسیع تیل کے ذخائر کے مستقبل پر غیر یقینی صورتحال چھا گئی ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ عالمی منڈیوں میں پیٹرولیم مصنوعات کی فراہمی بہت زیادہ ہے، یعنی وینزویلا کی برآمدات میں مزید رکاوٹوں سے قیمتوں پر فوری اثر پڑے گا۔ امریکی پابندیوں کے باعث وینزویلا کی تیل برآمدات جنوری کے آغاز سے مکمل طور پر بند ہیں، اس صورتحال کے نتیجے میں ریاستی آئل کمپنی پی ڈی وی ایس اے کو تیل کی پیداوار میں کمی کرنا پڑ رہی ہے کیونکہ ملک میں ذخیرہ کرنے کی گنجائش تقریباً ختم ہوچکی ہے، لاکھوں بیرل تیل ٹینکروں اور ذخیرہ گاہوں میں پھنس چکا ہے۔ ذرائع کے مطابق امریکی حملے سے وینزویلا کے تیل کے پیداواری یا ریفائننگ نظام کو کوئی براہ راست نقصان نہیں پہنچا تاہم پابندیوں کے باعث دسمبر میں وینزویلا کی برآمدات گھٹ کر تقریباً پانچ لاکھ بیرل یومیہ رہ گئیں، جو نومبر کے مقابلے میں نصف تھیں، جنوری کے بعد صرف امریکی کمپنی شیوران کو محدود مقدار میں تقریباً ایک لاکھ بیرل یومیہ تیل برآمد کرنے کی اجازت حاصل ہے۔ رپورٹ کے مطابق اوپیک اور اس کے اتحادی ممالک (اوپیک پلس) نے پہلی سہ ماہی میں تیل کی پیداوار موجودہ سطح پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے، ماہرین کے مطابق یہ فیصلہ عالمی منڈی میں غیر یقینی صورتحال کے پیش نظر احتیاطی طور پر کیا گیا ہے۔ توانائی کے ماہرین کا کہنا ہے کہ وینزویلا اور ایران سے جڑے جغرافیائی سیاسی خطرات کے باعث تیل کی قیمتوں پر دباؤ بڑھ سکتا ہے لیکن دیگر ممالک کی اضافی پیداوار اس اثر کو زائل کر سکتی ہے۔ کیپیٹل اکنامکس کے مطابق

وینزویلا میں قلیل مدتی رکاوٹ کو دیگر خطوں کی پیداوار آسانی سے پورا کر سکتی ہے۔ دوسری جانب امریکی صدر ٹرمپ نے ایران کے حوالے سے بھی سخت موقف اختیار کرتے ہوئے ایک بار پھر ممکنہ مداخلت کا عندیہ دیا ہے، جس سے مشرق وسطیٰ میں کشیدگی مزید بڑھنے کا قوی خدشہ ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگرچہ امریکہ مستقبل میں وینزویلا میں تیل کی پیداوار بحال کرنے کے لیے سرمایہ کاری کا ارادہ رکھتا ہے، لیکن دہائیوں کی بدانتظامی کے بعد وینزویلا میں تیل کی پیداوار میں نمایاں اضافہ فوری طور پر ممکن نہیں۔ تجزیہ کاروں کے مطابق حالیہ سیاسی کشیدگی کے باعث تیل کی قیمتوں میں محدود اضافہ ہو سکتا ہے، تاہم عالمی منڈی میں وافر سپلائی کی وجہ سے بڑے اتار چڑھاؤ کا امکان کم ہے۔

# دنیا کے سب سے بڑے تیل ذخائر کے باوجود وینزویلا غریب کیوں

کراکس، 5 جنوری (یو این آئی) امریکہ کی جانب سے وینزویلا پر حملے اور صدر مادورو اور ان کی اہلیہ کو بغیر کسی مزاحمت کے امریکہ منتقل کرنے پر دنیا بھر کی توجہ اس ملک پر اچانک مرکوز ہوگئی ہے جو تیل کی دولت سے مالا مال ہونے کے باوجود معاشی مشکلات کا شکار ہے۔ الجزیرہ کی ایک رپورٹ کے مطابق یہ ملک سیاہ سونے یعنی تیل کے ایک عظیم سمندر پر بیٹھا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق، 2023 تک وینزویلا کے تصدیق شدہ تیل کے ذخائر تقریباً 303 ارب بیرل تھے۔ یہ مقدار سعودی عرب (267.2 ارب بیرل)، ایران اور کینیڈا جیسے بڑے ممالک سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ امریکہ کے مقابلے میں دیکھا جائے تو اس کے پاس وینزویلا سے تقریباً پانچ گنا کم تیل ہے (55 ارب بیرل)۔ اس طرح وینزویلا کو دنیا کے

امیر ترین ممالک میں ہونا چاہیے تھا، مگر حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ یہ ملک آج اپنی بنیادی ضروریات پوری کرنے کے لیے بھی جدوجہد کر رہا ہے۔ مہنگائی کی وجہ سے عام شہری کی قوت خرید بہت کم ہے۔ مقامی کرنسی بولیوار کی قدر شدید گراوٹ کا شکار ہے۔ شدید عالمی پابندیوں کے ساتھ اربوں ڈالرز کے قرضوں نے بھی وینزویلا کو جکڑ رکھا ہے۔ رائٹرز کے مطابق تجزیہ کاروں کا اندازہ ہے کہ وینزویلا کے تقریباً 60 ارب ڈالر مالیت کے ڈیفالٹ شدہ بانڈز تاحال واجب الادا ہیں جب کہ وینزویلا کا مجموعی بیرونی قرضہ تقریباً 150 سے 170 ارب ڈالر کے درمیان بنتا ہے۔ عام قاری کے ذہن میں یہ سوال آنا فطری ہے کہ اتنا تیل ہونے کے باوجود وینزویلا اتنی معاشی مشکلات کا شکار کیوں ہے؟ اس کا جواب وینزویلا کے جغرافیے اور ٹیکنالوجی میں پوشیدہ ہے۔ وینزویلا کا زیادہ تر تیل ملک کے مشرقی حصے میں واقع اورینوکو بیلٹ میں پایا جاتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ یہ ہیوی کروڈ آئل (بھاری خام تیل) ہے۔ یہ تیل نہایت گاڑھا ہوتا ہے جسے نکالنا اور صاف کرنا عام تیل کے مقابلے میں کہیں زیادہ مشکل اور مہنگا ہے۔ اس تیل میں سلفر کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے، جسے نکالنے کے لیے جدید ٹیکنالوجی اور بھاری سرمایہ کاری درکار ہوتی ہے۔ چونکہ یہ تیل زیادہ بھاری اور پراسیسنگ کے لحاظ سے مشکل ہے، اس لیے عالمی منڈی میں یہ دوسرے ممالک کے خام تیل کے مقابلے میں کہیں کم قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ تیل کے معیار کے مسائل کے ساتھ ساتھ حکومتی بدانتظامی نے بھی حالات کو مزید خراب کردیا ہے۔ سرکاری ملکیت کی آئل کمپنی پیٹرولیوس ڈی وینزویلا (PDVSA) پورے تیل کے شعبے کو کنٹرول کرتی ہے۔ تاہم پابندیوں اور ناموزوں پالیسیوں کے باعث انفرااسٹرکچر میں برسوں کی کم سرمایہ کاری کی وجہ سے مشینری پرانی ہوچکی ہے اور پیداوار کی صلاحیت میں نمایاں کمی آ گئی ہے۔ اس کے علاوہ سیاسی عدم استحکام اور بدعنوانی نے مسائل کو اور بھی سنگین بنا دیا ہے۔ اسی وجہ سے وینزویلا نے 2023 میں صرف 4.05 ارب ڈالر مالیت کا تیل برآمد کیا۔ اس کے مقابلے میں سعودی عرب نے 181 ارب ڈالر اور امریکہ نے 125 ارب ڈالر کا تیل برآمد کیا۔ یوں بے پناہ ذخائر کے باوجود ان وسائل کو موثر طریقے سے استعمال نہ کر پانا ہی وینزویلا کی غربت اور معاشی مشکلات کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ وینزویلا اپنے تیل کے ذخائر کا صرف 1 فیصد انتہائی دشواری سے نکال پاتا ہے۔ حالیہ امریکی ناکہ بندی جس کے تحت پابندیوں کا شکار تیل بردار جہازوں کو روکا گیا، نے حالات کو مزید سنگین بنا دیا ہے۔ امریکہ نے وینزویلا پر تیل کی فروخت پر بھی پابندیاں عائد کر رکھی تھیں، ابھی یہ واضح نہیں کہ آیا یہ پابندی ہٹائی جائے گی یا نہیں۔ گزشتہ روز پریس بریفنگ میں ٹرمپ کا کہنا تھا کہ ہم وینزویلا میں بڑی امریکی تیل کمپنیوں کو بھیجیں گے، جو اربوں ڈالر خرچ کریں گی، بری طرح تباہ شدہ تیل کے بنیادی ڈھانچے کو ٹھیک کریں گی اور ملک کے لیے آمدنی پیدا کریں گی۔

# ٹرمپ ایلون مسک پر مہربان، سپر جینئس قرار دے دیا

واشنگٹن، 5 جنوری (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے دنیا کے امیر ترین شخص ٹیسلا کے بانی ایلون مسک کو سپر جینئس قرار دے دیا۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق امریکہ میں صحافیوں سے گفتگو میں ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ ایلون مسک 80 فیصد سپر جینئس اور 20 فیصد غلطیاں کرتے ہیں۔ امریکی صدر نے کہا کہ اس سب کے باوجود مسک ایک نیک نیت آدمی ہیں۔ امریکی میڈیا کا کہنا ہے کہ ٹرمپ اور مسک نے ہفتے کو مارا اے لاگو میں ساتھ میں کھانا کھایا۔ ایلون مسک نے اتوار کو ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا تھا کہ انہوں نے صدر ٹرمپ اور خاتون اول میلانیا ٹرمپ کے ساتھ ایک خوبصورت ڈنر کیا۔ واضح رہے کہ مسک نے وینزویلا میں مفت انٹرنیٹ سروس دینے کا اعلان کردیا ہے۔ مسک نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر اپنے بیان میں لکھا کہ وینزویلا میں 3 فروری سے مفت انٹرنیٹ سروس فراہم کریں گے۔ مسک نے اسٹار لنک کی پوسٹ شیئر کرتے ہوئے کہا کہ وینزویلا میں مسلسل رابطے کو یقینی بنانے کے لیے فری انٹرنیٹ دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

# کویت کا شہریت واپس لینے کا حکم

کویت سٹی، 5 جنوری (یو این آئی) کویت کے آج کے سرکاری گزٹ میں دو حکمنامے شائع کیے گئے ہیں جن میں کل 69 افراد سے کویتی شہریت واپس لینے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ اطلاع خلیجی میڈیا نے دی ہے۔ منسوخیاں مختلف قانونی بنیادوں پر مبنی وسیع تر حکومتی مہم کا حصہ ہیں، جن میں دھوکہ دہی کے دعوے اور قومی سلامتی سے متعلق مسائل شامل ہیں۔ 2025 کے فرمان نمبر 242 نے 65 افراد اور ان کے ذریعے شہریت حاصل کرنے والے کسی بھی زیر کفالت سے کویتی شہریت واپس لینے کا حکم دیا۔ 2025 کے فرمان نمبر 243 میں چار افراد اور ان لوگوں سے شہریت واپس لینے کی شرط رکھی گئی جنہوں نے کسی کے ذریعے انحصار کرتے ہوئے قومیت حاصل کی۔ سرکاری اعلانات عام طور پر ہر فرد کے کیس کے لیے مخصوص تفصیلات فراہم نہیں کرتے ہیں۔

## PUBLIC NOTICE

I want to change the name on Electricity Bill Bearing Consumer ID No.0207020013321 from Mohammad Akber Ganai S/O Ghulam Qadir Ganie R/O Audsoo Dangi Mohallah Achabal to Mohd Yousuf Ganie R/O Audsoo Tailwani Anantnag, if anybody has any objection in this regard He/ She may file his /her objection in the Office of the PDD Sub Division Achabal, within a period of seven (7) days from the date of publication of this notice. After that no objection shall be entertained.

**Mohd Yousuf Ganie**
**R/O Audsoo Tailwani Anantnag** JNA7780878931

## Court of Principal District Judge Srinagar

**Present: Mr. Haq Nawaz Zargar**

1. Aamir Rashid Ganai
2. Ebashir Rashid Ganai
3. Faisal Rashid

All S/o Late Abdul Rashid Ganai

4. Mst. Shakeela

W/o Late Abdul Rashid Ganai

All R/o Ikhrajpora Jawahir Nagar Srinagar Kashmir

(Petitioner)

V/S

Public at Large

In the matter of: Application for issuance of succession certificate in favour of the petitioner(s)

### Notice to Public at Large

Whereas, the petitioners filed above titled petition before this court for issuance of succession certificate in favour of petitioner(s) in respect of an amount of Rs 2919530/- as debits and securities in name of deceased namely Abdul Rashid Ganaie S/o Late Abdul Khaliq Ganie R/o Tulmula Ganderbal A/P Ikhrajpora Rajbagh Sgr. Who died on 22-11-2025 The petition is pending disposal before this court and the next date of hearing is fixed on 29-01-2026

Public Notice is hereby issued informing all and sundry, through the medium of this notice proclamation that if anyone has any objection for issuance of succession certificate he/she /they shall appear before this court either personally or through counsel of any authorized agent and file objections on or before 29-01-2026 failing which the petition will be taken up and appropriate orders will be passed but same.

In case, the date fixed is declared as holiday, the matter shall be taken on the next working day. Given under my hand and seal of this court on 30-12-2025

Sd/-
Principal
District Judge Srinagar

## PUBLIC NOTICE

It is for the information of general public that I Gulzar Ali Ganie S/O Mohammad Ibrahim Ganie R/O Badgam Jammu & Kashmir I have applied for Renewal wholesale Fertilizer License under Registration No.424 of 2000, Dated 29-02-2000 situated at Mirgund Budgam. If anybody having any kind of objection in this regard He/she may object his objection in Chief Agriculture Officer Budgam, within Seven days from the date of issuance of this notice. After that no objection will entertained.

**Gulzar Ali Ganie**
**S/O Mohammad Ibrahim Ganie**
**R/O Badgam Jammu & Kashmir** JNA7780878931

## PUBLIC NOTICE

I want to change the name on Electricity Bill Bearing Consumer ID No.0210020016030 from Aabid Hussain Beigh S/O Mohammad Yousuf Beigh R/O Nehama Near Shopian Road to Nazir Ahmad Parray S/O Mohammad Shaban Parray R/O Nihama Kulgam, if anybody has any objection in this regard He/ She may file his /her objection in the Office of the PDD Sub Division D.H Pora Kulgam, within a period of seven (7) days from the date of publication of this notice. After that no objection shall be entertained.

**Nazir Ahmad Parray**
**S/O Mohammad Shaban Parray**
**R/O Nihama Kulgam** JNA7780878931

## PUBLIC NOTICE

I have changed my Name from (Old Name) NAZIR AHMAD GANY to (New Name) NAZIR AHMAD GANIE in future I will be known as (New Name) NAZIR AHMAD GANIE. If anybody is having any objection he/she may contact Passport Office, Srinagar within 7 (Seven) days after 7 days no objection will be accepted.

**NAZIR AHMAD GANIE** JNA7780878931

## PUBLIC NOTICE

My Name in my Driving License Bearing Registration No. JK0320110014897 has been wrongly entered as Adil Rashid Khan S/O Abdul Rashid Khan while my correct Name as per Aadhar Card is Adil Ahmad Khan C/O Abdul Rashid Khan R/O Laizbal Qasbaghat Anantnag. Now I want the same to be corrected if anybody has any objection in this regard He/ She may file his /her objection in the Office of the ARTO Anantnag, within a period of seven (7) days from the date of publication of this notice. After that no objection shall be entertained.

**Adil Ahmad Khan**
**C/O Abdul Rashid Khan**
**R/O Laizbal Qasbaghat Anantnag** JNA7780878931

## از دفتر نائب تحصیلدار اننت ناگ ایگزیکٹو مجسٹریٹ درجہ اول اننت ناگ

درخواست منجانب: ۔ مبینہ بانو دختر محمد شعبان پنچو ساکن ناتھ پورہ کھنہ بل تحصیل و ضلع اننت ناگ بغرض حصول لیگل ہیر سرٹفکیٹ

### اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں سائلہ نے ایک درخواست بغرض حصول لیگل ہیر سرٹفکیٹ پیش کیا ہے جو کہ زیر کاروائی ہے اس ضمن میں پٹواری حلقہ سے رپورٹ طلب کی گئی جس سے عیاں ہے کہ سائلہ کی والدہ مسماۃ سعیدہ بانو مورخہ 12-04-2024 کو فوت ہوچکی ہے اور متوفی کے وارثان بزیل درج ہے :۔

| نام صاحب کنبہ معہ ولدیت | عمر | پیشہ | رشتہ ہمراہ متوفی |
|---|---|---|---|
| مصودہ اختر | 55 سال | شادی شدہ | دختر |
| زوبیدہ بانو | 50 سال | --- | --- |
| مبینہ بانو | 49 سال | --- | --- |
| منظور احمد پنچو | 47 سال | --- | پسر |
| محمد اشرف پنچو | 32 سال | غیر شادی شدہ | --- |
| محمد الطاف پنچو | 29 سال | شادی شدہ | --- |

اسکے علاوہ متوفی کو اور کوئی وارث موجود نہیں ہے لہذا اگر کسی شخص یا اشخاص کو مزکورہ سرٹفکیٹ اجراء کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہوگا تو ایک ہفتہ کے اندر اندر دفتر ہازہ میں پیش کریں۔ بعد گزرنے معیاد کو عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔

تحریر الصدر نائب تحصیلدار JNA7780878931

## از دفتر نائب تحصیلدار شانگس ایگزیکٹو مجسٹریٹ درجہ اول شانگس

درخواست منجانب: ۔ شاہ عمیر گل گوجر و عاشق حسین گوجر پسران محمد الطاف گوجر ساکنان اوتر سو ضلع اننت ناگ بغرض حصول ایس ٹی سرٹفکیٹ۔

### اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں سائلان صدر نے ایک درخواست بغرض حصول ایس ٹی سرٹفکیٹ دفتر ہازہ میں پیش کیا ہے حسب رپورٹ پٹواری حلقہ تفصیل افراد کنبہ بذیل درج ہے

| نام صاحب کنبہ معہ ولدیت | عمر | پیشہ | آمدانی |
|---|---|---|---|
| محمد الطاف ولد محمد یوسف گوجر | 59 سال | مزدوری | 6000 |
| شاہینہ اختر زوجہ محمد الطاف گوجر | 45 سال | گھریلو کام | |
| عاشق حسین پسر--- | 20 سال | زیر تعلیم | |
| شاہ عمر گل گوجر پسر--- | 23 سال | --- | |

اسکے علاوہ اور کوئی فرد کنبہ میں موجود نہیں ہے سائل کے کنبہ کی کل سالانہ زرعی و غیر زرعی آمدانی =/72000 ہے اس حوالے سے اگر کسی شخص یا اشخاص کو مزکورہ سرٹفکیٹ اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ سات دن کے اندر اندر اپنا اعتراض دفتر ہازہ میں پیش کریں۔ معیاد گزرنے کے بعد کوئی بھی اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔

تحریر الصدر نائب تحصیلدار JNA7780878931

## از دفتر نائب تحصیلدار شانگس ایگزیکٹو مجسٹریٹ درجہ اول شانگس

درخواست منجانب: ۔ ریاض احمد ولد حیدر و رتبہ جان دختر ریاض احمد گوجر ساکنان اوتر سو ضلع اننت ناگ بغرض حصول ایس ٹی سرٹفکیٹ۔

### اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں سائلان صدر نے ایک درخواست بغرض حصول ایس ٹی سرٹفکیٹ دفتر ہازہ میں پیش کیا ہے حسب رپورٹ پٹواری حلقہ تفصیل افراد کنبہ بذیل درج ہے

| نام صاحب کنبہ معہ ولدیت | عمر | پیشہ | آمدانی |
|---|---|---|---|
| ریاض احمد ولد حیدر گوجر | 49 سال | مزدوری | 5000 |
| نسیمہ بانو زوجہ ریاض احمد گوجر | 47 سال | گھریلو کام | |
| مہوش جان دختر--- | 20 سال | --- | |
| نصرت جان دختر--- | 18 سال | --- | |
| رتبہ جان دختر--- | 12 سال | زیر تعلیم | |
| عقان احمد پسر--- | 05 سال | --- | |

اسکے علاوہ اور کوئی فرد کنبہ میں موجود نہیں ہے سائل کے کنبہ کی کل سالانہ زرعی و غیر زرعی آمدانی =/62500 ہے اس حوالے سے اگر کسی شخص یا اشخاص کو مزکورہ سرٹفکیٹ اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ سات دن کے اندر اندر اپنا اعتراض دفتر ہازہ میں پیش کریں۔ معیاد گزرنے کے بعد کوئی بھی اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا

تحریر الصدر نائب تحصیلدار JNA7780878931

بیاد گارِ مرحوم پیرزادہ محمد یوسف قادری صاحب

آفاق سرینگر

Daily AFAAQ Srinagar

منگلوار ۶ جنوری ۲۰۲۶ء بمطابق ۱۶ رجب المرجب ۱۴۴۷ھ

# وسیع پیمانے پر بنیادی ڈھانچے کی فراہمی

## وکست بھارت کی جانب ہندوستان کا سفر

(پریس انفارمیشن بیورو آف انڈیا)

تحریر: سمیتا داورا،
سابق مرکزی لیبر سکریٹری اور اسپیشل سکریٹری
(لاجسٹکس)، حکومتِ ہند

ملک کی مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) میں اضافہ، روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور معیشت پر ضربی اثر ڈالنے کے لیے بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری کی کلیدی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے، مرکزی حکومت نے گزشتہ ایک دہائی کے دوران بنیادی ڈھانچے کے سرمایہ جاتی اخراجات میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ یہ اخراجات 2014-15 میں تقریباً 2 ٹریلین روپے سے بڑھ کر 2024-25 میں 11.1 ٹریلین روپے تک پہنچ گئے ہیں، یعنی پانچ گنا سے بھی زیادہ اضافہ۔ حالیہ رجحانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ بنیادی ڈھانچے کے سرمایہ جاتی اخراجات سالانہ 38 فیصد سے زائد کی شرح سے بڑھ رہے ہیں، جن میں مادی اور ڈیجیٹل دونوں طرح کے انفراسٹرکچر نیٹ ورکس کی ترقی پر واضح توجہ دی جا رہی ہے۔

اس طرح کے بڑے مالی وسائل کے بھرپور فوائد حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ بنیادی ڈھانچے کے منصوبے مؤثر رفتار کے ساتھ آگے بڑھیں اور ان میں وقت اور لاگت میں اضافے سے بچا جائے۔ چونکہ ایسے منصوبوں کی تکمیل میں طویل وقت لگتا ہے، اس لیے ان کے لیے نہ صرف بڑے اور مسلسل مالی وسائل درکار ہوتے ہیں بلکہ زمین کے حصول، ماحولیاتی منظوریوں اور سماجی و معاشی امور سے متعلق بروقت اجازتیں بھی ناگزیر ہوتی ہیں۔ ان میں سے بہت سی منظوریوں میں متعدد انضباطی ادارے، مقامی بلدیاتی ادارے اور ضلعی سطح کی انتظامیہ شامل ہوتی ہے، جس کے باعث مؤثر ہم آہنگی اور وقت پر فیصلے کرنا منصوبوں کی کامیاب تکمیل کے لیے انتہائی اہم ہو جاتا ہے۔

بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کے لیے مؤثر ہم آہنگی اور بروقت منظوریوں کو یقینی بنانے کے مقصد سے حکومتِ ہند نے 2015 میں پرگتی فعال حکمرانی اور بروقت نفاذ پورٹل کا آغاز کیا۔ پرگتی ایک ڈیجیٹل پلیٹ فارم ہے جو بڑے بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کی بروقت نگرانی کرتا ہے اور نفاذ کرنے والی ایجنسیوں، وزارتوں، ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں سے برقی بنیاد پر تازہ معلومات حاصل کرتا ہے۔ وزیراعظم ہر ماہ اعلیٰ سطحی ہم آہنگی اجلاس کی صدارت کرتے ہیں، جن میں نفاذ میں تاخیر کا شکار منصوبوں کا انتخاب کیا جاتا ہے، وزارتوں، ریاستوں اور دیگر متعلقہ اداروں سے براہِ راست بات چیت کی جاتی ہے، رکاوٹوں کی نشاندہی کی جاتی ہے اور ان کے حل کے لیے واضح ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔

یوں پرگتی ایک ایسا مؤثر طریقہ کار بن چکا ہے جو وقت اور لاگت میں اضافے کا شکار التوا شدہ منصوبوں کو تیز رفتاری سے آگے بڑھانے میں مدد دیتا ہے۔ مثال کے طور پر، وہ میٹرو ریل منصوبے جو برسوں سے بلدیاتی اداروں کی جانب سے زمین کی منظوری نہ ملنے کے باعث تاخیر کا شکار ہوں یا وہ بڑی گیس پائپ لائنیں جنہیں متعدد ریاستوں میں زمین سے متعلق رکاوٹوں کا سامنا ہو یا ایسے منصوبے جو طویل عرصے سے ماحولیاتی منظوری کے منتظر ہوں۔ 31 دسمبر 2025 کو وزیر اعظم نے پرگتی کی 50 ویں میٹنگ کی صدارت کی، جس میں ایک ہی نشست میں 40,000 کروڑ روپے کی مجموعی سرمایہ کاری والے پانچ اہم بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کا جائزہ لیا گیا۔ مجموعی طور پر پرگتی کے ذریعے اب تک تقریباً 85 ٹریلین روپے مالیت کے تعطل کا شکار منصوبوں کو تیز رفتاری سے آگے بڑھانے میں مدد ملی ہے۔

پرگتی کے تجربات سے حاصل شدہ مشاہدات، خصوصاً وہ بار بار سامنے آنے والی رکاوٹیں جو منصوبوں کی تکمیل میں تاخیر اور اکثر لاگت میں اضافے کا سبب بنتی ہیں، کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت ہند نے اکتوبر 2021 میں پردھان منتری گتی شکتی نیشنل ماسٹر پلان کا آغاز کیا۔ پی ایم گتی شکتی این ایم پی جی آئی ایس پر مبنی فریم ورک فراہم کرتا ہے، جو بنیادی ڈھانچے کی مربوط منصوبہ بندی کے لیے ملک کی 36 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے ساتھ ساتھ بنیادی ڈھانچے، اقتصادی اور سماجی شعبوں کی وزارتوں کے ڈیٹا سطحوں کو یکجا کرتا ہے۔ یہ ڈیجیٹل اور ڈیٹا پر مبنی پلیٹ فارم منصوبہ سازوں کو بنیادی ڈھانچے کے اثاثوں، وسائل، کیبلز، گرڈز اور دیگر سہولیات کو مجموعی انداز میں دیکھنے کے قابل بناتا ہے، جس کے ذریعے ملک میں انفراسٹرکچر کنیکٹیوٹی کی سائنسی بنیادوں پر منصوبہ بندی ممکن ہوتی ہے۔

ڈیٹا کی آسان دستیابی کے ذریعے منصوبہ بندی میں ہم آہنگی کے نقطۂ نظر کو فروغ دیتے ہوئے پی ایم گتی شکتی منصوبہ بندی کے مرحلے ہی میں درکار منظوریوں کی بروقت نشاندہی کو ممکن بناتا ہے۔ اس طرح بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کی مشترکہ منصوبہ بندی میں سہولت پیدا ہوتی ہے اور وہ قیمتی مہینے بچ جاتے ہیں جو بصورتِ دیگر اجازتوں کے حصول میں ضائع ہو جاتے۔ منصوبہ بندی کا یہ انقلابی طریقہ نہ صرف رفتار اور کارکردگی میں اضافہ کرتا ہے بلکہ موجودہ بنیادی ڈھانچے کے اثاثوں کی غیر ضروری نقل سے بھی بچاتا ہے، مختلف ذرائع نقل و حمل کے درمیان ہم آہنگی کو یقینی بناتا ہے اور اس طرح انفراسٹرکچر منصوبہ بندی میں کثیر النوعیت (ملٹی موڈیلٹی) کو شامل کرتا ہے۔ اس کے نتیجے میں منصوبے اس انداز سے تیار کیے جاتے ہیں کہ بھارت کے ترقیاتی مراکز کو منڈیوں سے زیادہ مؤثر طریقے سے جوڑا جا سکے، جس سے لاجسٹکس کی لاگت میں کمی آتی ہے۔ یوں بنیادی ڈھانچے کی منصوبہ بندی زیادہ مؤثر بنتی ہے اور ساتھ ہی ایسے نتائج فراہم کرتی ہے جو لاجسٹکس کارکردگی کو بہتر بناتے ہیں، جس سے بہتر طرزِ زندگی اور کاروبار میں آسانی دونوں کو تقویت ملتی ہے۔

مثال کے طور پر جب جگدیش پور ہلدیا اور بوکارو دھامرا پائپ لائن منصوبے کو پی ایم گتی شکتی پورٹل پر منصوبہ بند کیا جا رہا تھا تو منصوبہ بندی کے مرحلے ہی میں دو بڑے مسائل کی نشاندہی ہو گئی۔ ان میں ایک اسپر لائن کے ایک محدود حصے کے لیے محکمہ جنگلات سے منظوری کی ضرورت اور دوسرا 83 کلومیٹر طویل حصے کے لیے معاوضے کی ادائیگی کا التوا شامل تھا۔ اس سے منصوبہ ساز اداروں کو منصوبے کی منظوری سے پہلے ہی ان مسائل کی آسانی سے نشاندہی اور حل کا موقع ملا۔

اسی طرح گوا کرناٹک سرحد سے کنداپور تک قومی شاہراہ کو چار لین بنانے کی منصوبہ بندی کے دوران جی آئی ایس پورٹل پر سڑک پر تجاوزات کو ایک ممکنہ مسئلہ کے طور پر شناخت کیا گیا۔ یہ شناخت آبادیوں کی موجودگی اور اس زمین کی ملکیت سے متعلق ڈیٹا کی دستیابی کے باعث ممکن ہوئی جس سے سڑک کو گزرنا تھا۔ اسی طرح ممبئی اربن ٹرانسپورٹ پروجیکٹ مرحلہ دوم کی پی ایم گتی شکتی پورٹل پر منصوبہ بندی کے دوران، وزارتِ ریلوے کو زمین کے چند چھوٹے حصوں کے حصول میں زیر التوا معاملات نظر آئے، جو منصوبے کے آغاز کے بعد تاخیر کا سبب بن سکتے تھے۔

اس طرح منصوبہ ساز ادارے پرگتی کے اصولوں کے مطابق پی ایم گتی شکتی نظام کا استعمال کرتے ہوئے منصوبوں کی منصوبہ بندی اور عمل درآمد میں زیادہ رفتار اور مؤثریت لا رہے ہیں۔ ہندوستانی ریلوے نے بھی اپنی توانائی سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے پی ایم گتی شکتی پورٹل پر ایک پرجوش توانائی راہداری کی منصوبہ بندی کی ہے، جس کے تحت کوئلے کی پیداوار والے علاقوں کو حرارتی بجلی پلانٹس میں استعمال کے مقامات سے جوڑنے کے لیے ایک مخصوص ریلوے نیٹ ورک تیار کیا جا رہا ہے۔ جی آئی ایس پورٹل کے ذریعے ان راستوں پر گنجائیت کی نشاندہی کی گئی اور توانائی کے مواد کی بلا رکاوٹ نقل و حرکت کو یقینی بنانے کے لیے ان راستوں کو مضبوط بنانے کی منصوبہ بندی کی گئی۔

گتی شکتی نیشنل ماسٹر پلان نے لداخ اور ہریانہ کے درمیان گرین انرجی کوریڈور کی منصوبہ بندی میں بھی مدد فراہم کی، جس کے ذریعے بلند سطح والے خطے لداخ میں شمسی توانائی کی پیداوار کو شمالی ہند کے میدانوں تک منتقل کرنا ممکن ہوا۔ اس دوران جغرافیائی و ارضی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے ترسیلی لائنوں کے جنگلات اور جنگلی حیات کے مسکنوں سے کم سے کم تصادم کو یقینی بنایا گیا، جس کے نتیجے میں ایسے مسائل سے بچاؤ ممکن ہوا جو منصوبوں میں تاخیر کا سبب بن سکتے تھے۔

چاہے بات ہزاروں کروڑ روپے کی سرمایہ کاری والے بڑے ایکسپریس وے منصوبوں کی ہو، وارانسی اور کانپور جیسے بڑے شہروں میں شہری لاجسٹکس اقدامات کی ہو یا اہم بندرگاہوں اور ان کے پس منظر (ہنٹر لینڈ) کے درمیان رابطے کو بہتر بنانے کی گتی شکتی کے اصول منصوبہ بندی کے مرحلے میں پوری حکومت کے نقطۂ نظر کو فروغ دے رہے ہیں۔ متعدد ڈیٹا لیئرز کے ذریعے بہتر مشاہدہ اور شفافیت سے منصوبہ بندی کی کارکردگی میں اضافہ ہو رہا ہے، ماحولیات کے لحاظ سے حساس علاقوں میں خلل کم ہو رہا ہے، ایسی زمین کے حصول سے بچا جا رہا ہے جو قانونی تنازعات کا باعث بن سکتی ہے اور بنیادی ڈھانچے کو مستقبل کی ضروریات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے منصوبہ بند کیا جا رہا ہے۔

بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کے مربوط جائزے، نگرانی اور تیز تر تکمیل میں پرگتی نظام کی کامیابی پر استوار ہو کر، اور پی ایم گتی شکتی کے ذریعے بنیادی ڈھانچے کے نفاذ میں زیادہ مربوط اور منظم طریقہ کار کے مظاہرہ کے ساتھ بھارت اب عالمی سطح پر اپنی سیکھ اور تجربات کو اپنی اقتصادی سفارت کاری کے حصے کے طور پر پیش کرنے کے لیے بہترین طور پر تیار ہے۔ یہ ایک ایسا ماڈل پیش کرتا ہے جو ڈیٹا پر مبنی، مربوط اور مؤثر انفراسٹرکچر منصوبہ بندی کو فروغ دیتا ہے اور بروقت عمل درآمد کو یقینی بناتا ہے۔

# انشائیہ: مرزا جی اور اس کا لاڈلہ

عبدالرشید خان
چھانہ پورہ سرینگر

اولاد کو متاعِ دنیا قرار دیا گیا ہے، یہی وہ واحد امید اور سرمایہ ہے جس کے لئے ہر کوئی انسان اپنی ساری عمر صرف کرتا ہے، اولاد کا مستقبل محفوظ کرنے کے لئے اکثر والدین اپنا حال برباد کر دیتے ہیں کئی والدین خود کی زندگی کا تمتع اٹھانے کے بجائے اولاد کی زندگی سنوارتے سنوارتے اپنی آخرت بھی برباد کر دیتے ہیں۔ جہاں تک ہمارے مرزا جی کا تعلق ہے، علم، ادب اور عمل کے سوا ان کے پاس سب کچھ ہے، چار پانچ جماعت تک پڑھے بھی ہیں، انگریزی کے چند الفاظ مثلاً ok, Yes, no, alright, زبانی یاد کے ہیں لیکن معنی پر کبھی غور نہیں کیا ہے، جب بولتے ہیں تو کھڑی بولی، جس میں ہر زبان کے الفاظ موجود ہوتے ہیں، نہ آگے کا خیال اور نہ پیچھے کی خبر، مرزا جی بڑے رنگین مزاج ہیں کہیں بھی دل دے بیٹھتے ہیں، یہ ان کی کمزوری نہیں بلکہ مجبوری ہے، حلال یا حرام طریقے سے مال و دولت حاصل کرنا ان کی زندگی کا واحد مقصد ہے اور وہ اس میں بڑی حد تک کامیاب بھی ہوئے ہیں۔ کئی کوٹھیوں کے مالک ہیں، دو چار لمبی چوڑی گاڑیاں بھی ہیں، ہاں اگر کسی چیز کی کمی تھی تو صرف اولاد نرینہ کی، اس کے لئے انہوں نے کیا کچھ نہ کیا، پیر و فقیر الگ، کئی درگاہوں پر نذرانے اور چادریں بھی چڑھائی اور جب اللہ تعالیٰ نے اولاد عطا کی، اس خوشی میں پورے سال کبھی ایک اور کبھی دوسرے رسم کے بہانے پکوان بنتے رہے، اولاد کو بڑے ناز و نعم سے پالا، اسے تعلیم دینے کے لئے کئی طرح کے حربے آزمائے گئے، لیکن اولاد عقل سے عاری، جب کوئی صورت نظر نہ آئی تو آن لائن ڈگری خرید کر بیٹے کے منہ پر چسپاں کر دی، علم کے کہتے ہیں اور عقل کس جانور کا نام ہے، لاڈلے نے یہ جاننے کی کبھی زحمت گوارہ نہ کی، اوباش قسم کا نوجوان، پورا باپ کے نقشِ قدم پر گیا ہے منہ پر شرافت کا مکھوٹا، ہمسایوں اور رشتہ داروں میں بہت زیادہ شریف مشہور، بڑوں کی عزت اُچھالنا اور چھوٹوں پر ظلم و زیادتی کرنا ان کی معمولی سی عادت ہے، غیر شادی شدہ لڑکیاں تو دور ادھیڑ عمر کی خواتین کو راستہ بدلنے پر مجبور کرنا انکا مشغلہ ہے، لیکن مرزا جی ہیں کہ انہیں یہ سب کچھ دکھائی نہیں دیتا، باپ جو ٹھہرا، بیربل کا کانا بیٹا، سب سے نیک اور خوبصورت۔

اسے مرزا جی کی خوش قسمتی کہئے یا بدقسمتی، ایک دن لاڈلے نے بستی کے ایک معزز شخص کے ساتھ بدتمیزی کی، جرم کے پاداش میں محلّہ کمیٹی کے سامنے پیش ہونا پڑا، پہلے تو یار دوستوں کی مدد سے معاملہ رفع دفع کرنے کی کوشش کی، جب اس میں ناکام ہوا تو مجبوراً مرزا جی کو بیرون ملک سے بلانا پڑا، کمیٹی کے سامنے لاڈلے نے جب اقبالِ جرم کیا تو مدعی نے تجویز پیش کی، چونکہ مرزا جی کے بیٹے نے مجھے سرِعام بے عزت کیا ہے اسلیے میرا بیٹا بھی مرزا جی کو اسی طرح سرِعام بے عزت کریگا، یہ سنتے ہی مرزا جی کے لاڈلے نے زور سے کہا، ہاں ٹھیک ہے، اور باپ کی طرف ایسے فخریہ انداز میں دیکھا جیسے اسے کوئی بہت بڑا انعام ملنے والا ہو، پہلے تو مرزا جی سمجھ نہ پائے کہ اسے کیا ملنے والا ہے، لیکن جب پاس بیٹھے دوسرے آدمی نے مرزا جی کو بتایا کہ اپ کا بیٹا سرِعام آپکی عزت نیلام کرنے جا رہا ہے، تو گویا مرزا جی پر آسمان ٹوٹ پڑا، مرتا کیا نہ کرتا، شرم کے مارے سر جھکا لیا، مجلس میں موجود چند ذی عزت شہریوں کی مداخلت سے مرزا جی بے عزت ہونے سے تو بچ گئے، وقت گزرتا گیا، ادھر مرزا جی نے اس واقعہ کو پرانے کپڑے کی طرح اتار پھینک دیا، ادھر لاڈلے کی حرکات و سکنات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی، ایک دن ایسا بھی آیا جب مرزا جی اور لاڈلے کے بیچ کسی بات پر تو تو میں میں ہوا اور لاڈلے نے آؤ دیکھا نہ تاؤ، مرزا جی کو دو چار تھپڑ اور گھونسے کیا مارے کہ وہ لہولہان ہو کر زمین پر گر پڑا، محلے والوں کے بیچ بچاؤ سے مرزا جی کی جان تو بچ گی لیکن اب کی بار اسے لگا گویا وہ ساری کوٹھیاں اور گاڑیاں انکے سامنے راکھ ہو گئیں، وہ Bank balance, وہ کالا دھن، جو اس نے سب کی نظروں سے چھپا کر اپنے لاڈلے کے لئے سنبھال کر رکھا تھا، وہ اژدھا بن کر اسے ڈسنے لگا، وہ گہری سوچ میں پڑ گیا، ہو نہ ہو میں نے ایسی اولاد کے لیے اپنی دنیا و آخرت برباد کر دی، مرزا جی کی ساری ٹھاٹ خاک میں مل گی، وہاں موجود سب والدین، جن میں جوان اور بزرگ دونوں شامل تھے، وہ اپنی اولاد کی طرف حیرت سے دیکھنے لگے۔ انہیں یقین نہیں ہو رہا تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے، اور اولاد شرم کے مارے سر جھکائے بے حس و حرکت کھڑا جیسے انہوں نے سچ مچ اپنے والدین کے ساتھ ایسا کیا ہو، اس معزز شخص نے جسکو اس سے پہلے مرزا جی کے لاڈلے نے بے عزت کیا تھا، سرد آہ بھرتے ہوئے کہا، "بیٹا اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے، ہر دھرم اور مزہب نے اولاد کی تعلیم و تربیت کے لیے والدین کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے، والدین ہیں کہ دن رات دولت کمانے کے چکر میں اس ذمہ داری سے غفلت برتتے ہیں اور بعد میں ایسا دن دیکھنا پڑتا ہے، ایک زمانہ تھا جب والدین اولاد کی وجہ سے پہچانے جاتے تھے، اور لوگ اس لیے اولاد چاہتے تھے تاکہ بڑھاپے میں ان کے جان و عزت کی حفاظت کریں، اور اب تو اولاد کے ہاتھوں والدین بے عزت ہو رہے ہیں اور اپنے آپکو غیر محفوظ محسوس کر رہے ہیں،" وہاں موجود دوسرے بزرگ نے کہا، "ہاں یہ سب تربیت کا نتیجہ ہے،

ایک طرف حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دیکھے جس نے ابا جان کے خاطر اس کی لاج رکھنے کے لئے اپنی جان قربان ہونے کے لئے پیش کی اور رہتی دنیا تک نہ صرف خود بلکہ ابا جان کو بھی زندہ و جاوید کر دیا، دوسری طرف آپ جیسی شاہجہاں کی نالائق اولاد جنہوں نے اپنے باپ کو قید خانے میں ڈال دیا، وہ ممتاز محل کا مقبرہ تھا جو شاہجہاں کو زندہ رہنے کی ہمت دیتا تھا ورنہ وہ جیتے جی تڑپ تڑپ کر مر گیا ہوتا،، "بیٹا یہ سب تربیت کا قصور ہے، اسماعیل علیہ السلام کی تربیت پیغمبرانہ ماحول میں ہوئی تھی اور شاہجہاں نے اپنے بیٹوں کی پرورش عیش و عشرت اور دنیاوی جاہ و حشمت سے کی تھی، انسان تو انسان، جانور بھی سہی تربیت ملنے پر وفادار بن جاتا ہے اور اپنے پالنے والے پر ہرگز آنچ نہیں آنے دیتے

# اقوال زریں

دل زبان کی کھیتی ہے اس میں اچھی بوائی کرو سارے نہیں تو ایک دو دانے اُگ آئیں گے (امام شافعیؒ)

# حصول معاش کا بہترین ذریعہ

ہر دور کے مختلف تقاضے اور ضرورتیں ہوتی ہیں یہ دور ترقی کا دور ہے اور اس دور کی اہم ضرورت فنی مہارت ہے۔ فنی تربیت انسان کی چھپی ہوئی صلاحیتوں کو اجاگر کرتی ہے اور ایک باعزت روزگار حاصل کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ جو ملک فنی تعلیم کی ضرورت کو سمجھتے ہیں اور فنی مہارت کو لازمی قرار دیتے ہیں وہ اتنی جلدی ترقی کی راہ پر گامزن ہوتے ہیں۔ جہاں فنی ماہرین کی کمی ہے وہ ترقی کرنے کے لیے دوسرے ترقی یافتہ ملکوں کے محتاج رہتے ہیں۔

نوجوان نسل اپنا آدھا وقت ڈگری کے حصول میں گزار دیتی ہے اور آدھا روزگار کی تلاش میں۔ پبلک سیکٹر میں چند ہزار آسامیاں ہوتی ہیں جنہیں حاصل کرنا کار دارو والا معاملہ ہے اور نوجوانوں کو تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود بھی ملازمت کے حصول میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے وہ مایوسی کا شکار ہو کر یا تو غلط راہ اختیار کر لیتے ہیں اور کچھ دلبرداشتہ ہو کر خودکشی جیسے سنگین اقدام کی طرف بھی چلے جاتے ہیں۔ اگر نوجوان نسل تعلیم کے ساتھ ساتھ ہنرمندی کی جانب راغب ہوں تو اس سے معاشی مسلہ سے نبٹا جا سکتا ہے۔ تعلیم کے ساتھ اگر کوئی شارٹ کورس بھی کر لیں جیسے موبائل ریپئرنگ، الیکٹریشن، الیکٹریکل وائرنگ، سول ڈرافٹسمین، ریفریجریشن اینڈ ائرکونڈیشنگ، دیگر ٹکنیکل کورسز جیسے تھری ڈی ڈرائنگ، فیشن ڈیزائننگ، الیکٹریکل ایپ لائنسز وغیرہ تو اپنا مستقبل محفوظ بنا سکتے ہیں یہ مشینی دور ہے آج کے دور میں ایک ہنرمند ایک ادیب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے ایک لوہار ایک بی۔ اے ڈگری ہولڈر سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ لوہار اپنے فن کے سبب آسانی سے ملازمت اختیار کر لے گا جب کے گریجویٹ کافی جگہ درخواستیں دے گا دھکے کھائے گا ہنرمند انسان آسانی سے روزی پیدا کر لیتا ہے اور ملک کی معیشت کو بھی مضبوطی فراہم کر سکتا ہے

ہنرمندی بیروزگاری کے خاتمے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ہنرمندی حصول معاش کا بہترین ذریعہ ہے اور اس سے مہنگائی کا خاتمہ بھی ممکن ہے۔ کہتے ہیں کہ سری لنکا میں شرح خواندگی اٹھانوے فیصد ہے مگر فنی تربیت حاصل نہ کرنے کے باعث انہیں غربت کا سامنا ہے فنی تعلیم کے شعبے میں توجہ کی بہت ضرورت ہے یہاں پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ تو ہیں پر کورسز جدید نہیں کہ آج کے تقاضوں کو پورا کر سکیں انہیں اپ گریڈ کرنے کی اشد ضرورت ہے یہاں ہر شعبے میں ترقی حاصل کرنے کے لئے فنی ماہرین کی ضرورت ہے حکومت کو چاہیے کہ نصاب میں فنی مہارت کا کوئی ایک نصاب ضرور شامل کرے اور فنی تربیت گاہوں کی تعداد میں اضافہ کرے نیز ان تربیت گاہوں کی فیس کم سے کم ہو تا کہ طالب علم انکے اخراجات برداشت کر سکیں اور زیادہ سے زیاد لوگ فنی مہارت حاصل کر کے ملک کو بامِ عروج پر لے جائیں۔

حکومت نے صنعتکاری میں سرمایہ کاری کی جو سکیم شروع کی ہے اس میں اگر فنی مہارت سے لیس لوگوں کیلئے بھی مخصوص کوٹا فراہم رکھا جاتا تا کہ وہ ایسے لوگ چھوٹے چھوٹے کاروبار لگا کر اپنی فنی صلاحیتوں کا لوہا منوا سکتے۔ اس کے ساتھ ہی ضروری ہے آئی ٹی آئی کے مراکز کو بھی نئے سر سے منظم کیا جائے اور جدید تقاضوں کے عین مطابق ان مراکز پر سہولیات دستیاب رکھی جائیں تا کہ زیادہ سے زیادہ نوجوان ان کی جانب مائل ہو کر نوکریوں کی تلاش میں در در کی ٹھوکریں کھانے کے بجائے خود روزگار کے وسائل پیدا کر کے نہ صرف اپنے بلکہ کئی دیگر لوگوں کیلئے ذریعہ معاش بن جاتے۔ سکل ڈیولپمنٹ کا ادارہ بھی اس قدر متحرک نہیں ہے کہ وہ نوجوانوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کرتا۔ اس ادارے کو ماہرین کے مشوروں کے مطابق ایک فعال اور متحرک ادارہ بنایا جائے تا کہ اس کے قیام کے اصل مقصد کو حاصل کیا جائے۔ یہاں کے نوجوانوں کی اگر بہتر رہنمائی کی جائے تو ان میں صلاحیتوں کی کمی نہیں وہ خود روزگار کمانے کے اصول کو اپنا کر ایک بہتر مستقبل کی داغ بیل ڈال سکتے ہیں۔ صرف پختہ ارادے کی ضرورت ہے راستے خود بخود تلاش ہوں گے۔

## چیف سیکرٹری

کے بعد محکموں کے درمیان بہتر رابطے اور خود وزیر اعظم کی اعلیٰ سطح پر براہِ راست مداخلت کی بدولت منصوبے نے نمایاں رفتار حاصل کی۔ اُنہوں نے بتایا کہ 500 کروڑ روپے سے زیادہ لاگت والے تمام منصوبوں کی نگرانی وزیر اعظم کے گروپ ( پی ایم جی ) کے ذریعے کی جاتی ہے جس کی سربراہی کابینہ سیکرٹری کرتے ہیں جبکہ ان میں سب سے اہم منصوبوں کا جائزہ براہِ راست وزیر اعظم پرگتی میٹنگوں کے ذریعے لیتے ہیں۔ چیف سیکرٹری نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ پی ایم جی اس وقت جموں و کشمیر میں 61 منصوبوں کی نگرانی کر رہا ہے جن میں مجموعی سرمایہ کاری 4.12 لاکھ کروڑ روپے سے زائد ہے اور یہ منصوبے رابطہ کاری، توانائی اور سماجی بنیادی ڈھانچے جیسے اہم شعبوں پر محیط ہیں۔ ان میں سے 69,000 کروڑ روپے کی لاگت کے 15 منصوبے مکمل ہو چکے ہیں جبکہ باقی مختلف مراحل میں زیر تکمیل ہیں۔ اُنہوں نے خصوصی طور پر نشاندہی کی کہ جموں و کشمیر کے 15 بڑے منصوبے پرگتی پلیٹ فارم کے تحت وزیر اعظم کی براہِ راست نگرانی میں ہیں جس سے زمین کے حصول، مالی و طبعی رُکاوٹوں کے معاملات کے فوری حل اور متاثرہ کنبوں کو بروقت و منصفانہ معاوضے کی اَدائیگی کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ اُنہوں نے اس میکانزم کی اِفادیت کو اُجاگر کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ پرگتی کے سابقہ میٹنگوں میں جموں و کشمیر سے متعلق اُٹھائے گئے 59 معاملات میں سے 57 معاملات پہلے ہی میرٹ پر حل کئے گئے ہیں جس سے جموں و کشمیر یوٹی کو قومی سطح پر اعلیٰ کارکردگی دکھانے والوں میں شامل کیا گیا جس کی تائید ضلعی سطح پر مضبوط فالو اپ سے بھی ہوتی ہے۔ چیف سیکرٹری نے حاصل شدہ ٹھوس نتائج کے بارے میں کہا کہ جموں و کشمیر میں پرگتی نگرانی کے تحت تقریباً 53,000 کروڑ روپے مالیت کے چھ اعلیٰ اثر والے منصوبے مکمل کئے جا چکے ہیں۔ ان میں اُودھم پور۔سری نگر۔بارہمولہ ریل لنک، کشن گنگا پن بائیڈرو الیکٹرک پروجیکٹ کے ساتھ اس کی ترسیلی لائن، ایمز جموں، این ایچ۔44 چنینی۔بانہال سٹریچ اور آلسٹینگ۔کرگل۔کھلتسے۔لیہہ ٹرانسمیشن لائن شامل ہیں۔ اُنہوں نے مزید بتایا کہ پرگتی کے تحت زیر نگرانی تو اضافی منصوبے تسلی بخش رفتار سے آگے بڑھ رہے ہیں جن میں دہلی۔امرتسر۔کٹرا ایکسپریس وے کوریڈور، ایمز اونتی پورہ، پکل ڈل ہائیڈرو الیکٹرک پروجیکٹ،، یو ایس او ایف کے تحت 4 جی موبائل کنکٹویٹی اور یوٹی کے مختلف حصوں میں توانائی و رابطہ کاری کے دیگر منصوبے شامل ہیں۔ چیف سیکرٹری نے یونین ٹیریٹری کی سطح پر پرگتی میکانزم کے ذریعے جاری کردہ ہدایات پر مکمل عملدرآمد کے لئے حکومت کے عزم کا اعادہ کیا۔ اُنہوں نے زور دیا کہ اس پلیٹ فارم سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے جموں و کشمیر موجودہ رفتار کو برقرار رکھنے کی پوزیشن میں ہے تاکہ تمام ترقیاتی اقدامات تیز تر ہوں اور مقررہ مدت کے اندر مکمل کئے جا سکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بڑے بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کے علاوہ، پرگتی سماجی شعبے کی اسکیموں اور عوامی شکایات کا بھی جائزہ لیتی ہے، جس سے لوگوں پر مرکوز گورننس پلیٹ فارم کے طور پر اس کے کردار کو تقویت ملتی ہے۔ اٹل ڈولو نے یہ کہتے ہوئے نتیجہ اخذ کیا کہ اس وقت، جموں و کشمیر سمیت ملک بھر میں 56 اسکیموں اور پروگراموں کا پرگتی کے ذریعے جائزہ لیا جا رہا ہے، جس کا بنیادی مقصد ترقیاتی اقدامات کے بروقت، موثر اور نتائج پر مبنی نفاذ کو یقینی بنانا ہے۔ میڈیا کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے چیف سکرٹری نے کہا کہ جموں و کشمیر میں بنیادی ڈھانچے کے کئی اہم منصوبوں پر عمل درآمد کی رفتار میں پرگتی ( فعال گورننس اور بروقت عمل درآمد ) میکانزم کی وجہ سے نمایاں تیزی دیکھی گئی ہے انہوں نے مزید کہا کہ اس میکانزم نے مختلف اسٹیک ہولڈرز کے درمیان بہتر فیصلہ سازی، جوابدہی، اور ہموار تعاون کو یقینی بنایا ہے، اس طرح یونین ٹیریٹری میں اہم ترقیاتی اقدامات کے بروقت نفاذ میں سہولت فراہم کی ہے۔ اپنے ابتدائی کلمات میں، ڈائریکٹر، پی آئی بی نیہا جلالی نے پرگتی کو اس بات کی ایک طاقتور مثال کے طور پر اجاگر کیا کہ کس طرح ڈیجیٹل گورننس ارادے کو ٹھوس اور نظر آنے والے نتائج میں موثر طریقے سے ترجمہ کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پرگتی محض ایک نظر ثانی کا پلیٹ فارم نہیں ہے، بلکہ ایک تبدیلی حکومتی طریقہ کار ہے جس کا مقصد نوکر شاہی کی جڑت کو توڑنا، مرکز اور ریاستوں کے درمیان بہتر تال میل کے ذریعے ٹیم انڈیا کے نقطہ نظر کو مضبوط کرنا، اور وقت کے پابند فیصلہ سازی، جوابدہی اور نتائج پر مبنی نگرانی کے کلچر کو فروغ دینا ہے۔ جموں، اودھم پور، سری نگر، بارہمولہ ( جے یو ایس بی آر ایل ) ریل لنک کا ایک اہم مثال کے طور پر حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے نوٹ کیا کہ اس منصوبے پر کام 1995 میں شروع ہوا تھا لیکن متعدد چیلنجوں کی وجہ سے تقریباً 25 سالوں تک محدود پیش رفت دیکھی گئی، جس میں دشوار گزار علاقے، حصول اراضی کے مسائل، جنگلات کی منظوری اور سیکورٹی سے متعلق رکاوٹیں شامل ہیں۔ انہوں نے وضاحت کی کہ پراگتی کے تحت پروجیکٹ کا جائزہ لینے کے بعد، اہم منظوریوں اور قانونی منظوریوں میں تیزی لائی گئی اور طویل عرصے سے زیر التواء رکاوٹوں کو مستقل بین وزارتی اور بین ایجنسی کوآرڈینیشن کے ذریعے حل کیا گیا۔ نیہا جلالی نے مزید مشاہدہ کیا کہ اس مربوط اور فعال نقطہ نظر کے نتیجے میں بالآخر پراجیکٹ کی تکمیل ہوئی، جس سے وادی کشمیر میں آل ویدر ریل کنیکٹیویٹی ممکن ہوئی اور خطے کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں ایک اہم سنگ میل ثابت ہوا۔ یہ پریس کانفرنس 31 دسمبر 2025 کو نئی دہلی میں وزیر اعظم نریندر مودی کی زیر صدارت 50 ویں پرگتی میٹنگ کے پس منظر میں منعقد کی گئی تھی۔ میٹنگ کے دوران، وزیر اعظم نے پرگتی کو کوآپریٹو فیڈرلزم کا ایک موثر ماڈل بتایا، جہاں مرکز اور ریاستیں ایک ٹیم کے طور پر کام کرتی ہیں اور وزارتیں اور محکمے مسائل کو حل کرنے کے لیے خاموشی سے آگے بڑھتے ہیں۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ اپنے قیام کے بعد سے، حکومت ہند کے تقریباً 500 سکریٹریوں اور ریاستوں کے چیف سکریٹریوں نے پرگتی میٹنگوں میں شرکت کی ہے، اور ان کی شرکت، عزم، اور زمینی سطح پر سمجھ بوجھ کے لیے ان کا شکریہ ادا کیا، جس نے پرگتی کو جائزے کے طریقہ کار سے ایک حقیقی مسئلہ حل کرنے کے پلیٹ فارم میں تبدیل کرنے میں مدد کی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ترقی یافتہ بھارت 2047 ایک قومی عزم اور ایک مقررہ ہدف دونوں ہے، اور یہ کہ پرگتی اس وژن کو حاصل کرنے میں ایک طاقتور سرعت کے طور پر کام کرتی ہے۔ انہوں نے ریاستوں کو مزید حوصلہ افزائی کی کہ وہ اسی طرح کے PRAGATI جیسے میکانزم کو ادارہ جاتی بنائیں، خاص طور پر سماجی شعبے کے لیے، چیف سکریٹری کی سطح پر۔ کمشنر سکریٹری، محکمہ اطلاعات ایم راجو؛ ڈائریکٹر محکمہ اطلاعات و تعلقات عامہ، جموں و کشمیر نتیش راجورا اور جوائنٹ ڈائریکٹر انفارمیشن دیپک دوبے اس موقع پر موجود تھے۔

## دھلی دھماکہ کیس

کے طور پر قائم کی ہے جو پلوامہ ضلع سے تعلق رکھتا ہے اور فرید آباد کی الفلاح یونیورسٹی میں جنرل میڈیسن ڈیپارٹمنٹ میں اسسٹنٹ پروفیسر تھا۔ انسداد دہشت گردی ایجنسی نے نبی کی ایک اور گاڑی بھی قبضے میں لے لی ہے۔ کیس میں ثبوت کے لیے گاڑی کی جانچ کی جا رہی ہے، جس میں NIA نے اب تک 73 گواہوں سے پوچھ گچھ کی ہے، جن میں قومی راجدھانی کو ہلا کر رکھ دینے والے دھماکے میں زخمی ہونے والے بھی شامل ہیں۔ دہلی پولیس، جموں و کشمیر پولیس، ہریانہ پولیس، اتر پردیش پولیس اور مختلف بہن ایجنسیوں کے ساتھ قریبی تال میل میں کام کرتے ہوئے، NIA تمام ریاستوں میں اپنی تحقیقات جاری رکھے ہوئے ہے۔

## مرکزی وزیر بجلی نے

بعد ازاں کشتواڑ پہنچ کر انہوں نے رتلے ہائیڈرو الیکٹرک پروجیکٹ کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے ڈیم کنکریٹنگ کاموں کے سنگ بنیاد کی رسم ادا کی اور منصوبے کی بروقت اور مؤثر تکمیل کے لیے ٹیم کی حوصلہ افزائی کی۔ اپنے دورے کے دوسرے دن وزیر منوہر لال نے پکل ڈول پاور اسٹیشن کا تفصیلی جائزہ لیا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری ایک پیغام میں انہوں نے بتایا کہ معائنے کے دوران پروجیکٹ کی کارروائیوں، حفاظتی انتظامات، پیداواری صلاحیت اور تکنیکی امور کا باریک بینی سے جائزہ لیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ 'پکل ڈول منصوبہ خطے کی توانائی کے بنیادی ڈھانچے کا ایک اہم اور مستقبل ساز پروجیکٹ ہے جو آنے والے برسوں میں جموں و کشمیر کی ہمہ جہت ترقی میں کلیدی کردار ادا کرے گا۔' اس سے قبل وزیر نے ڈول ہستی پاور اسٹیشن کا بھی دورہ کیا تھا جہاں انہوں نے سکریٹری پاور پنکج اگروال کے ہمراہ شجرکاری مہم میں حصہ لیا۔ وزارتِ بجلی کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ وزیر نے 624 میگاواٹ کیرو اور 540 میگاواٹ کوار منصوبوں کے سربراہان اور کنٹریکٹروں کے ساتھ مفصل جائزہ میٹنگ کی۔ انہوں نے ہدایت دی کہ پکل ڈول اور کیرو پروجیکٹس کو دسمبر 2026 تک اور کوار پروجیکٹ کو مارچ 2028 تک مکمل طور پر شروع کیا جائے۔ مرکزی وزیر نے اس بات پر زور دیا کہ ان پروجیکٹوں کی تکمیل سے جموں و کشمیر کو خاطر خواہ فائدہ پہنچے گا اور ملک کی مجموعی توانائی کی سلامتی میں تعاون ہوگا۔ جموں و کشمیر میں ہندوستان کے ہائیڈرو الیکٹرک پراجیکٹس پر پاکستان کے بار بار اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے، کھٹر نے انہیں محض بیان بازی قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا، اور کہا کہ اس طرح کے بیانات کا اب کوئی تعلق نہیں ہے، خاص طور پر جب ہندوستان نے سرحد پار سے جاری دہشت گردی کے تناظر میں سندھ آبی معاہدے پر نظر ثانی کے بارے میں سخت موقف اختیار کیا ہے۔ کھٹر نے کہا' پاکستان کے بیانات کا کوئی مطلب نہیں ہے۔ وزیر اعظم پہلے ہی واضح کر چکے ہیں کہ سندھ طاس معاہدے کا مسلسل دہشت گردی کے تناظر میں جائزہ لیا گیا ہے'۔

## ہم کھیلوں کی طاقت

قیادت پیدا کریں گے جو عالمی ٹورنامنٹس میں جنرل زیڈ ایتھلیٹس کے عروج کو فروغ دیں گے، انہوں نے مزید کہا کہ لیفٹیننٹ گورنر نے کھلاڑیوں سے مطالبہ کیا کہ وہ 'ایک بھارت شریشٹھ بھارت' کے برانڈ ایمبیسیڈر کے طور پر کام کریں اور دیو کی گرمجوشی اور انمول ثقافت کو اپنے اپنے علاقوں کے ساتھ بانٹیں۔" کھیلو انڈیا بیچ گیمز صرف تمغے جیتنے کے بارے میں نہیں ہیں؛ یہ ہندوستان کی 'سافٹ پاور' کو پیش کرنے اور دنیا کے سامنے ہماری ساحلی سیاحت کی صلاحیت کو ظاہر کرنے کا ایک پلیٹ فارم ہیں، "لیفٹیننٹ گورنر نے کہا۔ انہوں نے کہا کہ بیچ گیمز ہمیں ماحولیاتی پائیداری اور ہمارے ساحلی ماحولیاتی نظام کے تحفظ کے حوالے سے ہماری مشترکہ ذمہ داری کی یاد دلاتا ہے۔ " کھیل ذات، مذہب اور علاقے سے بالاتر ہو کر لوگوں کو متحد کرتے ہیں۔ آیئے ہم اتحاد کی طاقت کے ذریعے ان کھیلوں کو کامیاب بنائیں اور ہندوستان کو عالمی سطح کی کھیلوں کی طاقت بنانے کے لیے کام کریں، "لیفٹیننٹ گورنر نے کہا۔ لیفٹیننٹ گورنر نے شری پرفل پٹیل، ایڈمنسٹریٹر، دادرا اور نگر حویلی اور دمن اور دیو کے یوٹی اور مرکز کے زیر انتظام علاقے کے لوگوں کو 2024 میں ہندوستان کے پہلے ملٹی اسپورٹ بیچ گیمز اور 2025 میں کھیلو انڈیا بیچ گیمز کے افتتاحی ایڈیشن کی کامیابی کے ساتھ میزبانی کرنے پر مبارکباد دی۔ 2026 ایڈیشن افتتاحی کھیلوں کی تاریخی کامیابی کے بعد ہے۔ اگلے پانچ دنوں میں، 31 ریاستوں اور UTs کے 1,300 سے زیادہ کھلاڑی آٹھ مضامین (6 مسابقتی اور 2 مظاہرے) میں حصہ لیں گے جن میں بیچ ساکر، بیچ والی بال، بیچ سیپک ٹاکرا، بیچ کبڈی، بیچ پینک سیلاٹ، اور کھلے پانی میں تیراکی بطور مقابلہ اور بیچ کے طور پر بیچ اور ملکھمب کے طور پر۔ افتتاحی تقریب میں کھیلوں کی نامور شخصیات، اعلیٰ حکام، زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے سرکردہ شہریوں، کھیلوں کے شائقین اور نوجوانوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

## 86 فیصد بارشوں کی

چلہ کلان کے 16 دنوں میں خاطر خواہ برف باری اور بارش نہ ہونے کے باعث آنے والے موسم گرما میں زراعت اور پینے کیلئے پانی کی فراہمی کے حوالے سے بڑے خدشات پائے جاتے ہیں۔ جے این ایس کے مطابق حالیہ دنوں کے دوران بالائی علاقوں میں ہلکی سے درمیانی درجے کی برف باری اور کچھ نچلے علاقوں میں ہلکی پھلکی بارش ہونے کے بعد اب پوری کشمیر وادی میں موسم عمومی طور پر خشک ہے جبکہ موسمیاتی ماہرین نے 20 جنوری تک موسم میں کسی بڑی تبدیلی کو خارج از امکان قرار دیا ہے۔ رات کے درجہ حرارت میں مسلسل تنزلی کے چلتے دن کو چلنے والی یخ بستہ برفانی ہوا؟ ں نے عام لوگوں کی مشکلات بڑھا دی ہیں۔ موسمیاتی مرکز سری نگر کے مطابق اتوار اور پیر کی درمیانی رات برف سے ڈھکے سیاحتی مقام گلمرگ میں پارہ منفی 8.8 ڈگری سینٹی گریڈ تک گر گیا اور یہ سرد ترین مقام رہا۔ موسمیاتی مرکز سری نگر نے بتایا کہ اتوار اور پیر کی درمیانی رات سری نگر میں کم سے کم درجہ حرارت منفی 3.6، قاضی گنڈ میں منفی 2.0، پہلگام میں منفی 4.8، گلمرگ میں منفی 8.8، کپواڑہ میں منفی 1.8، کوکرناگ میں منفی 1.2، پامپور میں منفی 2.5، اونتی پورہ میں منفی 3.2، بڈگام میں منفی 3.5، اننت ناگ میں منفی 3.2، بانڈی پورہ میں منفی 1.3، پلوامہ میں منفی 4.2)، پلوامہ میں منفی 4.2، رفیع آباد سمیت دیگر مقامات پر منفی 3.5 درجہ حرارت کا مشاہدہ کیا گیا۔ بارہمولہ میں نسبتاً زیادہ درجہ حرارت منفی 0.7 ڈگری، جب کہ کوکرناگ، گاندربل اور سونمرگ کے اعداد و شمار دستیاب نہیں تھے۔ دریں اثنا موسمیاتی مرکز سری نگر نے تازہ موسم کاری میں بتایا کہ 5 اور 6 جنوری کو موسم جزوی طور پر ابر آلود رہنے کے بیچ شمالی اور وسطی کشمیر کے الگ تھلگ اونچے علاقوں پر ہلکی برفباری کا امکان ہے۔ 7 سے 15 جنوری تک موسم جزوی طور پر ابر آلود رہنے کے بعد 16 سے 18 جنوری تک بھی موسم خشک رہنے کا امکان ہے جبکہ 19 اور 20 جنوری کو بھی موسم جزوی طور پر ابر آلود رہنے کے بیچ برف و باراں کی توقع نہیں ہے۔ موسمیاتی مرکز سری نگر نے مزید بتایا کہ 10 جنوری تک کم از کم درجہ حرارت میں 2 سے 3 ڈگری کی نمایاں کمی اور اس کے بعد ایک سے 2 ڈگری تک بڑھنے کا امکان ہے۔ موسمیاتی مرکز سری نگر نے ساتھ ہی کہا کہ اگلے 2 دنوں کے دوران جموں ڈویژن کے میدانی علاقوں میں درمیانی دھند جاری رہنے کا امکان ہے۔

## اساتذہ ایک

محکمہ تعلیم کے دیگر سینئر افسران اور بڑی تعداد میں اساتذہ موجود تھے۔ وزیر تعلیم نے اساتذہ کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اساتذہ کو ترقی پسند معاشرے کی تعمیر کے حقیقی معمار قرار دیا اور کہا کہ ان کی خدمات صرف کلاس روم اور نصابی کتابوں تک محدود نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا، "ذمہ دار شہریوں کی تربیت اور معاشرے کے اخلاقی و فکری تانے بانے کو مضبوط بنانے میں اساتذہ فیصلہ کن کردار ادا کرتے ہیں۔" وزیر موصوفہ نے اساتذہ پر زور دیا کہ وہ بدلتے ہوئے تعلیمی چیلنجوں کے مطابق خود کو ہم آہنگ کریں اور نوجوان نسل کی امنگوں کو پورا کرنے کے لئے جدید تدریسی طریقے اپنائیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مسلسل پیشہ ورانہ ترقی اور اقدار پر مبنی تعلیم وقت کے تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ رہنے کے لئے ضروری ہے۔ انہوں نے تعلیمی شعبے میں اساتذہ کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ کی دور اندیش قیادت میں رہبر تعلیم ( آر ای ٹی) سکیم متعارف کرنے کا انقلابی قدم اٹھایا گیا جس نے جموں و کشمیر میں سکولی تعلیمی شعبے کی صورت حال بدل کر رکھ دی۔ انہوں نے مزید کہا کہ رہبر تعلیم سکیم کی بدولت دور دراز علاقوں کے وہ طلباء جو تعلیم کے لئے شہروں کا رُخ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے، اپنے ہی علاقوں میں تعلیم حاصل کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ معاشرے میں اساتذہ کی خدمات کا اعتراف کیا جانا چاہیے اور اس بات کی نشاندہی کی کہ بڑی تعداد میں آئی اے ایس، آئی پی ایس اور جے کے اے ایس افسران سرکاری سکولوں کے تعلیم یافتہ ہیں جس کا سہرا ان کے اساتذہ کو جاتا ہے۔ وزیر سکینہ ایتو نے استاد اور طالب علم کے تعلقات میں اصلاح اور استحکام کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ باہمی احترام، اعتماد اور افہام و تفہیم کو تمام تعلیمی اداروں کی بنیاد ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیمی اداروں میں اُستاد اور طلباء تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے کچھ مثبت اصلاحات شروع کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے تعلیمی شعبے میں بہتری کے لئے حکومت کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے یقین دلایا کہ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کی قیادت میں حکومت کی طرف سے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے، تدریسی معیار کو بلند کرنے اور جموں و کشمیر کے تعلیمی اداروں میں ہمہ جہت تعلیم کو فروغ دینے کے لئے مسلسل کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اس موقعہ پر ڈائریکٹر سکولی تعلیم جموں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ ایک برس کے دوران حکومت نے تعلیمی شعبے کی ترقی کے لئے انتھک محنت کی ہے بالخصوص تعلیمی سیشن میں تبدیلی، سنیارٹی لسٹوں کی بروقت اپڈیٹ، ڈی پی سی کے انعقاد و دیگر متعلقہ مسائل کو حل کیا گیا ہے جبکہ کچھ امور حکومت کے زیر غور ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ تعلیمی شعبے کی بہتری کے لئے حکومت کی جانب سے مختلف اصلاحاتی اقدامات عمل میں لائے جا رہے ہیں جس سے جموں و کشمیر میں تعلیمی معیار میں نمایاں بہتری آئے گی۔ اس موقعہ پر مختلف اساتذہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور حکومت بالخصوص وزیر تعلیم کی جانب سے تعلیمی شعبے میں اُٹھائے گئے انقلابی اقدامات کو سراہا۔ انہوں نے تعلیمی سیشن میں تبدیلی، سی پی ڈبلیوز کی باقاعدگی، طویل عرصے سے زیر التواء سکولوں میں پرنسپلوں اور دیگر اساتذہ کی تعیناتی، سکولوں میں نصابی کتابوں کی دستیابی، سنیارٹی لسٹوں کی بروقت اپڈیٹ اور تمام سطحوں پر ڈی پی سی کے باقاعدہ انعقاد جیسے فیصلوں پر وزیر تعلیم کا شکریہ ادا کیا۔ اساتذہ نے اس موقعہ پر وزیر موصوفہ کو چند مطالبات بھی گوش گزار کئے جن میں ریٹائرمنٹ کے وقت لیو سیلری کی فراہمی، پرانی پنشن سکیم (او پی ایس) کی بحالی، مردم شماری، سروے اور دیگر محکموں میں غیر تدریسی ذمہ داریوں سے اساتذہ کو واپس بلانا اور بڈے میل سکیم کے واجبات کی بروقت ادائیگی شامل ہیں۔ وزیر تعلیم سکینہ ایتو نے محکمہ سماجی بہبود کی مستفید خواتین میں سلائی مشینیں بھی تقسیم کیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے قومی سطح کے مختلف کھیلوں کے مقابلوں اور تعلیمی سرگرمیوں میں نمایاں اور شاندار کارکردگی دکھانے والے سکولی بچوں میں سائیکلیں بھی تقسیم کیں۔

## آپریشن سندور

ذریعے این سی سی داریہ میں تبدیل ہوگئے۔ نائب صدر نے کہا ''گزشتہ سال، ہماری مسلح افواج نے ملک کا سر فخر سے بلند کیا کیونکہ انہوں نے آپریشن سندور کو کامیابی سے انجام دے کر دنیا کے سامنے ہندوستان کے عزم کا مظاہرہ کیا''۔ انہوں نے زور دے کر کہا ''آپریشن سندور ملک کی عزت، خود مختاری اور اس کے شہریوں کے تحفظ کے لیے ہندوستانی مسلح افواج کے غیر متزلزل عزم کی ایک طاقتور علامت تھا''۔ نائب صدر رادھا کرشنن نے پیر کو این سی سی کے یوم جمہوریہ کیمپ کا باضابطہ افتتاح کیا جس کا اختتام 28 جنوری کو پی ایم ریلی کے ساتھ ہوگا۔ اپنے خطاب میں، انہوں نے کیڈٹس کو ''یوم جمہوریہ کیمپ میں نہ صرف شرکت کرنے والے، بلکہ ایک نئے ہندوستان کے سفیر'' کے طور پر بیان کیا جو 2047 تک ایک آتم نیر بھر اور مضبوط ہندوستان، ایک وکست بھارت بنانے میں اپنا حصہ ڈالیں گے۔

## ہندوستانی شہری ایران

خانے کی ویب سائٹ اور سوشل میڈیا ہینڈلز کو بھی دیکھتے رہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ رہائشی ویزوں پر ایران میں مقیم ہندوستانی شہریوں کو بھی مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ ہندوستانی سفارت خانے میں رجسٹر ہوں، اگر انہوں نے پہلے ہی ایسا نہیں کیا ہے۔

## یوم جمہوریہ کی تقریبات

کرایہ داروں کی تصدیق سے متعلق رہنما اصولوں پر سختی سے عمل کریں اور پولیس کے ساتھ مکمل تعاون کریں۔

## کسی نے سرحدوں کی

کہ اگر کوئی ہماری سرحدوں کی طرف آنکھ اٹھانے کی ہمت کرے گا، تو کوسٹ گارڈ انہیں دوبارہ ایسا کرنے کی کسی بھی حالت میں نہیں چھوڑے گا''۔ وزیر دفاع نے کہا کہ 'سمندر پرتاپ' کی کمیشننگ ملک کے عظیم سمندری وژن سے منسلک ہے، جو اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ سمندری وسائل کسی ایک قوم کی ملکیت نہیں ہیں بلکہ انسانیت کی مشترکہ میراث ہیں۔ انہوں نے کہا ''جب کوئی ورثہ مشترک ہوتا ہے تو اس کے تحفظ کی ذمہ داری بھی مشترکہ ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان آج امن، استحکام اور ماحولیاتی ذمہ داری کے اصولوں سے رہنمائی کرتے ہوئے عالمی سطح پر مضبوطی سے کھڑا ہے۔'' ہندوستان کو ایک ذمہ دار بحری طاقت کے طور پر سراہتے ہوئے وزیر دفاع نے کہا کہ؛ ''ایک ایسے وقت میں جب دنیا عالمی سمندری غیر یقینی کے دور سے گزر رہی ہے، ہندوستان نے بارہا ثابت کیا ہے کہ وہ نہ صرف اپنے مفادات کا تحفظ کرتا ہے بلکہ پورے ہند بحرالکاہل خطے میں امن اور استحکام کو یقینی بناتا ہے۔ ایک ساتھ آگے بڑھنے کا یہ جامع نقطہ نظر ہندوستان کو ایک ذمہ دار سمندری طاقت بناتا ہے''۔ انہوں نے کہا ''ہمیں بحری نظم و نسق کے میدان میں اصولوں کو وضع کرنا چاہیے، صلاحیت سازی کے اقدامات کو مضبوط کرنا چاہیے اور تعاون پر مبنی فریم ورک کو آگے بڑھانا چاہیے۔ ہندوستانی کوسٹ گارڈ کو چاہیے کہ وہ اپنے آپریشنل اصولوں، ادارہ جاتی طریقوں اور تکنیکی اختراعات کو ایسے معیارات تک بلند کرے کہ ان کے بہترین طریقوں کی دنیا بھر میں پیروی کی جائے۔'' انہوں نے کہا ''گزشتہ چند سالوں میں، ہندوستانی کوسٹ گارڈ نے اپنے آپ کو ایک علاقائی معیار کے سیٹر کے طور پر قائم کیا ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ اس کردار کو مزید بلندیوں تک لے جایا جائے اور عالمی قیادت کی طرف فیصلہ کن طور پر آگے بڑھے۔''

## گرو گوبند سنگھ

بارہمولہ، کرناہ، پلوامہ، شوپیان ترال اور اننت ناگ خاص طور قابل ذکر ہے جہاں بڑی بڑی تقریبات کا انعقاد ہوا۔ کشمیر نیوز سروس کے مطابق پیر کے روز وادی بھر میں گرو پرو پرکاش اتسو مذہبی جوش و خروش اور عقیدت کے ساتھ منایا گیا۔ اس سلسلے میں جنوبی کشمیر کے سب سے بڑے گوردوارہ پلوامہ کے شادی مرگ علاقے میں منعقد ہوا جہاں عقیدت مند بڑی تعداد میں جمع ہوئے اور گرو گوبند سنگھ کا یوم پیدائش منایا۔ گوردوارہ چٹی پادشاہی شادی مرگ پلوامہ میں تقریبات کے دوران دعائیں اور کیرتن پیش کیے گئے اور گرو کی تعلیمات پر روشنی ڈالی گئی، نیز امن، ہم آہنگی اور ترقی کے لیے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ گوردوارہ برادری نے گوردوارہ آنے والے تمام زائرین اور عقیدت مندوں کے لیے لنگر کا انتظام کیا۔ ضلع انتظامیہ پلوامہ اور پولس انتظامیہ پلوامہ نے گوردوارہ چٹی پادشاہی شادی مرگ پلوامہ میں پرامن تقریبات کے لیے تمام ضروری انتظامات کیے گئے۔ ادھر ترال کے سیموہ، چھتر گام، کنگہ لورہ، سیموہ، کھاسی پورہ ہفو سمیت تمام سکھ آبادی والے علاقوں میں اس دن کو مذہبی جوش و جذبت کے ساتھ منایا گیا۔

## یوٹی میں منتخب

کو جدید اور طلبہ کو معیاری تعلیم فراہم کرنے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے، خاص طور پر دور دراز اور دیہی علاقوں میں"۔ جموں و کشمیر میں منتخب حکومت کی جانب سے اس سے قبل بھی ایل جی انتظامیہ اور ان کے مابین 'پاور شیئرنگ' پر اتفاق نہ ہونے کے سبب ایک دوسرے پر الزامات عائد کیے جا رہے ہیں۔ ایل جی منوج سنہا کا دعویٰ ہے کہ وہ آئین اور قانون کے مطابق دیے گئے اختیارات اور حدود میں ہی کام کر رہے ہیں جبکہ عمر عبداللہ اور ان کی حکومت کے وزراء حتی کہ ایم ایل اے صاحبان بھی ایل جی پر 'بے جا مداخلت' کے الزامات عائد کرتے رہتے ہیں۔

## سیکورٹی خدشات کے

ورچیول پرائیویٹ نیٹ ورک کے غیر محدود استعمال سے عوامی تحفظ، سائبر سیکورٹی، اور حساس ڈیٹا کے تحفظ کو سنگین خطرات لاحق ہوتے ہیں، جس سے وسیع تر عوامی مفاد میں فوری احتیاطی تدابیر اختیار کرنا ضروری ہے۔ تاہم، حکم نامہ واضح کرتا ہے کہ متعلقہ کا اطلاق نیشنل انفارمیٹکس سینٹر کے ذریعے کام کرنے والے سرکاری محکموں کے مجاز استعمال پر نہیں ہوگا۔ چونکہ تمام متعلقہ افراد کو انفرادی نوٹس بھیجنا نا قابل عمل سمجھا گیا تھا، اس لیے یہ حکم یک طرفہ طور پر جاری کیا گیا ہے۔ انتظامیہ نے ہدایت کی ہے کہ اس حکم کی ضلعی ویب سائٹ، سرکردہ اخبارات کے ذریعے اور ضلع مجسٹریٹ، سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سری نگر، سری نگر ایسٹ اور ویسٹ کے سب ڈویژنل مجسٹریٹس اور تمام تحصیلداروں کے دفاتر کے نوٹس بورڈز پر کاپیاں چسپاں کر کے اس کی وسیع پیمانے پر تشہیر کی جائے۔ سری نگر کے سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ حکم پر سختی سے عمل درآمد کو یقینی بنائیں۔

## ستیش شرما نے

انصاف، بہادری اور انسانیت کی خدمت کے اصولوں کیلئے وقف تھی۔ انہوں نے کہا کہ گرو گوبند سنگھ جی کا بے خوفی، مساوات اور راستبازی کیلئے اٹل عہد کا پیغام دنیا بھر میں لاکھوں لوگوں کیلئے راستہ روشن کرتا رہتا ہے۔ مسٹر ستیش شرما نے کہا کہ گرو گوبند سنگھ جی نے نہ صرف معاشرے کیلئے مضبوط روحانی اور اخلاقی بنیاد تشکیل دی بلکہ لوگوں کو ناانصافی اور ظلم کے خلاف کھڑا ہونے کی طاقت بھی دی۔ انہوں نے معاشرے کے تمام طبقات سے، خاص طور پر نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ گرو کی تعلیمات سے الہام حاصل کریں اور نظم و ضبط، دیانتداری، رحم اور بے غرض خدمت کے اقدار کو اپنی روز مرہ زندگی میں شامل کریں۔ وزیر موصوف نے قوم کیلئے سکھ کمیونٹی کی غیر معمولی خدمات کا بھی اعتراف کیا اور کہا کہ ان کی قربانی، وطن پرستی اور خدمت کی میراث بھارت کے تانے بانے میں گہرے طور پر پیوست ہے۔ چاند بیوی کور گوردوارہ اور دیگر گوردواروں کے دوروں کے دوران مسٹر ستیش شرما نے سکھ کمیونٹی کے ارکان اور مذہبی رہنماؤں سے ملاقات کی اور مقدس پرکاش پرب پر گرمجوشی سے مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے حکومت کی اٹل عہد کی تصدیق کی کہ عظیم روحانی رہنماؤں جیسے سری گرو گوبند سنگھ جی کی تعلیمات سے متاثر ہو کر شمولیت، باہمی احترام اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے اصولوں کو برقرار رکھا جائے گا۔

## وادی کشمیر میں آگ

گیا۔ اسی طرح سے انہوں نے کہا کہ احمد آباد، شیخ محلہ، ڈی ایچ پورہ، کولگام میں آگ سے ایک دو منزلہ رہائشی مکان خاکستر ہو گیا جبکہ گجر بستی، شیخ پورہ، اننت ناگ کے شیڈ میں آگ لگنے کا واقعہ رونما ہوا۔ انہوں نے مزید کہا کہ درمحلہ، آاورہ، کپواڑہ: ایک دو منزلہ رہائشی مکان آگ کی لپیٹ میں آئی جس کے نتیجے میں اس کو نقصان پہنچ گیا۔ اسی دوران سرینگر کے لل دید اسپتال کے قریب بندھ کے نزدیک آگ لگنے کی ایک واقعہ میں تین منزلہ مکان کے ایک کمرہ کو نقصان پہنچ گیا۔ ڈپٹی ڈائریکٹر فائر اینڈ ایمر جنسی سروس نے تصدیق کی کہ تین منزلہ رہائشی مکان کا ایک کمرہ آگ میں ملوث تھا۔ انہوں نے کہا کہ فائر سروس کے عملے کی بروقت کارروائی نے آگ کو مزید پھیلنے سے روک دیا اور اب صورتحال مکمل طور پر قابو میں ہے۔

## شکار گاہ ترال

ہرن کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، اس کا سائنسی نام Cervus-hanglu,hanglu ہے۔ تحفظ کی حیثیت: پرجاتیوں کو بین الاقوامی یونین فار کنزرویشن آف نیچر ( IUCN ) کی ریڈلسٹ کے ذریعہ شدید خطرے سے دوچار کے طور پر درجہ بندی کیا گیا ہے اور انڈین وائلڈ لائف (تحفظ) ایکٹ 1972 کے شیڈول 1: کے تحت درج کیا گیا ہے، جو اسے اعلیٰ ترین قانونی تحفظ فراہم کرتا ہے۔ بنیادی رہائش گاہ: برصغیر پاک و ہند میں ہنگول کی واحد قابل عمل آبادی بنیادی طور پر سرینگر کے مضافات میں محفوظ داچیگام نیشنل پارک میں پائی جاتی ہے، جس کے چند چھوٹے گروہ ترال وائلڈ لائف سینکچری جیسے علاقوں سے جڑے ہوئے نظر آتے ہیں۔ مردم شماری کی فریکوئنسی: محکمہ جنگلی حیات کے تحفظ، جموں و کشمیر کے ذریعہ ہر دو سال بعد آبادی کی مردم شماری کی جاتی ہے، جس میں اکثر وائلڈ لائف انسٹی ٹیوٹ آف انڈیا اور وائلڈ لائف SOS جیسے تحفظاتی اداروں کی شمولیت ہوتی ہے۔ آبادی میں اضافے کی وجہ تحفظ کے پروگراموں کی ایک حد ہے، بشمول رہائش گاہ کی حفاظت، غیر قانونی شکار کے خلاف اقدامات، اور تحقیقی اقدامات۔ ادھر کشمیر میں ہرن جسے یہاں ہانگل کہا جاتا ہے کی تعداد میں ہوشربا اضافہ درج کیا گیا ہے اور اب سرکاری طور پر اس بات کی تصدیق کی گئی ہے کہ ہانگلوں کی تعداد میں اضافہ درج کیا جا رہا ہے۔ وادی کے مشہور ہانگل بریڈنگ سینٹر میں موجود ہانگلوں کی تعداد 323 تک پہنچ گئی ہے جو کہ محکمہ جنگلی حیات کے مسلسل کوششوں کا عکاس ہے۔ اس خبر سے وادی کشمیر میں ماہرین ماحولیات اور عام لوگوں کے اندر زبردست خوشی کا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ سب ضلع ترال میں جہاں ہانگل بریڈنگ سینٹر شکارگاہ کے موقع پر موجود ہے، میں عام لوگوں نے زبردست خوشی کا اظہار کیا ہے۔ مقامی لوگوں نے ای ٹی وی بھارت کو بتایا کہ کشمیر کے قومی جانور ہانگل کی تعداد بڑھ جانا واقعی ایک خوش آئند بات ہے اور اس سے کشمیر کے ماحولیاتی نظام پر بھی مثبت اثرات پڑیں گے۔ ماہرین جنگلی حیات اور ماحولیات کا کہنا ہے کہ کشمیری ہانگلوں کی تعداد بڑھ جانا یہاں کے فطری نظام میں ایک اہم سنگ میل ہے۔ مقامی لوگوں نے بتایا کہ شکارگاہ ایک تاریخی سیاحتی مقام رہا ہے جہاں مہاراجہ ہری سنگھ شکار کرنے کے لیے آتے تھے۔ اس دوران وائلڈ لائف وارڈن جنوبی کشمیر سہیل احمد نے بتایا کہ اس میگا پروجیکٹ میں ہانگلوں کی تعداد بڑھ جانا ہمارے محکمہ کی ایک شاندار کامیابی ہے اور محکمہ نایاب کشمیری ہرن کی تعداد بڑھانے کے لیے تمام تر انتظامات کریں گے۔

## وزیر اعظم کی

جانے والے بیانات سے وادی کشمیر کے لوگ بھی مشکوک بن گئے ہیں اور انہیں شک کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے لیڈران ملک کی سہولیات استعمال کرتے ہیں اور گیت پاکستان کے گاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پی ڈی پی کی شہزادی التجا مفتی بی بنائی کھیر کھانا چاہتی ہے اور ہندو تا کو جموں و کشمیر میں نہ چلنے کی دھمکیاں دے رہی ہیں جس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ پی ڈی پی ملک مخالف سرگرمیوں کیلئے اپنی خدمات انجام دے رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف سیاحت کو فروغ دینے اور سیاحوں کو لبھانے کے دعوے کئے جا رہے ہیں اور دوسری جانب ہندوؤں کو ڈرانے اور دھمکانے کی کارروائیاں بھی عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ بی جے پی ترجمان نے کہا کہ 1990 میں فاروق عبداللہ کی سرکار نے کشمیری پنڈتوں کے انخلاء کو روکنے کیلئے اقدامات نہیں اٹھائے یہی وجہ ہے کہ کشمیری پنڈت در در کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔

## شوپیان پولیس نے

کر لیے۔ متاثرہ شخص کا بھائی عمر مقبول پولیس اسٹیشن زینہ پورہ میں ایف آئی آر نمبر 108/2025 کے تحت این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعات 8/20 کے سلسلے میں قانونی طور پر گرفتار تھا۔ اس صورتحال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ملزم نے جھوٹا دعویٰ کیا کہ وہ اپنے اثر و رسوخ کے ذریعے رہائی کا بندوبست کرا سکتا ہے۔ شکایت ملتے ہی پولیس اسٹیشن شوپیاں نے ایف آئی آر نمبر 03/2026 کے تحت درج کر کے تحقیقات شروع کی۔ ابتدائی کارروائی کے دوران پولیس نے ملزم سے 1.50 لاکھ روپے برآمد کیے ہیں جبکہ باقی رقم کی ریکوری کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ پولیس نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ایسے افراد سے ہوشیار رہیں جو سرکاری اختیارات یا اثر و رسوخ کے جھوٹے دعوے کرتے ہیں یا کسی غیر قانونی مدد کا لالچ دیتے ہیں۔

## ایم ایل اے اوڑی

خصوصی شریک ہوئے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر صدام نے اوڑی سب ڈویژن کے غریب اور مستحق خاندانوں سے تعلق رکھنے والے ہونہار طلبہ کے لیے ایک بڑے اقدام کا اعلان کیا اور اسکے سرینگر برانچ میں گیارہویں اور بارہویں جماعت کے لیے 10 مفت داخلوں کی پیشکش کی۔ اس اعلان کا طلبہ، والدین اور مقامی عوام کی جانب سے بھرپور خیر مقدم کیا گیا۔ ایم ایل اے اوڑی ڈاکٹر سجاد شفیع اوڑی نے بونیار میں اسکے جونیئر برانچ کے قیام پر اسکے انتظامیہ کی ستائش کرتے ہوئے اسے اس دور افتادہ علاقے کے طلبہ کو معیاری تعلیم اور مسابقتی کوچنگ کے ذریعے بااختیار بنانے کی جانب ایک دور اندیش قدم قرار دیا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ یہ ادارہ قومی سطح پر تعلیمی اور پیشہ ورانہ مقابلوں کے لیے طلبہ کو تیار کرنے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ ڈاکٹر سجاد شفیع نے غریب اور مستحق طلبہ کے لیے مفت کوچنگ کی فراخدلانہ پیشکش پر ڈاکٹر صدام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ایسے اقدامات تعلیمی خلا کو پُر کرتے اور خطے کے باصلاحیت نوجوانوں کو مساوی مواقع فراہم کرنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔ اسکے جونیئر بونیار برانچ کا افتتاح پوری سب ڈویژن کی تعلیمی بنیادوں کو مضبوط بنانے اور طلبہ کے لیے کامیابی کے نئے راستے کھولنے کی جانب ایک اہم سنگ میل قرار دیا جا رہا ہے۔

## جموں میں منشیات فروش

شناخت بچے متراولد راجو متراساکن مکان نمبر 404 جواہر نگر، نروال پین جموں کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس ترجمان نے بتایا کہ اس ضمن میں پولیس اسٹیشن ستواری میں این ڈی پی ایس ایکٹ کے متعلقہ دفعات اور آرمز ایکٹ 4/25 کے تحت زیر ایف آئی آر نمبر 6/2026 ایک مقدمہ درج کیا گیا اور مزید تحقیقات شروع کی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ جموں پولیس منشیات کے خاتمے کے لئے پرعزم ہے۔

## ضلعی عدالیہ

جس میں انہوں نے اپنی رہائش سانبہ ضلع درج کی۔ بلویندر کمار کا نام سیریل نمبر 623 پر ویواوکس کے لیے شارٹ لسٹ ہوا اور 16 جولائی 2019 کو بارہمولہ کے پرنسپل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج (انٹرویو کمیٹی کے چیئرمین) کے سامنے طلب کیے گئے، مگر دستاویز کی جانچ کے دوران بارہمولہ کی رہائش نہ ہونے پر انہیں انٹرویو سے روک دیا گیا۔ دلبرداشتہ، کمار نے ہائی کورٹ کا رخ کیا جس میں انہوں نے متنازع شق منسوخ کرنے اور بھرتی عمل میں شرکت کی اجازت اور میرٹ کی بنیاد پر تقرری کی درخواست کی۔ ریسپانڈنٹس میں جموں و کشمیر یونین ٹیریٹری کے کمشنر سیکریٹری قانون، انصاف و پارلیمانی امور، سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے سیکریٹری، ہائی کورٹ رجسٹرار جنرل، چیف جسٹس کے پرنسپل سیکریٹری اور بارہمولہ کے پرنسپل ڈسٹرکٹ جج شامل تھے۔ ہائی کورٹ انتظامیہ نے مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ کمار کو اہلیت شرط کا علم تھا اس لیے استثنیٰ کا سہارا لے سکتے ہیں۔ بینچ نے استثنیٰ کا دلائل مسترد کرتے ہوئے کہا کہ بھرتی عمل میں شرکت غیر آئینی شرائط کی قبولیت نہیں بنتی۔ درخواست منظور کرتے ہوئے عدالت نے اشتہار کی شق a (i) 1 کو آئین کے مخالف قرار دیا اور ریسپانڈنٹس کو ہدایت دی کہ بلویندر کمار کا بارہمولہ آرڈرلی شیڈولڈ کاسٹ پوسٹ کے لیے دوبارہ انٹرویو لیکر غور کریں۔ جج کے مطابق اگر امیدوار میرٹ پر سب سے قابل ترین ثابت ہوتے ہیں تو تقرری کا حکم جاری کیا جائے۔

## جموں و کشمیر سریکلچرل

تک فائدہ براہ راست پہنچانے کے اقدامات زیر بحث رہے۔ کانفرنس کی خاص جھلک نئی علم پر مبنی اشاعتوں کا اجرا تھا، جن میں جموں و کشمیر کی سیریکلچر میگزین اور ایک کافی ٹیبل بک شامل ہیں۔ ان اشاعتوں کا اجرا ڈائریکٹر جنرل سیریکلچر جموں و کشمیر جناب اعجاز احمد بٹ کی موجودگی میں عمل میں آیا۔ اپنے خطاب میں جناب اعجاز احمد بھٹ نے جموں و کشمیر کے سیریکلچر شعبے کا تفصیلی جائزہ پیش کیا اور کہا کہ محکمہ ریشم کے کیڑوں کی پرورش کرنے والوں اور کسانوں تک معتبر معلومات پہنچانے کے لیے متعدد اقدامات کر رہا ہے۔ انہوں نے صلاحیت سازی، جدید ٹیکنالوجی کے استعمال اور موثر توسیعی خدمات کے ذریعے ایک مضبوط اور کسان دوست ویلیو چین قائم کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ سنٹرل سلک بورڈ کے ممبر سکریٹری جناب پی۔ سیوا کمار آئی ایف ایس نے ملک بھر میں سیریکلچر صنعت کے فروغ اور پائیدار ترقی کے لیے مکمل تعاون کا یقین دلایا اور بائی وولٹائن سیریکلچر کو مزید مضبوط بنانے پر زور دیا تاکہ معیار و پیداوار بہتر ہو سکے۔ سکریٹری ٹیکسٹائل محترمہ نیلم شامی راؤ نے اپنے خطاب میں ویلیو ایڈیشن، اختراع اور تنوع کو لازمی قرار دیتے ہوئے کہا کہ سیریکلچر محکموں کو جدید تقاضوں کے مطابق کیڈر ریویو کرنا چاہیے۔ انہوں نے ریشم کے ضمنی مصنوعات کے طبی استعمال کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ آئندہ برسوں میں سیریکلچر اسٹارٹ اپس کی حوصلہ افزائی کے لیے 100 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ کانفرنس میں اعلیٰ سرکاری و نجی اداروں نے جدید تکنیک اور بہترین پریکٹسز پیش کیں تاکہ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں آزمودہ ٹیکنالوجیز کو فروغ دیا جا سکے۔ مقررین نے ریشم کی جانچ کی سہولیات، بیج پیداوار کے لیے معیاری خوراک، بیماریوں کے موثر کنٹرول، کوکون کاٹنے والی مشینوں کی فراہمی اور انسانی وسائل کی ضروریات پوری کرنے پر زور دیا۔ اجلاس میں جے جوان، جے کسان اور میرا ریشم، میرا فخر جیسے آؤٹ ریچ پروگراموں کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا گیا۔ جدید ٹیکنالوجی کے استعمال، سائنسی پرورش کے طریقوں، ہدفی مداخلتوں اور مطالعاتی دوروں کے ذریعے سیکھنے اور اختراع کے فروغ کو ناگزیر قرار دیا گیا۔ کانفرنس کے اختتام پر تمام شرکاء نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ملک میں ریشم کے شعبے کی جامع ترقی کے لیے مشترکہ کوششیں جاری رکھی جائیں گے

## پلوامہ میں بڑی

اور 287 کے تحت درج کیا گیا۔ پولیس نے معاملے کی تفتیش شروع کر دی ہے اور فیول کے منبع، اس کے اصل مقام ترسیل اور اس غیر قانونی سرگرمی میں ملوث دیگر افراد کی نشاندہی کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ پلوامہ پولیس نے واضح کیا ہے کہ عوامی جان و مال کو خطرے میں ڈالنے والی سرگرمیوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی جاری رہے گی۔ پولیس نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ تعاون جاری رکھیں اور کسی بھی مشکوک یا غیر قانونی سرگرمی کی اطلاع فوری طور پر نزدیکی تھانے کو دیں۔

## پونچھ کے منکوٹ

اسے ہاتھ نہ لگائیں اور فوراً پولیس یا قریبی کیمپ کو اطلاع دیں تاکہ بروقت کارروائی کی جا سکے۔

## چلہ کلان کے ایام

پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا ''حکومت اکثر دعویٰ کرتی ہے کہ جل جیون مشن جیسی اسکیموں کے تحت ہر گھر کو پینے کا پانی فراہم کیا گیا ہے، لیکن ناصر پورہ میں زمینی حقیقت اب بھی سنگین ہے۔ جل شکتی کہاں ہے؟ ہمارے پاس صاف پانی کی ایک بوند بھی نہیں ہے۔ ہم پینے کے صاف پانی کے بنیادی حق سے بھی محروم ہیں۔'' نمائندے کے مطابق احتجاج کے باعث ٹریفک میں عارضی خلل پڑا، جس کے بعد جموں و کشمیر پولیس کے اہلکاروں نے موقع پر پہنچ کر گاڑیوں کی معمول کی نقل و حرکت کو بحال کیا۔ مکینوں نے خبردار کیا کہ اگر حکام نے فوری کارروائی نہ کی تو وہ آنے والے دنوں میں اپنے احتجاج کو تیز کرنے پر مجبور ہوں گے۔

## عوامی خدمات

زمینی سطح پر عوام سے براہ راست رابطہ قائم رکھا ہے، چاہے وہ گلی محلے ہوں، دیہات ہوں یا قصبے۔ عوامی رابطہ ہمارا امتیاز ہے اور یہی نیشنل کانفرنس کی اصل شناخت بھی ہے۔ شوکت میر نے مزید کہا کہ نیشنل کانفرنس کی سیاست کا بنیادی محور ہمیشہ سے عوامی فلاح رہی ہے۔ تعلیم، صحت، روزگار، سڑکوں اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی، سماجی انصاف غرض ہر شعبے میں پارٹی نے عوام دوست پالیسیاں اختیار کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس نے کبھی اقتدار کو مقصد نہیں بنایا بلکہ اسے عوام کی خدمت کا ذریعہ سمجھا ہے۔

## 19 آر آر کیمپ

یہ رائفلز کیمپ میں ہوئی۔ پرگت سنگھ کا تعلق پنجاب کے امرتسر سے تھا اور وہ سنہ 2015 میں فوج میں شامل ہوئے تھے۔ سرینگر میں قائم فوج کی چنار کور نے فوجی کی موت پر تعزیت اور اہل خانہ کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا۔ چنار کور نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس (سابق ٹوئٹر) پر جاری اپنے پیغام میں بہادر فوجی کے انتقال پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے سوگوار خاندان سے دلی تعزیت کی۔ بیان میں کہا گیا کہ اس غم کی گھڑی میں چنار کور مرحوم کے اہل خانہ کے ساتھ یکجہتی کے ساتھ کھڑی ہے۔

## جشن مولود

بعد ساحل فیاض نے نعت رسول مقبولؐ پیش کر کے حاضرین کو محظوظ کیا۔ بعد میں محمد عباس، محسن علی اور احمد رضا نے حضرت علیؑ کی شان میں عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہوئے منقبت پیش کیں۔ اس موقعے پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مہمان خصوصی بشیر دادا نے حضرت علیؑ کی حیات مبارکہ پر روشنی ڈالتے ہوئے عدل، شجاعت، علم اور رحم دلی کو انسانیت کے لیے مشعل راہ قرار دیا اور اس بابرکت محفل کے انعقاد پر احساس فاؤنڈیشن کی کاوشوں کو سراہا۔ تقریب کے مہمان ذی وقار ریاض مسرور نے موجودہ دور میں حضرت علیؑ کی تعلیمات کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے سچائی، دیانت داری اور ظلم کے خلاف ڈٹ جانے کا پیغام دیا۔ مولانا حمید اعمی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے حضرت علیؑ کے روحانی مقام و مرتبے پر مفصل روشنی ڈالی اور نوجوان نسل کو صبر، حکمت اور خدمت خلق کا راستہ اپنانے کی تلقین کی۔ تقریب پر محفل منقبت کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں معروف شاعر سید عباس جوہر، سہیل احمد (راجا صاحب)، سید علی مسرور اور سید مہدی رضا نے اپنے منقبت کے ذریعے مولائے کائنات کی شجاعت، فضائل اور روحانی عظمت بیان کی جس سے محفل میں ادبی رنگ بھر گیا۔ احساس فاؤنڈیشن کے نائب چیئرمین برہان نظیر نے اپنے خطاب میں کہا کہ حضرت علیؑ صرف بہادری کی علامت نہیں بلکہ علم، عاجزی اور سماجی انصاف کا کامل نمونہ ہیں۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ احساس فاؤنڈیشن، اہل بیتؑ کی تعلیمات سے رہنمائی لیتے ہوئے انسانیت، اتحاد اور باہمی محبت کے فروغ کے لیے اپنی خدمات جاری رکھے گی۔ اس موقع پر نائب چیئرمین نے میڈیا لائن ایڈورٹائزنگ ایجنسی کا بطور پرنٹنگ پارٹنر شکریہ ادا کیا، جبکہ لیوڈی امور، عرش کوچنگ انسٹی چیوٹ، بلیو بیری ہالیڈیز اور کشمیر بلیٹن کو معاون اداروں کے طور پر سراہا۔ اس کے علاوہ 21 مائلز کیفے کا بھی خصوصی شکریہ ادا کیا گیا جنہوں نے مقام فراہم کر کے بھرپور تعاون کیا۔ احساس فاؤنڈیشن نے سمران پرائیویٹ لمیٹڈ کے ڈائریکٹر فائزان محمد کا بھی خصوصی شکریہ ادا کیا جو ہمیشہ احساس فاؤنڈیشن کی سماجی و فلاحی سرگرمیوں میں بھرپور تعاون کرتے رہتے ہیں۔ تقریب کے اختتام پر امن، بھائی چارے اور خوشحالی کی اجتماعی دعا کی گئی۔ شرکاء نے احساس فاؤنڈیشن کی جانب سے ولادت مولائے کائنات حضرت علیؑ کے موقع پر اس بامقصد اور باوقار محفل کے انعقاد کو سراہا۔

# سڈنی ٹیسٹ: جوروٹ کی شاندار سنچری، جواب میں آسٹریلیا کا مضبوط آغاز

سڈنی، 5 جنوری (یو این آئی) ایشز سیریز کے پانچویں اور آخری ٹیسٹ کے دوسرے دن انگلینڈ کی ٹیم اپنی پہلی اننگز میں 384 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی، جس کے جواب میں آسٹریلیا نے کھیل کے اختتام تک 2 وکٹوں کے نقصان پر 166 رنز بنا لیے ہیں۔ آسٹریلیا کو انگلینڈ کی پہلی اننگز کا خسارہ ختم کرنے کے لیے مزید 218 رنز درکار ہیں۔ انگلینڈ نے دوسرے دن کے کھیل کا آغاز 211 رنز 3 کھلاڑی آؤٹ سے کیا۔ اسٹار بیٹر جوروٹ نے اپنی فارم کو برقرار رکھتے ہوئے شاندار بلے بازی کی اور اپنے ٹیسٹ کیریئر کی 41 ویں سنچری مکمل کی۔ انہوں نے 242 گیندوں پر 15 چوکوں کی مدد سے 160 رنز کی اننگز کھیلی۔ ہیری بروک 84 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ جیمی اسمتھ 46 رنز کی مفید اننگز کھیلی اور بین اسٹوکس بدقسمتی سے صفر پر آؤٹ ہو گئے۔ آسٹریلیا کی جانب سے مائیکل نیسر سب سے کامیاب بالر رہے جنہوں نے 4 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا، جبکہ مچل اسٹارک اور اسکاٹ بولینڈ نے دو دو وکٹیں حاصل کیں۔ انگلینڈ کے 384 رنز کے تعاقب میں آسٹریلیا کے اوپنرز ٹریوس ہیڈ اور جیک ویدرلڈ نے 57 رنز کا آغاز فراہم کیا۔ انگلینڈ کے کپتان بین اسٹوکس نے بہترین بالنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے آسٹریلیا کی دونوں وکٹیں حاصل کیں۔ انہوں نے پہلے جیک ویدرلڈ (21) اور پھر مارنس لیبوشین (48) کو پویلین کی راہ دکھائی۔ دوسرے دن کے اختتام پر ٹریوس ہیڈ 91 رنز پر ناٹ آؤٹ اور مائیکل نیسر 1 رن بنا کر موجود تھے۔

## ٹینس کی دنیا میں ہلچل، نواک جوکووچ کا اپنی ہی بنائی ہوئی ایسوسی ایشن سے علیحدگی کا اعلان

لندن، 5 جنوری (یو این آئی) ٹینس کے عالمی نمبر ون اور 24 گرینڈ سلیم خطابات کے مالک نواک جوکووچ نے پروفیشنل ٹینس پلیئرز ایسوسی ایشن (PTPA) سے مکمل طور پر علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ سربین ٹینس اسٹار، جو اس تنظیم کے بانیوں میں شامل تھے، کے اس فیصلے نے عالمی ٹینس حلقوں میں نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ نواک جوکووچ نے سوشل میڈیا پر جاری اپنے ایک بیان میں واضح کیا کہ یہ فیصلہ انہوں نے اچانک نہیں بلکہ انتہائی گہرے غور و فکر کے بعد کیا ہے۔ انہوں نے تنظیم کی کارکردگی پر تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے کہا "میں نے شفافیت، گورننس اور جس طرح میری آواز اور میرے امیج (Image) کو پیش کیا جا رہا تھا، اس پر شدید تحفظات کے باعث خود کو اس ایسوسی ایشن سے الگ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جوکووچ کا کہنا تھا کہ اب ان کا پورا فوکس اپنی ٹینس فیملی اور کھیل کی بہتری کے لیے مثبت کردار ادا کرنے پر ہوگا۔ انہوں نے دیگر کھلاڑیوں کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار تو کیا لیکن ساتھ ہی یہ واضح کر دیا کہ "ان کی جانب سے یہ باب اب ہمیشہ کے لیے بند ہو چکا ہے۔" یاد رہے کہ نواک جوکووچ نے چند سال قبل اس ایسوسی ایشن کی بنیاد اس مقصد کے لیے رکھی تھی کہ انفرادی کھلاڑیوں کو بطور 'آزاد کنٹریکٹرز' ایک مؤثر آواز دی جا سکے۔ کھلاڑیوں کی فلاح و بہبود اور میچوں کے مشکل شیڈول پر آواز اٹھائی جائے۔ مینز اور ویمنز ٹورز سمیت انٹرنیشنل ٹینس فیڈریشن جیسے بڑے اداروں کے سامنے کھلاڑیوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔ سربین اسٹار کی علیحدگی کو اس تنظیم کے لیے ایک بڑا دھچکا قرار دیا جا رہا ہے، کیونکہ وہ اس پلیٹ فارم کا سب سے بڑا اور بااثر چہرہ تھے۔

## مستفیض الرحمان کا آئی پی ایل سے اخراج: بنگلہ دیش نے آئی پی ایل کی نشریات پر پابندی لگا دی

ڈھاکہ، 5 جنوری (یو این آئی) بنگلہ دیشی اسٹار فاسٹ بولر مستفیض الرحمان کو انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) سے نکالے جانے کے تنازع نے شدت اختیار کر لی ہے۔ بنگلہ دیشی حکومت نے ردعمل کے طور پر ملک بھر میں آئی پی ایل کے 2026ء سیزن کی ٹیلی کاسٹ پر غیر معینہ مدت کے لیے پابندی عائد کر دی ہے۔ یہ بحران اس وقت پیدا ہوا جب ہندوستانی کرکٹ بورڈ نے کولکتہ نائٹ رائیڈرز (کے کے آر) کو ہدایت جاری کی کہ وہ بنگلہ دیشی فاسٹ بولر مستفیض الرحمان کو اپنے اسکواڈ سے ریلیز کر دیں۔ مبینہ طور پر یہ فیصلہ بنگلہ دیش میں اقلیتوں کے حوالے سے جاری سیاسی کشیدگی اور تنازعات کے پس منظر میں کیا گیا ہے، جس نے اب کھیلوں کے میدان کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ بنگلہ دیشی حکومت نے آئی پی ایل کی نشریات روکنے کا غیر معمولی حکم نامہ جاری کرتے ہوئے کہا ہے، "بی سی سی آئی کی جانب سے مستفیض الرحمان جیسے قومی اسٹار کو آئی پی ایل سے باہر کرنے کے فیصلے نے بنگلہ دیش کے عوام کو شدید دکھ اور غم پہنچایا ہے۔ ان حالات میں اگلے نوٹس تک آئی پی ایل کے تمام میچز اور پروگراموں کی نشریات فوری طور پر روک دی جائیں۔ مستفیض الرحمان، جو بنگلہ دیش میں ایک 'آئیکون' کی حیثیت رکھتے ہیں، کے کے آر کے لیے کلیدی کھلاڑی تصور کیے جا رہے تھے، لیکن ان کے اخراج نے دونوں ممالک کے کرکٹ بورڈز کے درمیان خلیج کو مزید گہرا کر دیا ہے۔

## انجری کے بعد سندھو کا کم بیک، ملیشیا اوپن 2026 میں ہندوستان کی قیادت کریں گی

کوالالمپور، 5 جنوری (یو این آئی) دو بار کی اولمپک میڈلسٹ پی وی سندھو کل سے شروع ہونے والے ملیشیا اوپن 2026 میں ہندوستانی چیلنج کی قیادت کریں گی۔ کوالالمپور کے اسٹیڈیم ایکسیاٹا ایرینا میں منعقد ہونے والا یہ سیزن کا پہلا ٹورنامنٹ ایک ٹاپ ٹیر BWF سپر 1000 ایونٹ ہے، جو سندھو کے لیے انجری سے بھرپور گزشتہ سیزن کے بعد ایک نئی شروعات ثابت ہوگا۔ 30 سالہ ہندوستانی اسٹار ستمبر 2025ء میں چائنا ماسٹرز کے کوارٹر فائنل میں شکست کے بعد سے بی ڈبلیو ایف ورلڈ ٹور سے باہر تھیں۔ پاؤں کی انجری کے باعث انہوں نے 2025ء کے بقیہ تمام ٹورنامنٹس سے نام واپس لے لیا تھا۔ سندھو نے آخری بار دسمبر 2024ء میں سید مودی انٹرنیشنل کا خطاب جیتا تھا، اور اب وہ ایک بار پھر اپنی فارم بحال کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔ کل سے شروع ہونے والے اس ٹورنامنٹ میں خواتین سنگلز میں بھارت کی جانب سے مالویکا بنسوڑ اور انمتی ہڈا بھی مقابلے میں شامل ہوں گی۔ مردوں کے سنگلز مقابلوں میں پیرس 2024 اولمپکس کے سیمی فائنلسٹ لکشیہ سین اور آیوش شیٹی ہندوستانی امیدوں کو آگے بڑھائیں گے۔ دونوں کھلاڑیوں نے گزشتہ برس کامیابیاں حاصل کی تھیں، جہاں لکشیہ سین نے آسٹریلین اوپن سپر 500 اور آیوش شیٹی نے یو ایس اوپن سپر 300 کا خطاب جیتا تھا، تاہم ان کا سیزن اتار چڑھاؤ کا شکار رہا اور کئی مرتبہ ابتدائی راؤنڈ میں ہی باہر ہونا پڑا۔ مردوں کے ڈبلز میں ہندوستان کی قیادت دو بار کے عالمی چیمپئن شپ کے کانسہ کے تمغہ یافتہ جوڑی چراغ شیٹی اور ساتوک سائراج رنکی ریڈی کریں گے۔ خواتین ڈبلز میں ٹریسا جولی اور گایتری گوپی چند ہندوستان کی نمائندگی کریں گی، جو گزشتہ ماہ سید مودی انٹرنیشنل میں اپنا خطاب برقرار رکھنے کے بعد اس ٹورنامنٹ میں شرکت کر رہی ہیں۔

## آئی ایل ٹی 20 فائنل: نسیم شاہ اور پولارڈ کے درمیان لفظی جنگ

### پاکستانی فاسٹ بولر نے ادھار چکا دیا

دبئی، 5 جنوری (یو این آئی) دبئی انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم میں کھیلے گئے آئی ایل ٹی 20 کے سنسنی خیز فائنل میں جہاں کھلاڑیوں نے شاندار کھیل پیش کیا، وہیں میدان میں جذبات بھی عروج پر رہے۔ ڈیزرٹ وائپرز کے پاکستانی فاسٹ بولر نسیم شاہ اور ایم آئی ایمریٹس کے تجربہ کار کپتان کیرون پولارڈ کے درمیان تلخ جملوں کے تبادلے نے میچ کا درجہ حرارت بڑھا دیا۔ یہ واقعہ ایم آئی ایمریٹس کی اننگز کے 11 ویں اوور میں پیش آیا۔ نسیم شاہ کی ایک گیند کو پولارڈ نے ڈیفنس کیا، جس کے بعد نسیم شاہ نے گیند اٹھائی اور مسکراتے ہوئے پولارڈ کی جانب دیکھا۔ ویسٹ انڈین اسٹار کیرون پولارڈ نے اس مسکراہٹ پر جارحانہ ردعمل دیا، جس کے بعد دونوں کھلاڑیوں کے درمیان جملوں کا تبادلہ شروع ہو گیا۔ صورتحال اس وقت کشیدہ ہو گئی جب دونوں کرکٹرز ایک دوسرے کے بالکل قریب آ گئے۔ پولارڈ غصے میں لال پیلے نظر آئے جبکہ نوجوان نسیم شاہ نے بھی پیچھے ہٹنے کے بجائے بھرپور جواب دیا۔ آخرکار امپائرز اور فیلڈر جیسن رائے نے بیچ بچاؤ کرا کے معاملہ رفع دفع کیا۔ نسیم شاہ نے اس تلخی کا بہترین جواب اپنی بالنگ سے دیا۔ انہوں نے 16 ویں اوور کی پہلی ہی گیند پر کیرون پولارڈ کو آؤٹ کر کے اپنی ٹیم کی فتح یقینی بنا دی۔ پولارڈ 28 رنز بنا کر پویلین لوٹ گئے اور نسیم شاہ نے انہیں آؤٹ کر کے گویا میدان میں ہی ادھار چکا دیا۔ فائنل میچ میں ڈیزرٹ وائپرز نے ایم آئی ایمریٹس کو 46 رنز سے شکست دے کر اپنی تاریخ کا پہلا آئی ایل ٹی 20 ٹائٹل جیت لیا۔

## وجے ہزارے ٹرافی: شاردول ٹھاکر زخمی، شریاس ایئر ممبئی ٹیم کے نئے کپتان مقرر

ممبئی 5 جنوری (یو این آئی) ممبئی کرکٹ ایسوسی ایشن نے اسٹار بلے باز شریاس ایئر کو وجے ہزارے ٹرافی کے بقیہ لیگ میچوں کے لیے ممبئی کی سینئر مینز ٹیم کا کپتان مقرر کر دیا ہے۔ وہ زخمی فاسٹ بولر شاردول ٹھاکر کی جگہ یہ ذمہ داری سنبھالیں گے۔ شریاس ایئر کی کپتانی اور ٹیم میں شمولیت ان کی فٹنس سے مشروط ہے۔ یاد رہے کہ ایئر گزشتہ اکتوبر میں آسٹریلیا کے خلاف سڈنی ون ڈے میں کیچ لینے کی کوشش کے دوران زخمی ہو گئے تھے اور تقریباً تین ماہ بعد وہ مسابقتی کرکٹ میں واپسی کر رہے ہیں۔ ایئر کو 11 جنوری سے شروع ہونے والی نیوزی لینڈ کے خلاف تین ون ڈے میچوں کی سیریز کے لیے ہندوستانی ٹیم میں شامل کیا گیا ہے، تاہم ان کی شرکت بی سی سی آئی کے 'سینٹر آف ایکسی لینس' سے ملنے والے فٹنس کلیئرنس پر منحصر ہے۔ اگر ایئر کو انٹرنیشنل کرکٹ کے لیے فٹ قرار دے دیا جاتا ہے، تو وہ ہندوستانی ٹیم جوائن کر لیں گے اور ممبئی ایسوسی ایشن کو ٹورنامنٹ کے ناک آؤٹ مرحلے کے لیے نیا کپتان چننا ہوگا۔ ایم سی اے کے سیکریٹری اُمیش کھانولکر کا کہنا ہے کہ ایئر ہماچل پردیش اور پنجاب کے خلاف شیڈول بقیہ دو لیگ میچوں میں ٹیم کی قیادت کریں گے۔ ممبئی اس وقت گروپ سی میں دوسرے نمبر پر ہے اور اگلے مرحلے (ناک آؤٹ) میں پہنچنے کے لیے مضبوط پوزیشن میں ہے۔

## ڈیزرٹ وائپرز کی تاریخی کامیابی، پہلی بار آئی ایل ٹی 20 چیمپئن

دبئی، 5 جنوری (یو این آئی) ڈیزرٹ وائپرز نے دبئی انٹرنیشنل اسٹیڈیم میں کھیلے گئے فائنل میں ایم آئی ایمریٹس کو 46 رنز سے شکست دے کر اپنی تاریخ کا پہلا ڈی پی ورلڈ آئی ایل ٹی 20 ٹائٹل اپنے نام کر لیا۔ اس فیصلہ کن معرکے میں کپتان سیم کرن کی آل راؤنڈر کارکردگی اور نسیم شاہ کی تباہ کن بالنگ نے وائپرز کی فتح میں کلیدی کردار ادا کیا۔ فائنل میں وائپرز کے کپتان سیم کرن نے شاندار قیادت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ناقابل شکست 74 رنز کی اننگز کھیلی۔ انہوں نے 51 گیندوں پر آٹھ چوکے اور دو چھکے لگائے اور ٹیم کو 20 اوورز میں 4 وکٹوں کے نقصان پر 182 رنز کے مضبوط اسکور تک پہنچایا۔ میکس ہولڈن نے 32 گیندوں پر 41 رنز کی عمدہ اننگز کھیلی جبکہ ڈین لارنس نے 15 گیندوں پر تیز رفتار 23 رنز بنا کر اختتامی اوورز میں اسکور کو مزید تقویت دی۔ ہدف کے تعاقب میں ایم آئی ایمریٹس کی بیٹنگ ابتدا ہی سے دباؤ کا شکار رہی۔ نسیم شاہ نے شاندار بولنگ کرتے ہوئے 18 رنز کے عوض 3 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ عثمان طارق (2/20) اور خضیمہ تنویر (2/22) نے بھی مؤثر کردار ادا کیا۔ ڈیوڈ پین نے 18 ویں اوور میں تین کھلاڑیوں کو آؤٹ کر کے ایم آئی ایمریٹس کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ پوری ٹیم 18.3 اوورز میں 136 رنز پر ڈھیر ہو گئی۔ ایم آئی ایمریٹس کی جانب سے شکیب الحسن نے 36 اور کیرون پولارڈ نے 28 رنز بنائے، تاہم ابتدائی وکٹیں جلد گرنے کے باعث ٹیم بڑا ہدف حاصل کرنے میں ناکام رہی۔ میچ سے قبل شاندار آتش بازی اور ڈرون شو نے دبئی کی فضاؤں کو روشن کر دیا، جس سے فائنل کا ماحول مزید یادگار بن گیا۔ اس کامیابی کے ساتھ ڈیزرٹ وائپرز نے 7 لاکھ ڈالر انعامی رقم اور بلیک بیلٹ حاصل کی، جبکہ رنر اپ ایم آئی ایمریٹس کو 3 لاکھ ڈالر دیے گئے۔ سیم کرن نے شاندار آل راؤنڈ کارکردگی کی بدولت ریڈ بیلٹ (بہترین کھلاڑی) اور گرین بیلٹ (بہترین بلے باز) بھی اپنے نام کی۔ انہوں نے ٹورنامنٹ میں 397 رنز اسکور کیے، سات وکٹیں حاصل کیں اور 10 کیچ بھی پکڑے۔ بہترین بالر (وائٹ بیلٹ) وقار سلام خیل (18 وکٹیں)۔ بہترین یو اے ای پلیئر (بلیو بیلٹ) محمد وسیم (مسلسل چوتھی بار)۔ میچ کے بعد گفتگو کرتے ہوئے سیم کرن نے کہا کہ فائنل سے قبل وہ خاصے نروس تھے، تاہم ٹیم کی مستقل مزاجی اور گہرائی نے فرق ڈال دیا۔ دوسری جانب ایم آئی ایمریٹس کے کپتان کیرون پولارڈ نے اعتراف کیا کہ فیلڈنگ میں غلطیوں اور ابتدائی وکٹوں کے نقصان نے میچ کو مشکل بنا دیا۔

## خراب روشنی کے قانون پر کرکٹ آسٹریلیا کے سی ای او کا آئی سی سی سے سخت احتجاج

سڈنی، 5 جنوری (یو این آئی) کرکٹ آسٹریلیا کے چیف ایگزیکٹو آفیسر ٹوڈ گرین برگ نے انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کے خراب روشنی سے متعلق قوانین کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے ان میں فوری تبدیلی کا مطالبہ کر دیا ہے۔ سڈنی ٹیسٹ کے پہلے روز خراب روشنی کے باعث کھیل جلد ختم کیے جانے پر ٹوڈ گرین برگ نے برہمی کا اظہار کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ سڈنی ٹیسٹ کے پہلے دن زیادہ کھیل ہونا چاہیے تھا، ہم تفریح کے کاروبار سے وابستہ ہیں اور میں دنیا کے کسی ایسے کاروبار کے بارے میں نہیں سوچ سکتا جو اپنے شائقین کے سامنے بار بار میدان چھوڑ کر چلا جائے اور انہیں مایوس کرے۔ ٹوڈ گرین برگ نے واضح کیا کہ اگرچہ کھلاڑیوں کی حفاظت اولین ترجیح ہے، لیکن موجودہ دور میں اس کا حل ممکن ہے۔ انہوں نے کہا ہمارے پاس میدانوں میں بلند و بالا لائٹ ٹاورز موجود ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی کی دستیابی کے باوجود کھیل روکنا سمجھ سے باہر ہے۔ ہمیں کوئی ایسا راستہ نکالنا ہوگا کہ خراب روشنی کے باوجود کھلاڑیوں کو گراؤنڈ سے باہر نہ آنا پڑے۔ کرکٹ آسٹریلیا کے سی ای او نے اعلان کیا کہ وہ آسٹریلوی کرکٹ کے پلیٹ فارم کو استعمال کرتے ہوئے آئی سی سی کے قوانین میں مثبت اور ترقی پسند تبدیلی لانے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ واضح رہے کہ ایشز سیریز کے سڈنی ٹیسٹ کے پہلے روز جب کھیل اپنے عروج پر تھا، تو امپائرز نے خراب روشنی کے باعث بلے بازوں کی حفاظت کو جواز بنا کر کھیل وقت سے پہلے ختم کر دیا تھا، جس پر اسٹیڈیم میں موجود ہزاروں شائقین نے بھی سخت مایوسی کا اظہار کیا تھا۔

## یونائیٹڈ کپ: ہیوبرٹ ہرکاچ کی فاتحانہ واپسی

### عالمی نمبر 3 الیگزینڈر زیوریو کو شکست دے دی

سڈنی، 5 جنوری (یو این آئی) پولینڈ کے مایہ ناز ٹینس کھلاڑی ہیوبارٹ ہرکاچ نے سات ماہ تک انجری کے باعث کورٹ سے دور رہنے کے بعد شاندار واپسی کی ہے۔ انہوں نے یونائیٹڈ کپ کے ایک اہم مقابلے میں جرمنی کے عالمی نمبر تین ہیوبرٹ ہرکاچ نے کھیل کے آغاز سے ہی میچ پر اپنی گرفت مضبوط رکھی اور زیوریو جیسے تجربہ کار حریف کو سنبھلنے کا موقع نہ دیا۔ پولش کھلاڑی نے یہ مقابلہ براہ راست سیٹس میں 6-3 اور 6-4 سے جیتا۔ کامیابی کے بعد جذباتی انداز میں گفتگو کرتے ہوئے ہیوبرٹ ہرکاچ نے کہا "مقابلے کی دنیا میں واپس آئے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا ہے۔ سات ماہ کا یہ عرصہ میری ٹیم اور میرے لیے بہت مشکل اور چیلنجنگ تھا، لیکن ان سب نے میرا بھرپور ساتھ دیا۔

## اے ایس بی کلاسک: الیگزینڈرا ایلا اور ایوا جووک کی جوڑی نے وینس ولیمز کو ہرا دیا

آکلینڈ، 5 جنوری (یو این آئی) فلپائن کی الیگزینڈرا ایلا اور امریکہ کی ایوا جووک نے اے ایس بی کلاسک ٹینس ٹورنامنٹ کے ڈبلز مقابلے میں شاندار آغاز کرتے ہوئے سابق عالمی نمبر ون وینس ولیمز اور یوکرین کی ایلینا سویتولینا کی جوڑی کو شکست دے کر سب کو حیران کر دیا۔ خواتین کے ڈبلز راؤنڈ آف 16 میں ہونے والا یہ مقابلہ ایک گھنٹہ 29 منٹ تک جاری رہا۔ نوجوان جوڑی نے تجربہ کار کھلاڑیوں کے خلاف بہترین تال میل کا مظاہرہ کیا: پہلا سیٹ انتہائی دلچسپ رہا جو ٹائی بریکر تک گیا، جہاں ایلا اور جووک نے 7(7-6) سے کامیابی حاصل کی۔ دوسرے سیٹ میں نوجوان جوڑی نے مکمل برتری حاصل کی اور وینس ولیمز و سویتولینا کو سنبھلنے کا موقع نہ دیا اور 6-1 سے سیٹ جیت کر میچ اپنے نام کر لیا۔ فتح کے بعد خوشی کا اظہار کرتے ہوئے الیگزینڈرا ایلا نے کہا" کورٹ پر کھیل کر بہت اچھا لگا۔ سال کا آغاز اس طرح کرنا اور ان دو عظیم کھلاڑیوں (وینس اور سویتولینا) کے ساتھ کورٹ شیئر کرنا میرے لیے خواب سچ ہونے جیسا ہے، جنہیں میں بچپن سے دیکھتی آئی ہوں۔ میں بہت خوش ہوں۔" وینس ولیمز، جو 7 بار کی گرینڈ سلم سنگلز چیمپئن ہیں، کے لیے 2026ء کے سیزن کا یہ آغاز مایوس کن رہا ہے، تاہم شائقین نے ایلا اور جووک کی جارحانہ کھیل کی بھرپور داد دی۔

## افریقہ کپ آف نیشنز: کیمرون نے جنوبی افریقہ کو ہرا دیا

### کوارٹر فائنل میں مراکش سے ٹکر

رباط، مراکش، 5 جنوری (یو این آئی) افریقہ کپ آف نیشنز کے ناک آؤٹ مرحلے میں کیمرون نے جنوبی افریقہ کو 2-1 سے شکست دے کر ٹورنامنٹ کے کوارٹر فائنل میں جگہ بنا لی ہے۔ اب سیمی فائنل تک رسائی کے لیے کیمرون کا مقابلہ میزبان ملک مراکش سے ہوگا۔ رباط کے مدینہ اسٹیڈیم میں کھیلے گئے اس میچ میں کیمرون نے آغاز سے ہی دباؤ برقرار رکھا۔ ب سیمی فائنل تک رسائی کے لیے کیمرون کا مقابلہ میزبان ملک مراکش سے ہوگا۔ رباط کے مدینہ اسٹیڈیم میں کھیلے گئے اس میچ میں کیمرون نے آغاز سے ہی دباؤ برقرار رکھا۔ میچ کے 34 ویں منٹ میں جونیئر شادیو نے گیند کو جال کی راہ دکھا کر کیمرون کو برتری دلائی۔ دوسرے ہاف کے آغاز کے محض دو منٹ بعد لیورکوزن سے وابستہ نوجوان فارورڈ کرسچن کوفانے نے شاندار ہیڈر کے ذریعے برتری کو 2-0 کر دیا۔ میچ کے آخری لمحات 88) ویں منٹ) میں ایویڈنس ملکلو پا نے گول کر کے اسکور 2-1 کر دیا، جس سے میچ میں سنسنی پیدا ہو گئی، تاہم کیمرون نے اعصاب پر قابو رکھتے ہوئے جیت اپنے نام کی۔ کیمرون کے لیے یہ فتح اس لیے بھی اہم ہے کیونکہ ٹورنامنٹ سے قبل ٹیم انتظامیہ میں بڑی تبدیلیاں کی گئی تھیں، جہاں لیجنڈ فٹبالر سیموئل ایٹو نے کوچ مارک برائس کو ہٹا کر ڈیوڈ پگو کو ذمہ داریاں سونپی تھیں۔

## منصور علی خان پٹودی کا 85 واں یوم پیدائش: بی سی سی آئی کا ہندوستانی کرکٹ کے 'ٹائیگر' کو خراجِ عقیدت

نئی دہلی، 5 جنوری (یو این آئی) ہندوستانی کرکٹ بورڈ نے پیر کے روز سابق ٹیسٹ کپتان منصور علی خان پٹودی کو ان کے 85 ویں یوم پیدائش کے موقع پر خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری ایک پیغام میں بی سی سی آئی نے انہیں ٹیم انڈیا کا ایک عظیم لیڈر قرار دیتے ہوئے ان کی خدمات کو یاد کیا۔ 5 جنوری 1941ء کو پیدا ہونے والے منصور علی خان پٹودی، جنہیں کرکٹ کی دنیا میں 'ٹائیگر پٹودی' کے نام سے جانا جاتا ہے، ہندوستانی کرکٹ کی تاریخ کی ایک ایسی شخصیت تھے جنہوں نے نامساعد حالات کے باوجود ہمت نہیں ہاری۔ 1961ء میں انگلینڈ میں ایک کار حادثے کے دوران انہوں نے اپنی دائیں آنکھ کی بینائی کھو دی تھی۔ لیکن محض چھ ماہ بعد وہ نہ صرف انٹرنیشنل کرکٹ میں واپس آئے بلکہ اپنی مہارت سے دنیا کو حیران کر دیا۔ وہ محض 21 سال کی عمر میں ہندوستان کے سب سے کم عمر ٹیسٹ کپتان بنے۔ انہوں نے اپنے کھیلے گئے 46 ٹیسٹ میچز میں سے 40 میں ٹیم کی قیادت کی۔ ان ہی کی قیادت میں ہندوستان نے 1968ء میں نیوزی لینڈ کے خلاف اپنی تاریخ کی پہلی 'اوورسیز' (بیرون ملک) ٹیسٹ سیریز جیتنے کا اعزاز حاصل کیا۔ تاہم ان کی اصل پہچان بے خوف قیادت، خود اعتمادی کے فروغ اور اس دور میں ایک مضبوط اور مقابلہ کرنے والی ہندوستانی ٹیم کی تشکیل تھی، جب بیرونِ ملک کامیابیاں کم ہی دیکھنے کو ملتی تھیں۔ ٹائیگر پٹودی نے ٹیسٹ کرکٹ میں 2,793 رنز بنائے جس میں 6 سنچریاں شامل تھیں۔ ان کے نام ایک منفرد عالمی ریکارڈ بھی ہے، ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ میں نمبر 6 پر بیٹنگ کرتے ہوئے ایک ہی میچ میں سب سے زیادہ گیندیں (554 گیندیں) کھیلنے کا ریکارڈ آج بھی منصور علی خان پٹودی کے پاس ہے۔ کھیل سے ریٹائرمنٹ کے بعد بھی وہ کرکٹ سے جڑے رہے اور طویل عرصے تک آئی پی ایل (IPL) گورننگ کونسل کے چیئرمین کے طور پر خدمات انجام دیں۔ ماہرین کے مطابق ٹائیگر پٹودی کا اصل کارنامہ صرف رنز بنانا نہیں تھا، بلکہ ہندوستانی ٹیم میں یہ یقین پیدا کرنا تھا کہ وہ غیر ملکی میدانوں پر بھی جیت سکتے ہیں۔ پٹودی کے نام ایک منفرد ریکارڈ بھی ہے، وہ ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ میں نمبر چھ پر بیٹنگ کرتے ہوئے ایک اننگز میں سب سے زیادہ 554 گیندوں کا سامنا کرنے والے کھلاڑی ہیں۔

## غنڈہ گردی اور دھونس کی سیاست بند ہونی چاہیئے: چین

### اقوام متحدہ کے چارٹر کے مقاصد اور اصولوں کی پابندی کریں

بیجنگ، 5 جنوری (یو این آئی) چین کے صدر نے یکطرفہ اور دھونس آمیز اقدامات پر تنقید کی ہے اور دنیا راستوں کا احترام کریں، بین الاقوامی قانون، اقوام متحدہ کے چارٹر کے مقاصد اور اصولوں کی پابندی کریں۔ ژن

کے اہم ممالک کو بین الاقوامی قانون کی پابندی کرنے کی ترغیب دی ہے۔ شی جن پنگ نے کہا کہ تمام ممالک کو چاہیے کہ وہ دوسرے ممالک کی عوام کے منتخب کردہ ترقیاتی ہوا نیوز نے رپورٹ کیا کہ انہوں نے یہ بات دارالحکومت بیجنگ میں آئرلینڈ کے وزیر اعظم مائیکل مارٹن سے ملاقات کے دوران کہی۔ چینی رہنما کے یہ بیانات اس وقت سامنے آئے جب امریکہ نے وینزویلا میں صدر مادورو اور خاتون اول کو گرفتار کرتے ہوئے نیویارک لے جایا گیا۔ شی نے کہا کہ ایک ایسی دنیا میں جو تبدیلیوں اور افراتفری سے گھری ہوئی ہے، یکطرفہ اور غنڈہ گردی کے اقدامات بین الاقوامی نظام کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں۔ "امریکہ نے ہفتہ کے روز کاراکاس کے خلاف ایک بڑے پیمانے پر "آپریشن شروع کیا، جس میں صدر نکولس مادورو اور ان کی اہلیہ سیلیا فلورز کو گرفتار کیا گیا جو نیویارک کی عدالت میں فوجداری مقدمات کا سامنا کرنے کے لیے امریکہ میں موجود ہیں۔ نیویارک ٹائمز نے وینزویلا کے حکام کے حوالے سے رپورٹ کیا کہ امریکی کاروائی میں تقریباً 80 افراد ہلاک ہوئے۔ مادورو اور فلورز کو بروکلین کے میٹروپولیٹن ڈیٹینشن سینٹر میں رکھا گیا ہے۔ انہیں امریکی وفاقی الزامات کا سامنا ہے جو منشیات کی اسمگلنگ اور دہشت گرد تنظیموں کے طور پر نامزد گروہوں کے ساتھ مبینہ تعاون سے منسلک ہیں۔

## اگر وینزویلا میں موجود قیادت نے تعاون نہ کیا

### تو امریکہ وہاں دوسری فوجی کارروائی کرسکتا ہے، ٹرمپ

واشنگٹن، 5 جنوری (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ اگر وینزویلا میں موجود قیادت نے تعاون نہ کیا تو امریکہ وہاں دوسری فوجی کارروائی کرسکتا ہے، جبکہ واشنگٹن ملک کو اپنے کنٹرول میں لے کر بعد میں انتخابات کرانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ایئر فورس ون میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ٹرمپ کے بیانات سے لاطینی امریکہ میں مزید امریکی فوجی مداخلت کے امکانات سامنے آئے، جبکہ انہوں نے یہ بھی عندیہ دیا کہ اگر کولمبیا اور میکسیکو امریکہ کو منشیات کی اسمگلنگ کم کرنے میں ناکام رہے تو انہیں بھی فوجی کارروائی کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ ٹرمپ نے کہا کہ آپریشن کولمبیا مجھے اچھا لگتا ہے، ان کا مزید کہنا تھا کہ وینزویلا کا قریبی اتحادی کیوبا خود ہی گرنے کے قریب دکھائی دیتا ہے اور اس کے لیے امریکی فوجی کارروائی کی ضرورت نہیں ہوگی۔ انہوں نے یہ بھی اصرار کیا کہ مادورو کی گرفتاری کے بعد وینزویلا پر امریکہ ہی قابض ہے، تاہم کراکس میں نئی قیادت سے بھی رابطے میں ہے۔ دوسری طرف وینزویلا کی عبوری رہنما ڈیلسی روڈریگز نے بھی کہا ہے کہ وہ ٹرمپ انتظامیہ کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لیے تیار ہیں اور امریکہ کے ساتھ متوازن اور باعزت تعلقات چاہتی ہیں۔ ایئر فورس ون میں صحافیوں کے سوال پر ٹرمپ نے کہا کہ یہ نہ پوچھیں کہ وہاں کون انچارج ہے کیونکہ جواب متنازع ہوگا، بعد ازاں انہوں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم انچارج ہیں۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ یہ کارروائی تیل کے لیے ہے یا حکومت کی تبدیلی کے لیے تو ٹرمپ نے جواب دیا کہ یہ زمین پر امن کے لیے ہے۔ امریکی صدر نے کہا کہ وینزویلا میں انتخابات بعد میں ہوں گے۔ ان کے مطابق امریکا ملک کو چلائے گا، اسے ٹھیک کرے گا اور مناسب وقت پر انتخابات کرائے جائیں گے کیونکہ یہ ایک ٹوٹا ہوا ملک ہے۔ اسی گفتگو میں ٹرمپ نے دیگر امریکی مخالفین پر بھی سخت لہجہ اختیار کیا اور کہا کہ کولمبیا کا رہنما زیادہ عرصہ نہیں چلے گا، کمیونسٹ حکومت کے زیر انتظام کیوبا گرنے کے قریب ہے اور اگر ایران میں مظاہرین کو قتل کیا گیا تو وہاں کی قیادت کو سخت نتائج بھگتنا ہوں گے۔ ٹرمپ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ وہ مادورو حکومت کے باقی حصے کے ساتھ کام کرنے کو تیار ہے، بشرطیکہ واشنگٹن کے اہداف پورے ہوں، جن میں وینزویلا کے وسیع خام تیل کے ذخائر تک امریکی سرمایہ

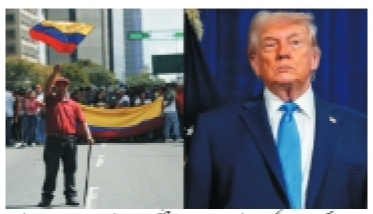

کاری کی رسائی شامل ہے۔ واضح رہے کہ وینزویلا کے صدر نکولس مادورو اس وقت نیویارک کے ایک حراستی مرکز میں قید ہیں اور منشیات کے الزامات پر پیر کے روز عدالت میں پیشی کے منتظر ہیں۔ امریکہ کی جانب سے ان کی گرفتاری نے تیل سے مالا مال اس جنوبی امریکی ملک کے مستقبل کے بارے میں شدید بے یقینی پیدا کر دی ہے۔ مادورو حکومت کے اعلیٰ حکام اب بھی اقتدار میں ہیں اور انہوں نے مادورو اور ان کی اہلیہ سیلیا فلورس کی گرفتاری کو اغوا قرار دیا ہے۔

## ٹرمپ نے ہندوستان کو روسی تیل کی درآمدات پر ٹیرف بڑھانے کی وارننگ دی

### ''مسٹر مودی بہت اچھے انسان ہیں اور وہ جانتے تھے کہ میں ناخوش ہوں''

واشنگٹن، 5 جنوری (یو این آئی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے روس سے تیل کی درآمدات کے معاملے میں ہندستان

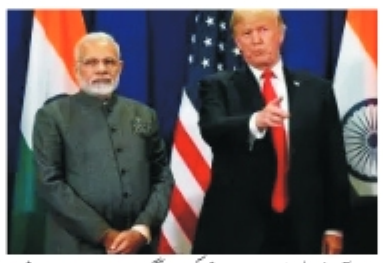

پر درآمدی ٹیرف بڑھانے کی وارننگ دیتے ہوئے اشارہ دیا ہے کہ واشنگٹن اس معاملے میں فوری کارروائی کے لیے تیار ہے اور کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اس معاملے پر ان کی ناراضگی سے واقف ہیں۔ اپنے ہوائی جہاز ایئر فورس ون پر اتوار کو صحافیوں سے بات کرتے ہوئے مسٹر ٹرمپ نے کہا، "مسٹر مودی روس کے ساتھ ہندوستان کی توانائی کی تجارت پر ان کی ناراضگی کے بارے میں جانتے ہیں۔ مسٹر مودی بہت اچھے انسان ہیں اور وہ جانتے تھے کہ میں ناخوش ہوں۔ مجھے مطمئن کرنا ضروری تھا کیونکہ وہ کاروبار کرتے ہیں اور ہم ان پر بہت جلد ٹیرف بڑھا سکتے ہیں۔ یہ انتباہ ایک ایسے وقت میں آیا ہے جب ہندستان اور امریکہ کے درمیان تجارتی مذاکرات جاری ہیں اور امریکہ نے پہلے ہی ہندوستان پر 50 فیصد تعزیری ٹیرف لگا رکھا ہے۔ یہ پیش رفت وینزویلا میں حالیہ امریکی فوجی کارروائی کے بعد سامنے آئی ہے، جس میں صدر نکولس مادورو اور ان کی اہلیہ کو امریکہ نے حراست میں لیا تھا۔ اس پیش رفت نے عالمی تیل کی جغرافیائی سیاست پر دنیا کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ اوپیک کے اعداد و شمار کے مطابق، وینزویلا کے پاس 300 ارب بیرل سے زیادہ کا دنیا کا سب سے بڑا ثابت شدہ تیل کا ذخیرہ ہے، جو عالمی ذخائر کا تقریباً 17 سے 18 فیصد ہے۔ قابل ذکر ہے کہ امریکہ کی جانب سے درآمدی مصنوعات کو دوگنا کر کے 50 فیصد تک کرنے کے بعد سے مسٹر مودی اور مسٹر ٹرمپ کے درمیان تین مرتبہ بات چیت ہوئی ہے۔ اس ٹیرف میں اضافے نے ٹیکسٹائل، کیمیکل اور جھینگے جیسی اشیا کی برآمدات کو متاثر کیا ہے۔

## مظاہرین کی ہلاکتیں، ٹرمپ کی ایران پر بڑے حملے کی دھمکی

واشنگٹن، 5 جنوری (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کو خبردار کیا ہے کہ اگر مظاہروں کے دوران مزید افراد ہلاک ہوئے تو امریکہ ایران کو سخت جواب دے گا۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق ایئر فورس ون میں صحافیوں سے

گفتگو کرتے ہوئے ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ ہم اس صورتحال پر بہت گہری نظر رکھے ہوئے ہیں۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق ایئر فورس ون میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ ہم اس صورتحال پر بہت گہری نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اگر انہوں نے ماضی کی طرح لوگوں کو قتل کرنا شروع کیا تو میرا خیال ہے کہ امریکہ کی جانب سے انہیں بہت سخت ردعمل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ واضح رہے کہ ایران میں یہ مظاہرے مہنگائی اور بڑھتے ہوئے اخراجات زندگی کے خلاف شروع ہوئے، جن کا آغاز 28 دسمبر کو تہران میں دکانداروں کی ہڑتال سے ہوا تھا۔ مظاہرے اب دوسرے ہفتے میں داخل ہو چکے ہیں۔ سرکاری رپورٹس پر مبنی اطلاعات کے مطابق اب تک کم از کم 12 افراد ہلاک ہوچکے ہیں، جن میں سکیورٹی فورسز کے اہلکار بھی شامل ہیں۔ یہ مظاہرے ایران میں 2022-2023 کے بعد سب سے بڑے سمجھے جا رہے ہیں۔ اس سے قبل بھی ایران میں احتجاجی تحریک مہسا امینی کی حراست میں موت کے بعد شروع ہوئی تھی، جنہیں خواتین کے لیے ایران کے سخت لباس ضابطے کی مبینہ خلاف ورزی پر گرفتار کیا گیا تھا۔

## شمالی کوریا کا ہائپرسونک میزائلوں کا تجربہ،

### جاپان و جنوبی کوریا کی مذمت

سیئول، 5 جنوری (یو این آئی) شمالی کوریا نے بیلسٹک میزائلوں کے تجربات کیے یہ میزائل تجربات ایسے وقت میں کیے گئے جب جنوبی کوریا کے صدر اپنے سرکاری

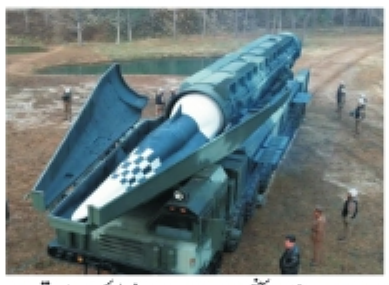

دورے پر چین پہنچ رہے ہیں، جو شمالی کوریا کا قریبی اتحادی سمجھا جاتا ہے۔ جنوبی کوریا کے مطابق شمالی کوریا نے کم از کم دو جدید ترین بیلسٹک میزائل داغے جو سمندر میں جا گرے، فوجی حکام کا کہنا ہے کہ میزائل تقریباً 900 کلومیٹر تک مار کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ دوسری جانب جاپان نے بھی میزائل لانچ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایک میزائل نے 950 کلومیٹر تک پرواز کی جس کی ہم مذمت کرتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق یہ میزائل تجربات چین کو پیغام دینے کی کوشش ہو سکتے ہیں تاکہ جنوبی کوریا کے ساتھ بڑھتے تعلقات کو روکا جا سکے، جبکہ ساتھ ہی امریکہ کی وینزویلا میں حالیہ فوجی کارروائی کے تناظر میں شمالی کوریا یہ تاثر دینا چاہتا ہے کہ وہ ایک مضبوط ایٹمی طاقت ہے۔ جنوبی کوریا اور جاپان نے میزائل تجربات کی شدید مذمت کی ہے، سیئول میں ہنگامی سکیورٹی اجلاس طلب کیا گیا اور شمالی کوریا سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں کی خلاف ورزی کرنے والے اشتعال انگیز اقدامات بند کرے۔

## ڈونلڈ ٹرمپ کی وینزویلا کے بعد گرین لینڈ پر نظریں

### صدر ٹرمپ گرین لینڈ کو دھمکیاں 'دینا بند کریں: وزیر اعظم ڈنمارک

واشنگٹن، 5 جنوری (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے وینزویلا پر چڑھائی کے بعد گرین لینڈ پر نظریں جمادی ہیں۔ امریکی صدر نے دی اٹلانٹک میگزین کو انٹرویو دیتے ہوئے گرین لینڈ پر امریکی قبضے کا ارادہ ظاہر کر دیا ہے، یہ بات نکولس مادورو کو گرفتار کرنے اور یہ کہنے کے بعد سامنے آئی ہے کہ امریکہ اب وینزویلا کو چلائے گا۔ انھوں نے کہا کہ ''ہمیں گرین لینڈ کی واقعی ضرورت ہے، بالکل "اور مزید کہا کہ یہ ڈنمارک کا علاقہ ''روسی اور چینی جہازوں سے گھرا ہوا ہے۔ امریکی دفاع کے لیے گرین لینڈ ضروری ہے۔ "ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ ان کی انتظامیہ کے حکام یہ فیصلہ کریں گے کہ گرین لینڈ کے ساتھ کیا کیا جائے۔ امریکی صدر نے اس

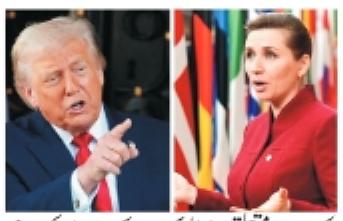

ملک سے متعلق دعویٰ کیا ہے کہ امریکا کو اپنی سلامتی کے لیے اسے اپنے ساتھ ضم کرنا ہوگا۔ ٹیلیگراف کے مطابق نکولس مادورو کو گرفتار کرنے کی مہم نے اس مغربی علاقے میں امریکی فوجی کارروائیوں کے مزید امکانات پر خدشات کو جنم دیا ہے، جسے ٹرمپ انتظامیہ امریکا کے دائرہ اثر کا حصہ سمجھتی ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق گرین لینڈ پر امریکی حملہ بعید از قیاس ہے، کیوں کہ یہ ڈنمارک کا علاقہ امریکہ کے ساتھ نیٹو اتحاد کا حصہ ہے۔ تاہم، نئے سرے سے دی جانے والی دھمکیاں یورپی رہنماؤں کو تشویش میں مبتلا کر سکتی ہیں، خاص طور پر ایسے وقت میں جب امریکا اور یورپ کے درمیان اختلافات بڑھتے جا رہے ہیں۔ ادھر ڈنمارک کی وزیر اعظم میٹے فریڈرکسن نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ گرین لینڈ پر قبضے سے متعلق بیانات اور دھمکیاں دینا بند کریں۔ اپنے بیان میں میٹے فریڈرکسن نے کہا کہ گرین لینڈ پر امریکہ کے قبضے کی بات بالکل بے معنی ہے۔

## ہم ایرانی عوام کے ساتھ شانہ بہ شانہ کھڑے ہیں: نیتن یاہو

تل ابیب، 5 جنوری (یو این آئی) اسرائیل کے وزیر اعظم نیتن یاہو نے ایک اشتعال انگیز بیان میں ایران کے شہریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے کہا ہے کہ "ہم ایرانی عوام کی جدوجہد اور آزادی وانصاف کے لیے ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ "اسرائیلی وزیر اعظم نے اتوار کو کابینہ کے ہفتہ وار اجلاس میں کہا کہ ہم ایک ایسے وقت میں ایرانی عوام کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں جب وہ اپنی قسمت کا فیصلہ خود کر رہے ہیں۔ اس ہفتے اسلامی جمہوریہ ایران کے کئی شہروں میں مظاہروں نے ایک ہلچل مچادی ہے، ایسے میں تہران کے ازلی دشمن اسرائیل کے سربراہ کی جانب سے یہ بیان سامنے آیا ہے، ایرانی حکومت کا کہنا ہے حکومت مخالف مظاہروں میں اسرائیل کا ہاتھ ہے۔ ایران میں مظاہروں سے درمیانے درجے کے اور ایران کے مغرب میں واقع کم از کم 40 مختلف شہر متاثر ہوئے ہیں، سرکاری ایرانی اطلاعات کے مطابق کم از کم 12 افراد بشمول سیکیورٹی فورسز کے ارکان ہلاک ہوئے ہیں۔ ایران میں مظاہرے گزشتہ اتوار کو شروع ہوئے جب دکان داروں نے معاشی خدشات کی بنا پر ہڑتال کی، لیکن اس کے بعد سے ان کا حجم اور دائرہ کار پھیلتا چلا گیا اور

مظاہرین نے سیاسی مطالبات بھی شروع کر دیے۔ اتوار کو نیتن یاہو نے تہران کے جوہری پروگرام پر بھی بات کی اور بتایا کہ انھوں نے اس ہفتے اپنے ڈونلڈ ٹرمپ سے اس پر تبادلہ خیال کیا تھا، "ہم نے جوہری افزودگی کو بالکل ختم کرنے کے مشترکہ موقف کا اعادہ کیا کہ ایران سے 400 کلوگرام افزودہ مواد ہٹایا جائے۔

## ایران اور اسرائیل تحمل سے کام لیں: پوپ لیو کی اپیل

ویٹیکن، 5 جنوری (یو این آئی) امریکہ کے وینزویلا پر حملے کے بعد عیسائیوں کے روحانی پیشوا پوپ لیو کا اہم بیان سامنے آگیا ہے۔ امریکہ نے دو روز قبل وینزویلا پر حملہ کیا اور صدر نکولس مادورو کو اہلیہ سمیت گرفتار کر کے نیویارک منتقل کر دیا گیا۔ امریکہ کی اس کارروائی پر دنیا بھر سے مختلف ردعمل سامنے آ رہا ہے۔ اب عیسائیوں کے روحانی پیشوا پاپ لیو نے بھی اس اہم مسئلے پر بیان جاری کیا ہے اور امریکہ سے وینزویلا کے آزاد رہنے اور وہاں انسانی حقوق کا احترام کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ امریکہ سے تعلق رکھنے والے پہلے عیسائی پیشوا پاپ لیو نے اپنے جاری بیان میں کہا ہے کہ وہ امریکہ کے ہاتھوں وینزویلا کے صدر نکولس مادورو کی ایک دن قبل معزولی کے بعد اس معاملے کی پیش رفت پر نگاہ رکھے ہوئے ہیں۔

## ٹرمپ کی کولمبیا اور کیوبا کو کی دھمکی

### اگلا ہدف کولمبیا کے صدر پیٹرو ہوں گے، کیوبا میں حکومت خود گرے گی

واشنگٹن، 5 جنوری (یو این آئی) امریکی صدر ٹرمپ نے کولمبیا کے صدر گستاو پیٹرو اور میکسیکو کو بھی دھمکی دے دی ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے فلوریڈا سے واپسی پر طیارے میں گفتگو میں کہا کہ اگلا ہدف کولمبیا کے صدر پیٹرو ہوں گے، ان کی کوکین کی فیکٹریاں ہیں جہاں وہ کوکین بناتے ہیں۔ ٹرمپ نے کہا گستاو پیٹرو کوکین کو امریکہ میں فروخت کرتے ہیں، ان کے لیے بہتر ہوگا کہ سمجھ جائیں، ورنہ وہ اگلا نشانہ ہوں گے۔ امریکی صدر نے کہا کہ میکسیکو کو بھی اپنا انتظام درست کرنا ہوگا۔ روئٹرز کے مطابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اتوار کے روز کولمبیا کی حکومت کے خلاف فوجی کارروائی کی دھمکی دی اور صحافیوں سے گفتگو میں کہا کہ ایسی کارروائی مجھے تو اچھی لگتی ہے۔ ٹرمپ نے ایئر فورس ون میں صحافیوں کو بتایا کولمبیا بھی بہت بیمار ہے، اسے ایک بیمار آدمی چلا رہا ہے، جو کوکین بنانے اور اسے امریکہ میں فروخت کرنے کا شوق رکھتا ہے۔

## امریکی حملے میں فوجی اہلکاروں سمیت 40 افراد ہلاک ہوئے: وینزویلا کا دعویٰ

کراکس، 5 جنوری (یو این آئی) وینزویلا کے ایک اعلیٰ سرکاری عہدیدار نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکہ کی جانب سے کیے گئے حملے میں 40 افراد ہلاک ہوئے۔ امریکی اخبار نیویارک ٹائمز

کے مطابق وینزویلا کے ایک سینئر عہدیدار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ امریکی حملے میں ہلاک ہونے والوں میں شہری اور فوجی اہلکار دونوں شامل ہیں اور یہ حملے ہفتے کو علی الصبح کیے گئے۔ دوسری جانب امریکی حکام نے حملے میں کسی ہلاکت کی تصدیق یا تردید نہیں کی جبکہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے فوکس نیوز سے گفتگو کرتے ہوئے اپنے فوجیوں کا ذکر کیا اور کہا کہ اس کارروائی میں کوئی امریکی فوجی ہلاک نہیں ہوا تاہم انہوں نے تصدیق کی کہ کارروائی کے دوران متعدد امریکی فوجی زخمی ہوئے ہیں۔ ادھر امریکی جوائنٹ چیفس آف اسٹاف کے چیئرمین جنرل ڈین کین نے پریس کانفرنس کے دوران بتایا کہ وینزویلا کے صدر نکولس مادورو اور ان کی اہلیہ کو نکالنے کے لیے امریکی ہیلی کاپٹرز نے کارروائی کی۔

## صومالیہ کی علاقائی سلامتی و خودمختاری

### کی حمایت جاری رکھیں گے: سعودی عرب

ریاض، 5 جنوری (یو این آئی) سعودی عرب کے وزیر خارجہ فیصل بن فرحان نے واضح کیا ہے کہ ان کی حکومت صومالیہ کی علاقائی سلامتی و خودمختاری کی حمایت جاری رکھیں گے اور اس کے مخالف آنے والے اقدامات قبول نہیں کریں گے۔ عرب میڈیا کے مطابق سعودی وزیر خارجہ نے دارالحکومت ریاض میں صومالیہ سے تعلق رکھنے والے ہم منصب سے ملاقات کی۔ دونوں رہنماؤں کے درمیان خطے کی موجودہ صورتحال بالخصوص صومالیہ کی قومی اور داخلی سلامتی سے جڑے امور زیر بحث آئے۔ اس موقع پر سعودی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ وہ خارجہ سطح پر صومالیہ کی حمایت جاری رکھیں گے۔

## 26 یورپی ممالک کی امریکی فوجی مداخلت کے بعد وینزویلا میں بین الاقوامی قانون کے احترام کی اپیل

برسلز/۵ جنوری/(آفاق نیوز ڈیسک) یورپی یونین کے 26 رکن ممالک نے وینزویلا میں حالیہ امریکی عسکری مداخلت کے بعد بین الاقوامی قانون کے احترام کی اپیل کی ہے۔ یورپی یونین کی خارجہ پالیسی کی سربراہ کاجا کالاس نے اتوار کی شب یونین کے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ، یورپی یونین تمام فریقین سے کشیدگی سے گریز اور بحران کے پرامن حل کو یقینی بنانے کے لیے پرسکون اور محتاط رویہ اپنانے کا مطالبہ کرتی ہے۔ یورپی یونین اس بات کی یاددہانی کراتی ہے کہ ہر صورت میں بین الاقوامی قانون اور اقوام متحدہ کے اصولوں کی پاسداری ضروری ہے۔ یہ بیان، ہنگری کے علاوہ 26 رکن ممالک کی حمایت کے ساتھ، اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل کے ارکان کی خصوصی ذمہ داری' کو یاد دلاتا ہے کہ وہ بین الاقوامی قانون کے اصولوں کو بین الاقوامی سیکیورٹی کے ڈھانچے کے ستون کے طور پر برقرار رکھیں۔ یورپی یونین نے بارہا کہا ہے کہ وینزویلا کے گرفتار صدر نکولا مادورو کو جمہوری طور پر منتخب صدر کی حیثیت حاصل نہیں ہے اور اس نے وینزویلا کی خودمختاری کا احترام کرتے ہوئے وینزویلا کی قیادت میں پرامن عبوری جمہوری عمل کی حمایت کی ہے۔ وینزویلا کے

عوام کے اپنے مستقبل کے تعین کے حقوق کا احترام کیا جانا چاہیے۔ بیان میں اس بات پر زور دیا گیا کہ سرحد پار منظم جرائم اور منشیات کی اسمگلنگ' سے نمٹنے کے لیے مستقل تعاون کی ضرورت ہے، اور یہ تعاون بین الاقوامی قانون اور علاقائی سالمیت اور خودمختاری کے اصولوں کے مکمل احترام کے ساتھ ہونا چاہیے۔ بیان میں اس بات پر زور دیا گیا ہیکہ ہم ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ساتھ ساتھ علاقائی اور بین الاقوامی شراکت داروں کے بھی قریبی رابطے میں ہیں تاکہ تمام فریقین کے ساتھ مذاکرات کی حمایت اور سہولت فراہم کی جا سکے۔ بیان میں وینزویلا کے عوام کی جمہوریت بحال کرنے اور موجودہ بحران کے حل کے لیے ان کے ارادے کے احترام کی بھی اپیل کی گئی ہے۔ تمام سیاسی قیدی جو اس وقت وینزویلا میں زیر حراست ہیں، بلا شرط رہا کیے جانے چاہئیں۔ یورپی یونین کے رکن ممالک کے قونصلر حکام قریبی ہم آہنگی میں کام کر رہے ہیں تاکہ وینزویلا میں غیر قانونی طور پر حراست میں لیے گئے یورپی شہریوں کی سلامتی کی حفاظت یقینی بنائی جا سکے۔

## جنوبی غزہ میں اسرائیلی فائرنگ، 3 فلسطینی جاں بحق

غزہ، 5 جنوری (یو این آئی) جنوبی غزہ میں اسرائیلی فائرنگ کے نتیجے میں تین فلسطینی جاں بحق ہو گئے۔ فلسطینی طبی ذرائع نے اتوار کے روز یہ اطلاع دی۔ ذرائع نے بتایا کہ 15 سالہ علاؤالدین اشرف خان یونس کے جنوب میں واقع جورۃ اللوط کے علاقے میں اسرائیلی فائرنگ سے ہلاک ہوا۔ انہوں نے مزید کہا کہ فادی صلاح رفح کے شمال مغرب میں اسرائیلی فائرنگ کا نشانہ بن کر جاں بحق ہوئے۔ ان کی لاش کو خان یونس کے ناصر اسپتال لایا گیا۔ مقامی ذرائع اور عینی شاہدین کے مطابق، اسرائیلی ڈرون نے اس علاقے پر فائرنگ کی جہاں سے جنگ بندی معاہدے کے تحت اسرائیلی فوج پیچھے ہٹ گئی تھی۔

## مجھے بدنام کرنے کی کوشش نہ کریں

### صدرِ کولمبیا کا ٹرمپ کے نام پیغام

بگوٹا، 5 جنوری (یو این آئی) کولمبیا کے صدر گوستاوو پیٹرو نے اتوار کو اپنے امریکی ہم منصب ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے منشیات فروش قرار دینے کا بھی الزام

لگانے والی دھمکیوں کو مسترد کر دیا۔ امریکی افواج نے ہفتہ کی علی الصبح کراکس پر حملہ کیا، فوجی اہداف کو بمباری کا نشانہ بنایا اور ایک اچانک کارروائی کے ذریعے وینزویلا کے رہنما نکولس مادورو کو اقتدار سے ہٹانے اور تیل سے مالا مال اس جنوبی امریکی ملک پر واشنگٹن کا کنٹرول قائم کرنے کی کوشش کی۔ پیٹرو نے ان الزامات کی تردید کی اور کہا کہ میرا نام عدالتی ریکارڈز میں شامل نہیں۔ "پیٹرو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس' پر کہا کہ 'مسٹر ٹرمپ، مجھے بدنام کرنے کی کوشش نہ کریں' ۔ 'ایک لاطینی امریکی صدر جو مسلح جدوجہد سے سامنے آیا اور پھر کولمبیا کے عوام کی امن کی جدوجہد کا لیڈر بنا، کو اس طرح کی دھمکیاں دینا ذی فہم نہیں۔ 'پیٹرو نے خطے میں ٹرمپ انتظامیہ کی عسکری کارروائی پر سخت تنقید کی ہے اور واشنگٹن پر الزام لگایا ہے کہ اس نے مادورو کو قانونی جواز کے بغیر 'اغوا کیا۔


Printer,PublisherandChiefEditor:GhulamJeelaniQadri,Printedat:AafaqPrintersNowhattaSrinagar,Publishedfrom11,PratabParkPressEnclaveLalchowkSrinagar190001
R.N.INo.43732/85,P.No.K/77,Phone:0194-2452028,Fax:0194-2475279.Email:afaaqkashmir@yahoo.com